



حکومت پاکستان سے منظور شدہ

# طبی فارماکوپیا (یونانی)

جلد سوم

حکیم رضوان حفیظ ملک

ستارہ امتیاز تمغہ امتیاز

چیرمین فارماکوپیا کمیٹی

ایڈمنسٹریٹر نیشنل کونسل فار طب

نیشنل کونسل فار طب - اسلام آباد - پاکستان



حکومت پاکستان سے منظور شدہ

# طبی فارما کوپیا (یونانی)

جلد سوم

Hakeem Hafiz M. Abid Saeed

حکیم رضوان حفیظ ملک

ستارہ امتیاز تمغہ امتیاز

چیرمین فارما کوپیا کمیٹی

ایڈمنسٹریٹر نیشنل کونسل فار طب

نیشنل کونسل فار طب - اسلام آباد - پاکستان



نیشنل کونسل فارطب کی اجازت سے شائع کیا گیا

# مکتبہ انبیاء

جلال الدین ہسپتال بلڈنگ چوک اردو بازار لاہور

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph; 04237660736 03334276640

انبیاء

ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت تین جلد مکمل = 1000 روپے

Hakeem Hafiz M. Anis





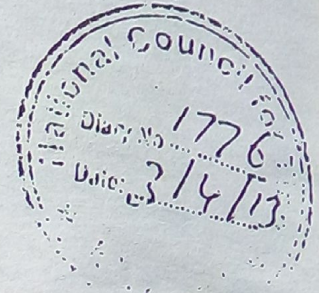
GOVERNMENT OF PAKISTAN  
Ministry of National Regulation and Services  
Drug Regulatory Authority of Pakistan  
Http://www.nclbmoh.gov.pk

No. F. 1-1/2013-HOTC

Islamabad – the 29<sup>th</sup> March, 2013

From: Abdul Samad Khan,  
Director (H&OTC),  
Tele: 051-9255263.

To: Hk. Rizwan Hafeez Malik (S.I., T.I.),  
Administrator/ Authority NCT,  
Chairman Unani/Tibbi Pharmacopoeia Committee  
National Council for Tibb,  
Islamabad.



SUBJECT: SUBMISSION OF UNANI TIBBI PHARMACOPOEIA (VOL-I&II ADDED & III).

Kindly refer to your letter No. F. 1-1/2012-NCTA/ 1440 dated 04-03-2013 on the subject cited above.

2. The competent authority has been pleased to allow the National Council for Tibb to print draft Pharmacopoeia for broader evaluation; this Pharmacopoeia was prepared by Unani Tibbi Pharmacopoeia Committee comprising of following members:

- |      |                           |           |
|------|---------------------------|-----------|
| i)   | Hk. Rizwan Hafeez Malik   | Chairman. |
| ii)  | Hk. Asif Iqbal            | Member.   |
| iii) | Hk. Iftikhar Mobeen Arshi | Member.   |

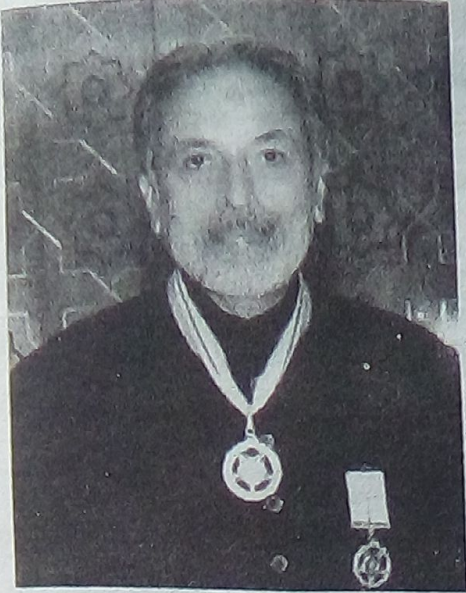
3. Initially this Pharmacopoeia shall be a treatise of Unani/Tibbi medicines manufactured and used within the country for ensuring safety of the formulations while for the purpose of exports of formulations this Pharmacopoeia shall further be evaluated and updated by a broad based committee of specialists from fields like Unani/Tibb medicine, pharmacognosy, pharmacy, chemistry, biochemistry, pharmaceutical chemistry, herbalists, botany, and microbiology etc.

4. It is to be ensured that no human/animal steroids, growth hormones or narcotic drug components are added to the prescribed formulations.

*Abdul Samad Khan*  
(Abdul Samad Khan)



# دیباچہ



## واذا مرضت فهو يشفين

قدرت نے ہر شخص کو ایک فطری مزاج عطا فرمایا ہے اور مزاج کی تسکین و بقا کے لیے نباتات پیدا فرمائے ہیں یہ حالت صحت میں ہماری غذا اور حالت مرض میں ہمارے درد کا درماں بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اقوام عالم آج پھر اُس فطری طریقہ علاج کی طرف لوٹ رہے ہیں جو فطرت کے عین مطابق اور سنت نبوی ﷺ سے نزدیک تر ہے۔

نباتات کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ انسان کی تاریخ! ارتقاء تحقیق اور جستجو انسانی طبیعت کا خاصہ ہے، خصوصاً مسلمان اطباء دنیا بھر میں جہاں بھی گئے وہاں کی طب کو بغور مطالعہ اور تجربہ کی بنیاد پر پرکھا اور دنیا بھر کی طبوں سے استفادہ حاصل کیا اور ان تمام حقائق کو جمع کرتے رہے اور اس طرح گریکو عربک Greako Arabic طب یعنی یونانی طب کی بنیاد پڑی۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ طب کا بڑا ذخیرہ یونان سے ملا، لہذا یہ علم طب یونانی کے نام سے موسوم ہوا۔ نباتات پر صدیوں سے ہونے والے مشاہدات اور تجربات کی افادیت آج بھی ان کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مفردات اور مرکبات ہمارے اسلاف کا بہت بڑا کارنامہ ہے اور انکا چھوڑا ہوا ذخیرہ ایک قومی امانت ہے۔ جس کو جدید سائنسی اصولوں، پیمانوں (Parameters) پر جانچنا ان کے معیار (Standard) کو برقرار رکھنے کے اصول وضع کرنا ہماری قومی ذمہ داری ہے۔ اس اہم ترین ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے ہمارے اطباء شب و روز مصروف عمل ہیں۔

ہماری یہ ابتدائی کاوش معالجین اور تحقیق عوام الناس کی بھلائی اور دوا ساز اداروں کے لیے انتہائی مددگار ثابت ہوگی۔ میں اپنے تمام رفقاء کا انتہائی شکر گزار ہوں جنہوں نے انتہائی مختصر وقت میں اس بڑے کارنامے کو سرانجام دیا، جو کہ ابھی ہمارے کام کی صرف ابتداء ہے۔

میں تمام معالجین سے بھی استدعا کروں گا کہ اس فارما کو پیا کو بہتر سے بہتر اور مکمل کرنے میں اپنی رائے سے ہمیں مستفید فرمائیں۔ اشاعت کی مزید جلدیں زیر تحقیق ہیں جو جلد از جلد منظر عام پر آنے والی ہیں۔ انشاء اللہ۔

حکیم رضوان حفیظ ملک

ستارہ امتیاز تمغہ امتیاز

ایڈمنسٹریٹر۔ نیشنل کونسل فار طب اسلام آباد۔ پاکستان۔



فارما کو پیا کمیٹی

حکیم رضوان حفیظ ملک - چیرمین

ستارہ امتیاز تمغہ امتیاز

حکیم محمد آصف - ممبر  
حکیم افتخار حسین عرشی - ممبر

معاونین

پروفیسر حکیم محمد سعید زخمی	پروفیسر حکیم محمد نعیم صدیقی
پروفیسر حکیم میاں محمد اکرم	حکیم منیر چشتی
پروفیسر حکیم عمران لودھی	پروفیسر حکیم کلیم مرزا
پروفیسر حکیم عزت حیات افضل	پروفیسر حکیم عاقل
پروفیسر حکیم عطا الرحمن گوندل	پروفیسر حکیم ادیس
حکیم ذوالفقار ملک	پروفیسر حکیم عمر خطاب
حکیم رانا صادق امین	پروفیسر حکیم عبدالواحد
حکیم علی ارشد	پروفیسر حکیم شہزاد یوسف
حکیم وحید	پروفیسر حکیم نعیم پرویز صابر
پروفیسر حکیم یعقوب قریشی	پروفیسر حکیم خلیل احمد
پروفیسر حکیم اسلم گھمن	پروفیسر حکیم محمد عمر
پروفیسر حکیم محمد طارق	حکیم مدثر احمد بسرا
پروفیسر حکیم عبدالرزاق	پروفیسر کامران افضل
حکیم عابد حسین عابد	



## بسم الله الرحمن الرحيم ويعلمه الكتاب والحكمة

### دواغذا اور دواغذا ذوالخاصہ

#### دواء کی تعریف

جو اشیاء حصول شفاء کی غرض سے اندونی یا بیرونی طور پر استعمال کی جاتی ہیں وہ ادویہ کہلاتی ہیں، چاہے وہ بسیط ہوں یا مرکب ہوں۔ ادویہ بدن کے اندر ایک نئی کیفیت پیدا کر دیتی ہیں، یعنی مرضی کیفیت کو دور کر کے صحت کی کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔ اس لیے اطباء کے قول کے مطابق ادویہ بالکیفیت اثر کرتی ہیں۔

#### غذا کی تعریف

جو اشیاء تغذیہ بدن کی غرض سے (بدل ماحلل کے طور پر) استعمال کی جاتی ہیں وہ اغذیہ کہلاتی ہیں۔ بقول اطباء، غداء بالمادہ اثر کرتی ہے۔ غذا کا مادہ ضروری تغیرات و استحالات کے بعد جزو بدن بن جاتا ہے۔

#### دواء اور غذا میں فرق

دواء غذا کے درمیان کوئی ایسا بنیادی فرق نہیں ہے جو ان دونوں کے درمیان حد فاصل یعنی جدا کرنے والی لائن قائم کر سکے۔ ان میں اگر کچھ فرق ہے تو صرف ان کے استعمال کی غرض اور مواقع کے لحاظ سے ہے اس لیے یہ ممکن ہے کہ ایک ہی چیز ایک وقت میں تغذیہ بدن کی غرض سے استعمال کی جائے اور اس لحاظ سے وہ غذا کہلائے لیکن وہی چیز دوسرے وقت میں ازالہ مرض کی غرض سے استعمال کی جائے تو اس لحاظ سے وہ چیز دوا کہلائے۔ چنانچہ اس قسم کی چیزوں کو جو دونوں مقاصد کے لیے استعمال کی جائیں دوائے غذائی یا غذائے دوائی کہتے ہیں لیکن ان دونوں اصطلاحات کو استعمال کرتے وقت اتنا فرق ضرور کرتے ہیں کہ کسی چیز میں جس غرض کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے اس مناسبت سے لفظ دواء یا غذا پہلے لایا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر کسی چیز میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے اور دوائیت کم، یعنی اس چیز سے زیادہ تر بدن کو غذا پہنچانے کا فائدہ حاصل کیا جاتا ہے ایسی چیزوں کو غذائے دوائی کہتے ہیں اگر کسی چیز میں دوائیت زیادہ ہوتی ہے اور غذائیت کم یعنی اس سے ازالہ مرض کا فائدہ زیادہ حاصل کیا جاتا ہے تو ایسی چیزوں کو دوائے غذائی کہتے ہیں۔ مثلاً خرفہ، بالہ، پالک، بھوا وغیرہ



حالانکہ دواء اور غذا کے درمیان حد فاصل قائم کرنا دشوار ہے لیکن تجربہ کی روشنی میں اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ بعض چیزیں محض دواء کے طور پر ہی استعمال کی جاتی ہیں اور ان میں غذا بننے کی صلاحیت قطعاً نہیں ہوتی۔ ایسی چیزیں دواء مطلق کہلاتی ہوتی ہو اور اس کا کوئی جز کسی بھی حالت میں بطور دواء استعمال نہ کیا جاتا ہو اس سے صاف ظاہر ہے کہ دنیا میں غذائے مطلق کا کوئی وجود ممکن نہیں ہے۔ مثلاً بعض اطباء گندم، چاول، بیضہ، مرغ اور لحم (گوشت) کو غذائے مطلق تصور کرتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ ایک ناقص خیال ہے کیونکہ گندم سے ایک روغن حاصل کیا جاتا ہے جس کو روغن گندم کے نام سے موسوم کرتے ہیں جو داد کے ازالہ کی غرض سے بطور دواء استعمال کیا جاتا ہے اس کے علاوہ گندم اور چاول میں نشاستہ کافی مقدار میں پایا جاتا ہے اور نشاستہ کو تمام اطباء حضرات نے دواء تسلیم کیا ہے۔

اس طرح بیضہ، مرغ سے ایک روغن حاصل کیا جاتا ہے جو روغن بیضہ، مرغ کے نام سے بازار میں دستیاب ہوتا ہے جو بالوں کو اگانے اور ان کو بڑھانے کی غرض سے دواء استعمال کیا جاتا ہے اس کے علاوہ بیضہ، مرغ کو صنف باہ میں بطور مقوی باہ دواء کی حیثیت سے عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

اسی طرح لحم کبوتر کو مرض فالج لقوہ میں بطور دواء استعمال کیا جاتا ہے۔

### ذوالخاصہ

نوعیت عمل کے لحاظ سے ادویہ کی دو قسمیں ہیں۔

بعض ادویہ ایسی ہوتی ہیں جو مختلف حالات میں وارد بدن ہونے کے بعد جو عمل کرتی ہیں طبی اصول کے مطابق ہمیں ان کی نوعیت عمل معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً اصل اسوس سعال کے لیے مفید ہے کیونکہ یہ منفث بلغم ہے یعنی عروق خشہ کو کشادہ کر کے پھیپھڑوں سے بلغم کا اخراج کر دیتی ہے۔

اسی طرح لعاب ریشہ، خطمی اور اسپغول (بزر قطنونا) زخیر کے لیے مفید ہیں کیونکہ یہ اپنی مخصوص لعابیت کی وجہ سے امعاء کی خراش کی تکلیف میں سکون بخشتی ہیں۔

بعض ادویہ ایسی ہوتی ہیں کہ مختلف امراض میں ان کی نوعیت عمل ہمیں معلوم ہوتی ہے لیکن وارد بدن ہونے کے بعد وہ کس طرح عمل کرتی ہیں اور وہ اپنا مخصوص فائدہ کس طرح پہنچاتی ہیں اس بارے میں ہمیں معلوم نہیں ہوتا اگر کوئی وال کرے کہ یہ دواء اس مخصوص مرض میں کیوں مفید ہے؟ تو اس کا جواب ہمارے پاس صرف اتنا ہی ہے کہ بس ایسا ہی ندہ تو اتر کے ساتھ ہدہ میں آیا ہے۔

اس قسم کی ادویہ کو جن کی نوعیت عمل تو ہمیں معلوم نہیں لیکن مختلف امراض میں ان کا فائدہ یقینی طور پر معلوم ہے اور



اکثر تجربہ میں بھی آپکا ہے اسی کو اطباء ذوالخاصہ کہتے ہیں۔ مثلاً تریاقات سموم جن کو فاذر ہر بھی کہتے ہیں۔ محض تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کسی خاص زہر کا اثر کسی دوسری خاص دواء سے رفع ہو جاتا ہے لیکن اس سلسلہ میں کوئی دلیل نہیں دی جاسکتی کہ وہ خاص دواء اس مخصوص زہر کے لیے کیوں تریاق ہے جس طرح تریاق کی نوعیت عمل بتانے میں ہم قاصر ہیں اسی طرح سموم کی نوعیت عمل بتانا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ یہ ہم نہیں بتا سکتے کہ زہر انسانی حیات کے واسطے مہلک اور قاتل اثر کیوں رکھتے ہیں؟ مختصر یہ کہ ذوالخاصہ اور سموم وہ عجیب اثر رکھنے والی چیزیں ہیں جو اپنی صورت نوعیہ سے نامعلوم طور پر اثر کرتی ہیں۔

### ادویہ مسہلہ کیونکہ عمل کرتی ہیں؟

یہ علم طب کا مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ جالینوس اور دیگر اطباء قدیم نے اپنے اپنے طور پر مختلف انداز میں اس کا جواب دینے کی کوشش کی ہے بعض اطباء کا قول ہے کہ ادویہ مسہلہ پہلے بدن کے سب سے زیادہ رفیق مواد اور طوبات کو امعاء کے راستہ خارج کرتی ہیں اس کے بعد آہستہ آہستہ دیگر غلیظ مواد خارج ہوتے ہیں۔

بعض اطباء کا خیال ہے کہ ادویہ مسہلہ اپنے مشابہ مواد کو اپنی مشابہت یا ایک جیسا ہونے کی وجہ سے خارج کرتی ہیں مثلاً سقمونیا (محمودہ) مسہل صرفاء ہے کیونکہ صفراء اور سقمونیا اپنے جوہر کے لحاظ سے دونوں ہم شکل اور مشابہ ہیں۔ لیکن اطباء جدید نے دونوں جوابات کو قبول نہیں کیا ہے ان کے نزدیک صحیح جواب یہ ہے کہ ادویہ مسہلہ بالخاصہ بدن کے مخصوص مواد کو جذب و خارج کرتی ہیں۔



## باب دوم

### مزاج ادویہ

#### تعریف مزاج

مزاج اس نئی کیفیت کا نام ہے جو چند عناصر کے آپس میں ملنے کے بعد اور اس کی متضاد کیفیات کے فعل و انفعال کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اس کو مزاج کہتے ہیں۔

اطباء کے نزدیک عناصر کی تعداد چار ہے (۱) آگ (۲) پانی (۳) مٹی (۴) ہوا۔ اس لحاظ سے ان کی اصلی اور بنیادی کیفیات بھی چار ہی ہوں گی یعنی حرارت، برودت، رطوبت اور یبوست۔

جب عناصر آپس میں ملتے ہیں تو ان کی کیفیات اربعہ میں فعل و انفعال ہوتا ہے یعنی ہر عنصر خود بھی ٹوٹتا ہے اور دوسروں کو بھی توڑتا ہے۔ نتیجہ ایک درمیانی درجہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام مزاج ہے۔

اطباء قدیم کے نزدیک آگ حار یا بابس، پانی، بارد طب، مٹی، بارد یا بس، اور ہوا حار رطب ہے۔

جن مرکبات میں حار عنصر یعنی آگ اور ہوا زیادہ ہوتے ہیں وہ مرکبات مزاج کے لحاظ سے حار ہوں گے جن مرکبات میں بارد عنصر یعنی پانی یا مٹی زیادہ ہوتے ہیں ان کا مزاج بارد ہوگا جن مرکبات میں رطب عنصر یعنی پانی اور ہوا زیادہ ہوتے ہیں ان کے مزاج رطب اور جن میں یا بس عنصر یعنی آگ اور مٹی زیادہ ہوتے ہیں ان کے مزاج یا بس ہوں گے۔

اطباء قدیم کا یہ بھی خیال ہے کہ جب یہ عناصر خالص حالت میں ہوتے ہیں تو ان میں ان کی اصلی کیفیات نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر پانی کو اصلی حالت میں دیکھا جائے جبکہ بیرونی اثرات سے اس کی طبیعت نہ بدلی ہو تو پانی کے اندر اوسط درجہ کی برودت پائی جائے گی یعنی وہ نہ تو بہت زیادہ بارد محسوس ہوگا اور نہ ہی بہت زیادہ حار اسی طرح ہوا طبعی حالت میں رطب مٹی یا بس اور آگ حار محسوس ہوگی۔

نیز اطباء قدیم کے نظریہ کے مطابق موالید ثلاثہ (نباتات، جمادات، حیوانات مذکورہ بالا عناصر اربعہ کے مجموعہ سے ہی وجود میں آئے ہیں چنانچہ دنیا کی کوئی بھی مخلوق ایسی نہیں بتائی جاسکتی جس کا وجود عناصر اربعہ کے بغیر ہوا چونکہ ادویہ کا شمار بھی موالید ثلاثہ میں ہی ہے خواہ وہ مفرد ہوں یا مرکب، دوا کی تعریف کے لحاظ سے ان کو دوا ہی کہا جائے گا۔



## تفصیل اقسام مزاج ادویہ

مزاج ادویہ کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں

(۲) مزاج ثانی

(۱) مزاج اولیٰ (مزاج اولیٰ)

### مزاج اولیٰ

مزاج اولیٰ وہ مخصوص کیفیت ہے جو کسی دواء میں چند عناصر کے آپس میں ملنے اور فعل و انفعال کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہو۔ ایسے مزاج کو مزاج اصلی یا مزاج طبعی کہتے ہیں۔ ایسی ادویہ مفرد القویٰ ہوا کرتی ہیں۔

### مزاج ثانی

مزاج ثانی اس مزاج کو کہتے ہیں جو ادویہ میں ایک سے زیادہ مزاج رکھنے والے اجزاء سے وجود میں آئے۔ یعنی وہ ادویہ ایسے مختلف اجزاء سے مرکب ہوں جو بذات خود اپنا اپنا مزاج رکھتے ہوں۔ چنانچہ ایسی دواء کے ترکیبی عناصر حقیقت میں وہی اجزاء ہوتے ہیں جو خود بھی مرکب ہوتے ہیں اور ع جو باہم فعل و انفعال کے بعد ایک نئی اور ملی جلی کیفیت یعنی مزاج ثانی پیدا کرتے ہیں جس طرح مزاج اولیٰ کے عناصر تمام مرکبات میں اپنی اپنی صورت پر قائم رہتے ہیں اسی طرح مزاج ثانی کے عناصر بھی مرکب میں اپنی اصلی صورت پر باقی رہتے ہیں۔ مثلاً دودھ طبعی طور پر ایک خاص قسم کی مائیت، روغن و پیر سے مرکب ہے۔ دودھ کے تجزیہ سے یہ تینوں اجزاء الگ الگ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ جب یہ معلوم ہو گیا کہ اس قسم کی ادویہ کے اندر تمام اجزاء اپنی اصلی صورت پر باقی رہتے ہیں تو پھر لازمی طور پر ان اجزاء سے مختلف اثرات اور افعال ضرور صادر ہوں گے۔ ایسی دواء کو اسی وجہ سے مرکب القویٰ کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دواء مختلف قوتوں اور مختلف جوہروں سے مرکب ہوتی ہے۔ یہ قوتیں کم و بیش مختلف ہوتی ہیں۔ بعض اوقات یہ اختلاف تضاد کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی دواء کا ایک جوہر قابض عروق ہوتا ہے تو اس دواء کا دوسرا جوہر مفتوح عروق ہوتا ہے۔

بقول شیخ الریس بوعلی سینا اطبا جب کسی دواء کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ اس کی قوت چند مختلف قوتوں سے مرکب ہے تو اس سے ہمارا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس دواء کا ایک جز حرارت پیدا کرتا ہے اور وہی جز برودت بھی پیدا کرتا ہے اور اسی ایک جز سے دونوں افعال الگ الگ صادر ہوتے ہیں چونکہ ایک ہی جز سے ایک وقت میں دو مخالف افعال کا صادر ہونا ناممکن ہے اس لیے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دونوں افعال اس دواء کے مختلف اجزاء کے ساتھ وابستہ ہیں جو اس دواء کی ترکیب میں شامل ہیں۔



## جوہر افعال

ادویہ کے اندر مختلف قسم کے جوہر عام طور پر کم و بیش ہوا کرتے ہیں ان مختلف جوہروں میں سے جو جوہر زیادہ قوی اور غالب ہوتا ہے اور اس دواء کے استعمال سے اس غالب جوہر کا اثر حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے تو اس کو جوہر فعال جوہر مؤثر یا جوہر اصلی کہتے ہیں۔ مثلاً ایفون جو پوست خشنکاش کا دودھ یا عصارہ ہے یہ عصارہ ہونے کے باوجود متعدد جوہر سے مرکب ہوتا ہے اس کا ایک جوہر منوم و مسکن الم ہوتا ہے اور اسی فائدہ کے لیے ایفون کو بطور دواء استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ یہی جزء ایفون کا جوہر فعال کہلاتا ہے برعکس اس کے ایفون کا ایک دوسرا جوہر قوی مٹی ہوتا ہے جس کو ایفون مٹی کہتے ہیں اس کے علاوہ ایفون میں اور بھی کئی اجزاء پائے جاتے ہیں جو اکثر استعمال نہیں کئے جاتے۔

قدرتی ادویہ مرکب القوی ہوتی ہیں دنیا کی زیادہ تر نباتی اور حیوانی ادویہ جو قدرتی طور پر پائی جاتی ہیں وہ حقیقت میں مختلف اجزاء سے مرکب ہوا کرتی ہیں جن کے اجزاء کو تحلیل و تجزیہ کے ذریعہ ہم الگ کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں مثلاً دودھ سے گھی پنیر، پانی اور شکر جیسے اجزاء نکالے جاتے ہیں۔ اسی طرح معدنی ادویہ بھی جب تک ان کو مصنوعی طریقوں سے خالص نہ بنالیا جائے مختلف اجزاء سے مرکب ہوا کرتی ہیں۔

## ثقل (پھوک)

جب ہم کسی مرکب القوی دواء کے جزء کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس دوا کو پانی یا کسی مناسب عرق و سیال میں بھگو دیتے ہیں اور پھر اس کو نچوڑ کر اس کا عصارہ یا روغن وغیرہ حاصل کر لیتے ہیں یا عرق کشید کرتے ہیں۔ نتیجہ کے طور پر اس دواء کے اجزاء مؤثر سیال میں آ جاتے ہیں اور دوسرا جز پھوک کی شکل میں جو کپڑے یا چھلنی کے اوپر رہ جاتا ہے اس کو ہم ثقل (پھوک) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

## ترکیب طبعی و ترکیب صنای

جس مرکب میں چند اجزاء شامل ہوتے ہیں اس کے مرکب ہونے کی دو صورتیں ہیں (۱) ترکیب طبعی (۲) ترکیب

## ترکیب طبعی

طبعی ترکیب کو قدرتی ترکیب بھی کہتے ہیں مثلاً دودھ کی ترکیب جو قدرتی طور پر ایک خاص قسم کی مائیت، روغن اور پنیر سے مرکب ہوتا ہے تینوں اجزاء اپنی جگہ الگ الگ چند عناصر سے مرکب ہوتے ہیں اور اپنا اپنا خاص مزاج رکھتے ہیں ایسی چیزوں کو مرکب طبعی کہتے ہیں۔



## ترکیب صناعی

یہ وہ ترکیب ہے جو دوا خانوں میں ترکیب طبعی رکھنے والی ادویہ سے حاصل ہوتی ہے ان کی ترکیب میں مختلف ادویہ کم و بیش مقدار میں شامل ہوتی ہیں جن میں سے ہر دواء اپنے ترکیبی اجزاء کے لحاظ سے اپنا خاص مزاج رکھتی ہے تمام ادویہ جب مل جاتی ہیں تو مرکب مجموعہ میں ایک نئی اور ملی جلی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے چونکہ اس دواء میں شامل مختلف اجزاء اپنی اصلی صورت پر باقی رہتے ہیں اس لیے وہ اپنا اپنا اثر ظاہر کر سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی دواء مختلف اوقات اور مختلف اعضاء میں ایک دوسرے کے مخالف اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں لیکن یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس دواء کے موثر اجزاء افعال کے لحاظ سے ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر گل سرخ کا ایک جوہر حار ہے اور دوسرا جوہر بارد ہے اسی طرح اس کے اندر ایک جوہر ملین ہے اور دوسرا قابض ہوتا ہے اسی طرح ریوند چینی شروع میں اسہال لاتی ہے اور آخر میں قبض پیدا کر دیتی ہے۔

## اقسام مزاج ثانی بہ لحاظ استحکام اور عدم استحکام

مزاج ثانی کی دو قسمیں ہیں۔

- ۱۔ مزاج ثانی مستحکم
- ۲۔ مزاج ثانی غیر مستحکم (مزاج ثانی رخو)

### ۱۔ مزاج ثانی مستحکم

کبھی مزاج ثانی کے اجزاء اس قدر مضبوطی کے ساتھ ملے ہوئے ہوتے ہیں کہ آگ کے ذریعہ حرارت پہنچانے سے بھی جدا نہیں ہوتے۔ ایسے مزاج کو مزاج ثانی مستحکم کہتے ہیں۔ مثلاً طلاء، نقرہ، پیتل اور تانبہ (مس زہرہ) وغیرہ۔

### ۲۔ مزاج ثانی غیر مستحکم

(مزاج ثانی رخو) کبھی مزاج ثانی کے اجزاء اتنی مضبوطی کے ساتھ چسپاں نہیں ہوتے یعنی ان کی ترکیب میں ڈھیلا پن ہوتا ہے ان کے اجزاء کو آسانی کے ساتھ جدا کیا جاسکتا ہے ایسے مزاج کو مزاج ثانی غیر مستحکم یا مزاج ثانی رخو کہتے ہیں۔ مزاج ثانی غیر مستحکم کی کئی ویشی کے لحاظ سے مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

- (۱) رخو مطلق
- (۲) رخو جدا
- (۳) رخو بافراط



## (۱) رخو مطلق

یہ وہ مزاج ثانی غیر مستحکم ہے جس کی ترکیب اتنی غیر مستحکم ہو کہ پانی میں جوش دینے سے تو نہیں لیکن براہ راست آگ کی حرارت پہنچانے سے اس کے جواہر ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں ایسے مزاج کو مزاج ثانی رخو مطلق کہتے ہیں۔ مثلاً بابونہ، اس میں جو ہر اول قابض ہے اور جو ہر دوم محلل ہے۔ یہ دونوں جو ہر بابونہ کو پانی میں جوش دینے سے الگ نہیں ہوتے بابونہ کو جب پانی میں جوش دیا جاتا ہے تو اس کے یہ دونوں ہی جواہر ایک ساتھ ملے ہوئے بابونہ سے نکل کر پانی میں آ جاتے ہیں یعنی ایسا نہیں ہوتا کہ ایک جو ہر پانی میں آ جائے اور دوسرا جو ہر بابونہ میں ہی رہ جائے۔ لیکن جب بابونہ کو براہ راست آگ میں جلایا جاتا ہے تو اس کے دونوں جواہر الگ الگ ہو جاتے ہیں۔

## (۲) رخو جداً

بعض اوقات کی یہ ترکیب کچھ زیادہ ضعیف ہوتی ہے یعنی وہ ترکیب سادہ طور پر پانی میں دھونے سے تو نہیں مگر پانی میں جوش دینے سے ٹوٹ جاتی ہے اور ایک جو ہر دوسرے جو ہر سے الگ ہو جاتا ہے۔ ایسے مزاج کو مزاج ثانی رخو جداً کہتے ہیں۔ مثلاً عدس مسلم (مسئو) جس میں ایک جو ہر محلل ہے جو پانی میں جوش دینے سے خارج ہو جاتا ہے اس کے اجزاء لطیفہ جن میں قوت محللہ ہوتی ہے وہ عدس مسلم سے نکل کر پانی میں آ جاتے ہیں اور عدس مسلم کا دوسرا جو ہر جو قابض ہوتا ہے وہ عدس مسلم میں باقی رہ جاتا ہے یعنی پانی میں عدس مسلم کو جوش دینے سے اس کا محلل جو ہر قابض جو ہر سے الگ ہو جاتا ہے

## (۳) رخو بافراط

بعض اوقات دوا کی یہ ترکیب اتنی زیادہ ضعیف ہوتی ہے کہ صرف پانی میں دھونے سے اس کے جواہر علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کاسنی، جو متعدد جواہر سے مرکب ہوتی ہے ان میں ایک ایک جو ہر بورتی مفتوح عروق ہوتا ہے اور دوسرا بار دو قابض ہوتا ہے اس کا مفتوح جو ہر صرف براگ کاسنی کو دھونے سے الگ ہو جاتا ہے کیونکہ یہ جو ہر برگ کاسنی کی بیرونی سطح پر ہی پھیلا ہوا ہوتا ہے اور اس کا دوسرا جو ہر قابض ہوتا ہے اس کے جسم میں باقی رہ جاتا ہے۔

## ترکیب کے بعد استحالہ

جب ایک دوا دوسری دوا کے ساتھ ملائی جاتی ہے تو کبھی دونوں اجزاء اپنی اصلی صورت پر کچھ مدت تک باقی رہتے ہیں۔ مثلاً سرکہ اور غسل خالص (شہد) ملانے سے سکنجبین بنتی ہے جس میں دونوں اجزاء اپنی اصلی صورت پر قائم



رہتے ہیں اور کبھی ان دونوں دواؤں میں مکمل طور پر تغیر و استحالہ ہو جاتا ہے اور ان کی اصلی صورت بھی تبدیل ہو جاتی ہے مثلاً جب نوشادر اور چونے کا پانی ملایا جاتا ہے تو ان کے استحالہ کے بعد ایک نئی چیز پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح تیزاب گندھک میں جب تانیہ ملایا جاتا ہے تو طوطیا بن جاتا ہے۔ اسی طرح اگر گنے کے رس میں سرکہ ڈال دیا جائے تو اس کا مزاج بگڑ جاتا ہے اسی طرح دودھ میں ترشی شامل کرنے سے دودھ پھٹ جاتا ہے مختصر یہ کہ یہ ضروری نہیں کہ کسی مرکب دواء کے تمام اجزاء اپنی اصلی صورت اور خواص پر ہمیشہ قائم رہیں۔ بعض صورتوں میں قائم رہتے ہیں اور بعض صورتوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔



## باب سوئم

### ادویہ کے اجزاء ترکیبی

تقریباً تمام نباتی، حیوانی ادویہ طبعی طور پر مرکب القوی ہوا کرتی ہیں۔ ان ادویہ کے تمام اجزاء کی شناخت کرنا ان کو حاصل کرنا انتہائی دشوار ہے اس وقت صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ان ادویہ میں کئی قسم کے مختلف خواص رکھنے والے اجزاء پائے جاتے ہیں جو کم یا زیادہ مقدار میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ایسے اجزاء کی اصلی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس میں چند اجزاء ترکیبی حسب ذیل ہیں۔

#### ۱۔ حموضات

(ترشیاں)۔ ترشیاں زیادہ تر لیموں، تھمر ہندی، آلو بخارا، انار ترش میں پائی جاتی ہیں۔

#### ۲۔ مالح (نمکیات)

جو چند نباتات کو جلا کر راکھ بنا کر حاصل کئے جاتے ہیں۔ مثلاً نمک ترب، نمک شعیر، نمک چرچہ، نمک کنجد، نمک

پلاس وغیرہ۔

#### ۳۔ اساس

ایسے مواد جو ترشیوں کے ساتھ مل کر نمک کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

#### ۴۔ شکر اور نشاستہ جات

یہ اجزاء نباتات سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ مثلاً نیشکر (گنا) عنب (انگور، چقدر اور گند وغیرہ)۔

#### ۵۔ مواد بیضیہ و لحمیہ

جو حیوانی و نباتاتی ادویہ سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ مثلاً سفیدی بیضہ مرغ اور حیوانات کے مرارے، مفر حیوانات اور خضیہ حیوانات وغیرہ۔



## ۶۔ اصماغ (گوند)

مختلف قسم کے گوند جونباتات سے حاصل کئے جاتے ہیں ان میں سے بعض آسانی سے پانی میں حل ہو جاتے ہیں اور بعض پانی میں حل نہیں ہوتے مثلاً صمغ عربی، صمغ پلاس، صمغ کتیرا وغیرہ۔

## ۷۔ روغن

بعض لطیف اور کثیف قسم کے روغن جونباتات اور حیوانات سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ مثلاً روغن بیدانخیر، روغن زیتون، روغن زیتوں، چربیاں موم روغن بیضہ، مرغ وغیرہ۔

## ۸۔ راتینج (رال)

رال سے گوند جیسے مواد مراد ہیں جو پانی میں تو حل نہیں ہوتے لیکن شراب میں حل ہو جاتے ہیں۔ یہ مواد ٹھوس اور بھر بھرے ہوتے ہیں۔ ان کی سطح چمکدار ہوتی ہے مثلاً اور سقمونیا وغیرہ۔

## ۹۔ نشئی مواد

یعنی لکڑی کے مواد، جونباتات کے برگ اور شاخوں سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

## ۱۰۔ رنگین مواد

مثلاً گلنار فارسی میں سرخ رنگ، زعفران اور ہلدی میں زرد رنگ اور خیارشمبر میں سیاہ رنگ پایا جاتا ہے۔

## ۱۱۔ خمیر پیدا کرنے والے مواد

ایسے مواد نباتات اور حیوانات سے حاصل کیئے جاتے ہیں مثلاً کف دریا، ٹاٹری وغیرہ۔

## ۱۲۔ جوہر فعالہ

چند جوہر فعال جن کی مابیت ان سب سے علیحدہ ہے مثلاً جوہر اذراتی (جوہر کچلہ) جوہر صبر، جوہر بیش، ان میں سے اکثر جوہر مزے کے لحاظ سے تلخ اور شکل کے لحاظ سے بعض سیال ہوتے ہیں۔ بعض جامد ہوتے ہیں۔ جامد جوہر اکثر بے رنگ اور مختلف قلموں کی شکل میں پائے جاتے ہیں۔



## کیفیات ادویہ

### دوائے غار۔ بارداور معتدل

#### دواء معتدل

بقول شیخ الرئیس بوعلی سینا اطباء جب کسی دواء کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ دواء معتدل ہے تو اس سے ان کی مراد یہ نہیں ہوتی کہ یہ دواء حقیقت میں معتدل ہے کیوں کہ دنیا میں کسی چیز کا حقیقی طور پر معتدل پایا جانا ناممکن ہے اور نہ اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اس دواء میں ایسا اعتدال پایا جاتا ہے جیسا کہ انسان میں۔ ان کا مزاج انسانی مزاج کی طرح ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہو جائے تو دواء دواء کیوں رہتی، وہ انسان نہ بن جاتی۔ بلکہ اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ دواء جب وارد بدن ہو کر حرارت غریزی سے متاثر ہوتی ہے اور اعضاء کی قوت ہاضمہ کے اثر سے اس کے اجزاء نکل آتے ہیں جن کو عمل کرنے کا موقع مل جاتا ہے اور بدن انسانی میں ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو انسان مزاج کے خلاف نہیں ہوتی اس لیے اس سے بدن انسانی میں کوئی خاص اثر پیدا نہیں ہوتا جو اعتدال سے بٹا ہوا ہو۔ گویا وہ دواء اپنے فعل کے اعتبار سے معتدل ہوتی ہے۔

#### دواء حار اور دواء بارداور

جب اطباء کسی دواء کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ وہ حار ہے یا بارداور ہے تو اس سے ان کی مراد یہ نہیں ہوتی ہے کہ اس دواء کا جو ہر انتہائی حار ہے یا بارداور نہ اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کا جو ہر انسانی بدن کے لحاظ سے حار ہے یا بارداور بلکہ اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اس دواء سے انسانی بدن میں اتنی حرارت اور برودت پیدا ہو جاتی ہے جو انسانی بدن کی حرارت غریزی کے مقابلہ میں حار یا بارداور ہوگا ہے ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی دواء ایک شخص کے لیے کم حار ہوتی ہے اور دوسرے شخص کے لیے زیادہ حال ہوتی ہے یعنی ایک ہی دواء بدن انسانی کے لحاظ سے بارداور ہوتی ہے اور بدن عقرب (بچھو) کے لحاظ سے حار ہوتی ہے لیکن بدن حیہ (سانپ کے لحاظ سے بارداور ہوتی ہے تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مختلف اشخاص میں دواء کا اثر قبول کرنے کی صلاحیت کم و بیش ہوا کرتی ہے اسی طرح مختلف ادویہ کے اثرات مختلف اشخاص میں کم و بیش اور جلد یا دیریں ظاہر ہوا کرتے ہیں۔



## درجات ادویہ

بدن انسانی میں کمی بیشی کے لحاظ سے ادویہ کی تاثیرات مختلف ہوا کرتی ہیں بعض ادویہ تیزی کے ساتھ تغیر و استحالہ پیدا کرتی ہیں اور بعض سستی کے ساتھ بعض اوقات ایک دوا ایک گرام کی مقدار میں بھی کوئی اثر نہیں کرتی اور دوسری دواء اتنی ہی مقدار میں مہلک ثابت ہوتی ہے اسی بنا پر اطباء نے دوا کے ضعف و قوت کے لحاظ سے معیار کے طور پر ان کے درجات مقرر کئے ہیں۔

## درجات ادویہ مقرر کرنے کے شرائط

چونکہ درجات ادویہ کا مقرر کرنا دوا کی مقدار تاثیر پر منحصر ہے اور مقدار تاثیر کا اندازہ نخض تجربہ سے ہوا کرتا ہے اس لیے تجربہ کے طور پر ادویہ کے درجات قائم کرنے کے لیے اطباء قدیم نے چند ضروری شرائط مقرر کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- ۱۔ تجربہ کی جانے والی دوا اپنی مکمل مقدار خوراک میں استعمال کرائی جائے زیادگی نہ کی جائے اور نہ کمی کی جائے،
- ۲۔ اس دواء کا استعمال بار بار نہ کیا جائے۔
- ۳۔ جس بدن پر اس دواء کا تجربہ کیا جائے وہ بدن معتدل ہو ورنہ اگر بدن میں حرارت کی زیادتی ہوگی اور درجہ دوم کی حار دواء اس کو استعمال کرائی جائے گی تو اس کا اثر مقلد بدن کے مقابلہ میں اس میں جلدی اور تیز ہوگا۔
- ۴۔ اس سلسلہ میں بعض اطباء قدیم نے وقت اور موسم کے معتدل ہونے کو بھی ضروری قرار دیا ہے کیونکہ معمولی دواء جار کا اثر شدید موسم گرما میں نہایت شدید ہوتا ہے اس طرح معمولی بار دوا ادویہ شیدی موسم سرما میں اور ادویہ بار زدہ کا اثر موسم گرما میں آہستہ آہستہ اور کم مرتب ہوتا ہے۔
- اطباء قدیم نے تاثیرات ادویہ کے ضعف و قوت کے لحاظ سے دواء معتدل کے علاوہ چار درجات متعین کئے ہیں۔

(۱) درجہ اول (۲) درجہ دوم (۳) درجہ سوم (۴) درجہ چہارم

## ۱۔ درجہ اول

درجہ اول کی دواء وہ ہے جس کو استعمال کرنے کے بعد بدن انسان میں اس کی کیفیت سے جو اثر پیدا ہو وہ محسوس نہ ہو۔ ہاں اگر اس کو بار بار زیادہ مقدار میں استعمال کرائی جائے تو اس کی حرارت یا برودت کے اثرات معمولی طور پر ظاہر ہوں۔



## دواء درجہ اول اور دواء معتدل میں فرق

دواء درجہ اول اور دواء معتدل میں فرق یہ ہے کہ درجہ اول کی دواء کو بار بار یا زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے اس کا اثر نمایاں ہو جاتا ہے لیکن دواء معتدل کو بار بار اور زیادہ مقدار میں استعمال کرنے کے بعد بھی کوئی نمایاں اثر ظاہر نہیں ہوتا۔

### ۲۔ درجہ دوم

درجہ دوم کی دواء کا اثر درجہ اول کی دواء کے مقابلہ میں قوی ہوتا ہے مگر اتنا نہیں کہ اعضاء کے افعال میں کوئی خلل نمایاں طور پر ظاہر ہو سکے اور نہ ہی اس سے براہ راست طبیعت کی رفتار اور طبعی افعال میں کوئی فرق ظاہر ہوتا ہے اگر طبعی افعال میں اس سے کوئی فرق پڑتا بھی ہے تو بالعرض یعنی کسی اور وجہ سے ہوتا ہے۔ ہاں اگر اس کو بار بار یا زیادہ مقدار میں استعمال کرایا جائے تو اعضاء کے افعال میں نمایاں طور پر خلل واقع ہو سکتا ہے۔

طبعی افعال میں بالعرض یا کسی اور وجہ سے فرق آنے کی صورت یہ ہے کہ مثلاً درجہ دوم کی ایسی حار دواء استعمال کی جائے جو معمول مسہل بھی ہو اور اتفاقی طور پر کسی اندرونی سبب سے اس شخص میں پہلے سے دستوں کے لیے ماحول سازگار ہو اور امید کے خلاف اس کو بہت زیادہ دست آجائیں اور دستوں کی زیادتی سے اس کے بدنی افعال میں نقصان کی حد تک تبدیلی پیدا ہو جائے۔

### ۳۔ درجہ سوم

درجہ سوم کی دواء کا مطلب یہ ہے کہ اس کے فعل کی وقت اور شدت سے براہ راست بدنی افعال میں نمایاں طور پر خلل پیدا ہو جائے مگر اتنا نہیں کہ اس سے نوبت ہلاکت تک پہنچ جائے۔ ہاں اگر اس کو بار بار یا زیادہ مقدار میں استعمال کیا جائے تو انجام ہلاکت یا فساد بدن تک واقع ہو سکتا ہے۔

### ۴۔ درجہ چہارم

درجہ چہارم کی دواء سے مراد یہ ہے کہ اس دواء کا فعل اس قدر قوی ہو کہ وہ بدنی نظام کو درہم برہم کر دے اور انسان کو ہلاک کر دے۔ درجہ چہارم کی ادویہ کو شیخ الرئیس بوعلی سینا نے ادویہ سمی کہا ہے۔

ادویہ کے چاروں درجات کی کمی بیشی کے لحاظ سے پھر تین درجات متعین کئے ہیں۔

(۱) اول (۲) متوسط (۳) آخر



چنانچہ کہا جاتا ہے کہ یہ دواء درجہ دوم کے اول یا وسط یا آخر میں ہے کسی درجہ کا اول حصہ اس کے اثر کی کمی کو ظاہر کرتا ہے اور آخر حصہ اثر کی زیادتی کو اور متوسط حصہ دواء کے درمیانی اثر کو ظاہر کرتا ہے۔

## دواء سمی اور سم مطلق

دواء سمی:

دوائے سمی یا زہریلی دوا، اس دواء کو کہتے ہیں جس کو مکمل طور پر یا اس کے کسی جز کو علاج و معالجہ کے لئے بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔ دواء سمی کا اثر کیفیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے شب السلاطین (جما لکڑی) جس کے اندر ایک مسہل جز پایا جاتا ہے اور اس مسہل جز کی وجہ سے اس کو کبھی دواء بھی استعمال کیا جاتا ہے اور چوں کہ حب السلاطین ایک قوی مسہل ہے اس لئے اسہال کی تیزی اور زیادتی سے گاہے یہ باعث ہلاکت بھی ہوتا ہے۔

حب السلاطین کے علاوہ دواء سمی کی اور بھی کئی مثالیں ہیں لیکن آج کے جدید دور میں کوئی بھی مثال دواء سم مطلق کی نہیں تسلیم کی جاتی۔ اطباء قدیم نے سب ایفار، بیش، اذاراتی جیسی کئی چیزوں کو دواء استعمال نہیں کیا تھا بلکہ انکو سم مطلق تصور کرتے تھے مگر جدید میں ایسی تمام دوائیں مختلف صورتوں میں علاج و معالجہ کی غرض سے استعمال ہو رہی ہیں اور تنہائی سرعہ التأثير خیال کی جاتی ہیں۔

سم مطلق:

سم مطلق یا زہری خالص وہ دواء ہے جو نامعلوم طور پر انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اور اس کا کوئی جز، کبھی بھی علاج امراض کے لئے بطور دواء استعمال نہیں کیا جاتا۔ سم مطلق کا اثر صورت نوعیہ سے صادر ہوتا ہے۔



## باب چہارم

### تاثير ادویہ کے مختلف احکام

بدن انسان میں بحالت صحت یا مرض ادویہ کے استعمال سے جو تغیرات اور استحالات رونما ہوتے ہیں ان کو دوا کی تاثير یا دوا کے فعل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ لیکن عام طور پر افعال ادویہ سے وہ افعال مراد ہیں جو بحالت صحت ان کے استعمال کرنے سے صادر ہوتے ہیں۔

اقسام تاثير ادویہ: ادویہ کے تغیرات اور استحالات کے لحاظ سے دوا کی تاثير کی دو قسمیں ہیں:

(۱) تاثير اولی (۲) تاثير ثانوی

#### ۱۔ تاثير اولی:

تاثير اولی سے کسی دوا کی وہ تاثير مراد ہے جو اس دواء کے استعمال کے بعد اس دوا کی ترکیب میں فرق آئے بغیر پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً شراب کا اثر تحریک اور طاقت پہنچانے کا ہے تاثير ابات کا اثر زخم پیدا کرنے کا ہے۔

#### ۲۔ تاثير ثانوی:

تاثير ثانوی سے کسی دواء کی وہ تاثير مراد ہے جو دوا کے وارد بدن ہونے پر تغیرات و استحالات کے بعد پیدا ہوئی ہے مثلاً بعض تیزاب خون میں پہنچ کر نمک کی شکل میں تبدیل ہو کر بدن میں مختلف اثرات پیدا کرتے ہیں مثلاً تیزاب شورہ کے استعمال سے پیشاب میں بورقیت بڑھ جاتی ہے۔

کسی عضو پر کسی دواء کی تاثير کبھی بلا واسطہ ہوتی ہے اور کبھی بالواسطہ دوسرے اعضاء کے ذریعہ ہوتی ہے اس لحاظ سے تاثير ادویہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۲) تاثير بالواسطہ

(۱) تاثير بلا واسطہ

#### ۱۔ تاثير بلا واسطہ:

تاثير بلا واسطہ کسی دواء کی وہ تاثير مراد ہے جو کسی خاص عضو میں پہنچنے کے بعد یا جسم کے کسی خاص پر لگنے سے براہ راست پیدا ہوتی ہے اس کو تاثير مقامی بھی کہتے ہیں۔ اس تاثير کی بھی دو صورتیں ہیں۔ یا تو یہ تاثير فوراً پیدا ہوتی ہے جیسا کہ بیش کے استعمال سے زبان میں سوزش اور جلن پیدا ہوتی ہے اس تاثير کو تاثير قریب کہتے ہیں۔



یا وہ تاثیر فوراً پیدا نہیں ہوتی بلکہ کچھ دیر بعد جب وہ دوا وارد بدن ہو کر جذب ہو جاتی ہے تو کسی خاص عضو میں اس کا اثر ہوتا ہے۔ مثلاً ذرا تھ (تیلنی مکھی) جذب و ہضم ہونے کے بعد جب گردوں کا راہ خارج ہوتی ہے تو گردوں میں سوزش پیدا کرتی ہے۔ اس قسم کی تاثیر کو تاثیر بعید کہتے ہیں۔

## ۲۔ تاثیر بالواسطہ:

تاثیر بالواسطہ سے کسی دواء کی وہ تاثیر مراد ہے جو اس دواء کے بدن میں جذب ہونے کے بعد نظام عصبی کے ذریعہ مختلف اعضاء میں پیدا ہوتی ہے مثلاً جب بیش کو استعمال کیا جاتا ہے تو بیش کے جذب ہونے کے بعد قوب انبساط عصبی مرکز کے متاثر ہونے کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے۔

## بیرونی ادویہ کا انجذاب

جو ادویہ بیرونی طور پر استعمال کی جاتی ہیں جذب ہونے یا نہ ہونے کی لحاظ سے اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو وہ ادویہ ہیں جو مسامات کے ذریعہ اندرونی اعضاء میں جذب ہو کر اپنا عمل کرتی ہیں۔ مثلاً مالش کی جانے والی تمام وہ ادویہ جن میں روغن شامل ہوتے ہیں۔

دوسری وہ دوائیں ہیں جو اندرونی اعضاء میں جذب ہوتیں بلکہ بدن کے باہر ہی رہ کر کوئی کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔ اس کی پھر دو صورتیں ہیں۔ یا تو وہ کیفیت جس میں کوئی فعل موجود ہو۔ مثلاً طلاء، جو بارد ہو اور اپنی برودت کی وجہ سے اس جگہ کو سرد کر دے یا وہ تکمیل جو بالفعل حار ہو اور حرارت کی وجہ سے اس جگہ کو گرم کر دے یا وہ کیفیت جس میں بالفعل موجود نہیں ہوتی بلکہ ان ادویہ کے استعمال ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً بخارات بن کر اڑ جانے والی ادویہ کے یا اظلیہ کے استعمال سے جلد سرد ہو جاتی ہے۔



## ادویہ کی خصوصیات تاثیر

بعض ادویہ ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا مخصوص اثر ان کے صرف بیرونی طور پر استعمال کرنے سے ہی ظاہر ہوتا ہے لیکن جب اسکو بیرونی طور پر استعمال نہ کر کے اندرونی طور پر استعمال کیا جائے تب ان کا یہ اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ مثلاً پیاز (عنصل) کو جب برونی طور پر ضاد کیا جاتا ہے تو جلد پر آبلہ پڑ جاتا ہے اور جلد زخمی ہو جاتی ہے لیکن جب اس کو اندرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو ایسا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔

بعض ادویہ ایسی ہوتی ہیں جن کا مخصوص اثر صرف اندرونی طور پر استعمال کرنے سے ہوتا ہے لیکن جب ان کو بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے تب وہ اثر بالکل ظاہر نہیں ہوتا۔ مثلاً سفیدہ کا شغری کو اگر اندرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو مہلک ثابت ہوتی ہے لیکن جب سفیدی کا شغری کو بیرونی طور پر مرہم اور ضاد کی صورت میں استعمال کیا جائے تو اس کا یہ اثر ظاہر نہیں ہوتا۔

بعض ادویہ ایسی ہوتی ہیں جن کے اندرونی اور بیرونی استعمال سے دو متضاد تاثیریں ظاہر ہوتی ہیں یعنی انکے بیرونی استعمال سے جو تاثیر ظاہر ہوتی ہے، اندرونی استعمال سے اس کے بالکل برعکس تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً کشنیز خشک کو جب بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو یہ اورام کو تحلیل کر دیتی ہے اور جب کشنیز خشک کو اندرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو تحلیل کے برعکس یہ مواد کو زیادہ غلیظ و کثیف بنا دیتی ہے (علم الادویہ نفیسی)

ادویہ کے اثرات مختلف اعضاء پر: مختلف ادویہ کے اثرات مختلف اعضاء کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں۔ بعض ادویہ صرف قلب سے تعلق رکھتی ہیں ایسی ادویہ کو ادویہ قلبیہ کہا جاتا ہے۔

بعض ادویہ دماغ سے تعلق رکھتی ہیں ایسی ادویہ کو ادویہ دماغیہ کہا جاتا ہے۔ بعض ادویہ کا خصوصی اثر کبد (جگر) پر ہوتا ہے۔ ایسی ادویہ کو ادویہ کبدیہ کہا جاتا ہے۔

بعض ادویہ کا مخصوص اثر امعاء پر ہوتا ہے بعض ادویہ کا اثر گردوں پر، عض ادویہ کا اثر رحم پر اور بعض ادویہ کا اثر جلد پر ہوتا ہے جس کے نتیجے میں مثال کے طور پر اسہال آنے لگتے ہیں۔ اور بول حیض کا ادرار ہوتا ہے۔ یا پسینہ کا ادرار ہوتا ہے



مقدار خوراک کی کمی و بیشی سے ادویہ کی تاثیر میں اختلاف: بعض ادویہ کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ کم مقدار میں تو کچھ اثر کرتی ہیں اور زیادہ مقدار میں کچھ اور اثر کرتی ہیں۔ مثلاً کا فور زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے ضعف باہ پیدا کرتا ہے اور کم مقدار میں استعمال کرنے سے مقوی باہ ہے۔

ریوند چینی کی مقدار میں مقوی معدہ ہے لیکن زیادہ مقدار میں مسہل کا کام انجام دیتی ہے۔ بعض اوقات ایک ہی دواء سے دو متضاد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً ریوند چینی جب زیادہ مقدار میں استعمال کی جاتی ہے تو اس سے پہلے اسہال آتے ہیں اور بعد میں قبض پیدا ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ اس سے قبل بیان کیا جا چکا ہے کہ اگر ایک ہی دواء سے دو متضاد اثرات ظاہر ہوتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ دونوں متضاد اثرات کا سبب اس دواء کا ایک ہی جز ہے۔ بلکہ ایسی صورت میں ایک ہی دواء کے دو مختلف اجزاء ہوتے ہیں جو یا تو مختلف اوقات میں مقدوم و موخر عمل کرتے ہیں جیسا کہ ریوند چینی میں مسہل جز کا اثر پہلے ہوتا ہے اور قابض جز کا عمل بعد میں ہوتا ہے۔ یا جذب ہونے کے بعد مختلف اجزاء مختلف اعضاء پر اثر کرتے ہیں جن کے ساتھ ان کے عمل کا خصوصی تعلق ہوتا ہے۔ ریوند چینی دواء مرکب القوی کی بہترین مثال ہے۔ (شیخ الرئیس)



## ادویہ کی طبعی خصوصیات

ادویہ کی طبعی خصوصیات سے ان کی بدنی تاثیرات کے علاوہ وہ مخصوص امتیازی علامات و اوصاف مراد ہیں جو ایک دواء کو دوسری دواء سے ممتاز کرتی ہیں۔ ان مخصوص علامات و اوصاف کے بغیر ہم کسی دواء کو شناخت نہیں کر سکتے دواء کی ماہیت اور اصلی صورت کو شناخت کرنے کے لئے ہم اس قسم کی علامات کو دیکھتے ہیں مثلاً دواء کی مخصوص بو، رنگ، مزہ، وزن اور ظاہری شکل و صورت۔ یہ ممکن ہے کہ دو چیزوں کا رنگ یا مزہ یا بویکساں ہو لیکن نہ ناممکن ہے کہ وہ دونوں چیزیں تمام خصوصیات اور ساری باتوں میں مشترک ہوں۔

اطباء قدیم کا قول ہے کہ جن دو چیزوں کی ماہیت الگ الگ ہوتی ہے، ان دونوں کی اصلی صورت اور اجزاء ترکیبی بھی ایک دوسرے مختلف ہوتی ہیں۔ اطباء قدیم کا یہ بھی کہنا ہے کہ تمام مادی چیزیں جن میں ادویہ بھی شامل ہیں ان کے ظاہری اور باطنی خواص ان کی صورت نوعیہ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ جب کسی دواء کے ترکیبی اجزاء بدل جاتے ہیں تو اس کی اصلی صورت بھی بدل جاتی ہے اور اس کے سابقہ خواص بھی کچھ نہ کچھ بدل جاتے ہیں۔ کسی چیز کی صورت نوعیت پہنچانے کا ذریعہ اصل میں یہی ظاہری و باطنی خواص ہی ہوا کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا طبعی خصوصیات (رنگ، بو، مزہ، شکل و صورت، وزن) کے علاوہ اور بھی بہت سی خصوصیات ہیں جو کسی دواء کی ماہیت کی شناخت میں رہنمائی کرتی ہیں۔ مثلاً (۱) ادویہ کا بخارات کی شکل میں صعود کر جانا (۲) ادویہ کا جل اٹھنا۔ (۳) ادویہ کا پکھل جانا (۴) ادویہ کا جم جانا (۵) رطوبت کو جذب کرنا (۶) رطوبت کو خشک کرنا (۷) ادویہ کا کھل جانا (۸) کسی خاص چیز کے ساتھ مل کر حل ہو جانا۔ (۹) قلموں کی شکل اختیار کر لینا (۱۰) ترکیب پانا۔

### ادویہ کا بخارات کی شکل میں صعود کر جانا:

بعض ادویہ یا ان کے مخصوص اجزاء کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ ماحول کی معمولی حرارت یا دھوپ سے اور آگ کی تیز حرارت سے متاثر ہو کر بخارات کی شکل میں صعود کرنے لگتے ہیں، مثلاً کافور، سم الفاراء، رسکپور، نانخواہ، بادیان، گل سرخ، لوبان گندھک وغیرہ۔ اسی خصوصیت کی وجہ سے ایک خاص ترکیب کے ذریعہ سم الفاراء، رسکپور، لوبان وغیرہ کا جڑ ہراڑایا جاتا ہے، گندھک، لوبان کی دھونی دی جاتی ہے۔ گل سرخ، بادیان، کیوڑا، نعناع، نانخواہ، گاؤزبان، دارچینی اور



قرنفل و دیگر تمام ادویہ مشمولہ کا عرق کشید کیا جاتا ہے۔ ایسی ادویہ میں ایک لطیف جوہر ہوتا ہے جس میں صعود کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

اگر کسی دواء کا جوہر فعال تلک، کسلا، شیریں یا نمکین ہو اور اس کے عرق میں یہ مزہ محسوس نہ ہو تو یہ خیال کرنا چاہئے کہ یہ عرق بیکار ہے کیونکہ اس میں اجزاء صاعدہ نہیں لہذا اس کا عرق کشید کرنا درست نہیں ہے۔

## ۲۔ ادویہ کا جل اٹھنا:

بعض ادویہ کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ معمولی یا تیز حرارت بلکہ بعض اوقات صرف رگڑ سے ہی جل اٹھتی ہیں مثلاً گندھک، بعض ادویہ دوسری ادویہ کے ساتھ مل کر شعلہ کی صورت میں بھڑک اٹھتی ہیں مثلاً گندھک اور شورہ۔

## ۳۔ ادویہ کا پکھل جانا:

بعض ادویہ حرارت کے اثر سے یا دیگر اشیاء کے ملنے سے پکھل کر رقیق یا کسی قدر ملائم ہو جاتی ہیں مثلاً شحم، موم، روجن زرد، قلعی اسرب وغیرہ۔

## ۴۔ ادویہ کا جم جانا:

بعض ادویہ کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ حرارت کے اثر سے رقیق ہونے کے بجائے جم جاتی ہیں۔ مثلاً بیضہ مرغ۔

## ۵۔ رطوبات کا جذب ہو جانا:

بعض ادویہ میں بیرونی رطوبت کو اپنے اندر جذب کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے مثلاً نمکیات اور دیگر کھاری اشیاء موسم برسات میں جب کہ فضاء میں کافی رطوبت ہوتی ہے تو بیرونی ہوا سے پانی کے بخارات کو جذب کر کے کھل جاتی اور نرم ہو جاتی ہیں۔

## ۶۔ ادویہ کا خشک ہو جانا:

بعض ادویہ جن میں مائیت ہوتی ہے وہ حرارت کے اثر سے خشک ہو جاتی ہیں جس سے ان کی ظاہری شکل، رنگ، بو وغیرہ مین تبدیلی آ جاتی ہے۔ ان ادویہ میں مائیت کے ساتھ اگر دیگر لطیف اڑنے والے جوہر بھی ہوتے ہیں تو وہ بھی پانی کے بخارات کے ساتھ صعود کر جاتے ہیں۔ مثلاً گل سرخ۔



## ۷۔ ادویہ کا کھل جانا:

بعض ادویہ بیرونی ہوا سے رطوبت کو جذب کر کے کھل جایا کرتی ہیں مثلاً چونا۔ تازہ چونا جب بھٹی سے نکالا جاتا ہے تو منجمد، وزنی اور پتھر کی صورت میں ہوتا ہے لیکن جب اس کو کھلی ہوا میں رکھا جاتا ہے تو وہ ہوا سے پانی کے بخارات کو جذب کر کے کھل جاتا ہے۔

## ۸۔ حل ہو جانا:

بعض ادویہ دوسری چیزوں کے ساتھ مل کر حل ہو جاتی ہیں، مثلاً نمک اور شکر پانی میں حل ہو جاتے ہیں لیکن روغن میں حل نہیں ہوتے۔ اسی طرح گندھک اور کافور روغن میں حل ہو جاتے ہیں لیکن پانی میں حل نہیں ہوتے۔

## ۹۔ ادویہ کا قلموں کی شکل اختیار کر لینا:

بعض ادویہ دانہ دار شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ شکر کو اگر ہم پانی میں حل کر کے آہستہ آہستہ اس کے پانی کو خشک ہونے دیں تو آخر میں مخصوص شکل کے دانے پیدا ہو جاتے ہیں دار چکنہ، ہم الفار، رسکپورکا جبر ہر جو عمل تصعید سے حاصل کیا جاتا ہے۔ حقیقت میں ان کی بھی باریک باریک قلمیں ہوتی ہیں۔ خیال رہے کہ ان چیزوں کی مخصوص قلمیں مخصوص شکل میں اسی وقت پیدا ہوتی ہیں جب وہ خالص ہوتی ہیں۔ اگر شہد اور شکر کو ملا کر پانی میں حل کر کے رکھ دیا جائے اور اس کے بعد اس کو جمنے اور قلموں کو شکل اختیار کرنے کا موقع دیا جائے تو ان دونوں کے مرکب کے جمنے کے بعد میں نہ شکر کے مخصوص دانوں کی شکل پیدا ہوگی اور نہ ہی شہد کی مخصوص لمبی لمبی قلمیں پیدا ہوں گی۔

بعض چیزوں محلول اور سیال ہوتی ہیں مگر جب وہ بعض دوسری چیزوں کے ساتھ ملائی جاتی ہیں تو منجمد اور غلیظ ہو کر تہہ نشین ہو جاتی ہیں۔ مثلاً سفید بیضہ مرغ کو اگر صاف پانی میں حل کر دیا جائے تو وہ محلول صورت میں رہے گی۔ اس کے برعکس اگر اس میں قلیل مقدار میں شب یمانی (پینکری) شامل کر دی جائے تو سفیدی بیضہ مرغ کے محلول اجزاء منجمد ہو کر روئی لے لے کی شکل میں تہہ نشین ہو جائیں گے۔



## ۱۰۔ ترکیب پانا:

بعض ادویہ دوسری ادویہ کے مخصوص اجزاء کے ساتھ ملنے کی خصوصی صلاحیت رکھتی ہیں چاہے وہ دونوں سادہ طور پر مل جائیں اور ان میں کوئی استحالہ نہ ہو۔ مثلاً سکنجبین میں سرکہ اور شہد کے ملنے کے بعد ان کے ترکیبی اجزاء میں کچھ نہ کچھ استحالہ واقع ہو جاتا ہے، ان کا سابقہ مزاج بدل کر ایک نیا مزاج پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض چیزیں آپس میں بالکل نہیں مل پاتیں چاہے وہ سیال ہی کیوں نہ ہوں۔ مشہور ہے کہ روغن اور پانی آپس میں کبھی حل نہیں ہوتے۔

## ترکیب کے بعد خصوصیات کی نمائش

جب دو چیزیں آپس میں ملتی ہیں تو فعل و انفعال کے بعد وہ اپنی حالت بدل دیتی ہیں تو اس وقت عجیب و غریب خصوصیات سامنے آتی ہیں جن سے ان ادویہ کا مائیت کو شناخت کرنے میں مدد ملتی ہے۔ امروہ اور انار کو جب لوہے کے چاقو پر لگایا جاتا تو لوہے کا رنگ تانبہ کے رنگ میں تبدیل ہو جاتا ہے کتھا اور چونے کو جب ملایا جاتا ہے تو مرکب مجموعہ میں زرد پن اور حرارت پیدا ہو جاتی ہے اس طرح جب ان بجھے چونے پر پانی ڈالا جاتا ہے تو تیز حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح بعض مرکبات کی ترکیب ایسی نازک ہوتی ہے کہ دھوپ کی حرارت بلکہ روشنی تک کے اثر سے ان کی ترکیبی اجزاء بگڑ جاتے ہیں اور رنگ بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب سیب کو تراش کر چھوڑ دیا جاتا ہے تو اس کا رنگ بھورا سرخ مائل ہو جاتا ہے۔

بعض مرکبات کی ترکیب ہوا کے لگنے سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ ان کا رنگ بو، مزہ اور دیگر خصوصیات بدل جاتی ہیں اس لئے بعض ادویہ کو گرمی سے محفوظ رکھنے لئے ٹھنڈی جگہ میں رکھا جاتا ہے، بعض کو روشنی سے بچا کر تاریکی میں رکھا جاتا ہے۔ بعض ادویہ کو مخصوص رنگ کی شیشیوں میں بند کر کے رکھا جاتا ہے۔ اکثر ادویہ کو طوبت اور بخارات سے بچایا جاتا ہے۔

ہے۔



## قیاس اور تجربہ

شیخ الرئیس بوعلی سینا اور دیگر اطباء قدیم کے قول کے مطابق ادویہ کے اثرات، مزاج اور دیگر خصوصیات کے بارے میں قیاس اور تجربہ نے انسانی معلومات میں بڑا اضافہ کیا ہے۔

### قیاس:

کسی دواء کے ظاہری حالات کو دیکھ کر اس کے مخفی حالات کے بارے میں کوئی رائے قائم کرنا قیاس کہلاتا ہے یعنی کسی دواء کے ظاہری حالات کے بارے میں سابقہ معلومات اس بات کی جانب ہماری عقل کی رہنمائی کریں کہ اس دواء میں اس قسم کی اثرات پائے جانے چاہئیں۔ چاہے بعد میں تجربہ کرتے وقت یہ عقلی اندازہ صحیح ثابت ہو یا غلط، کیونکہ قیاس کے اندازہ کا ہمیشہ صحیح ہونا ضروری نہیں ہے۔

### تجربہ:

کسی دواء کے افعال و خواص جاننے کے لئے بدن پر داخل یا خارج کرنا تجربہ کہلاتا ہے۔ تجربہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ بعض ادویہ کا تجربہ کسی قیاس کی روشنی میں یا قیاس کے بغیر پہلے جانوروں پر کئے جائیں اور جب مکمل طور پر کسی جانور میں کوئی بات ثابت ہو جائے تو پوری احتیاط کے ساتھ یہی تجربہ انسانوں پر کیا جائے اور دیکھا جائے کہ فلاں دواء کا جو اثر جانور میں ہوا تھا۔ انسان میں بھی وہی اثر ہوا یا نہیں، کیونکہ ممکن ہے کہ کسی دواء کا کوئی خاص اثر جانور میں پیدا ہو لیکن انسانی مزاج کی خصوصیت کی وجہ سے وہ اثر اظہار نہ ہو یا اس کے مخالف اثر ظاہر ہو۔

انسان پر تجربہ کرتے وقت بہت احتیاط برتی جاتی ہے۔ ابتداء میں قلیل مقدار میں دواء استعمال کرتی جاتی ہے اور جانور پر استعمال کی گئی مقدار تدریجاً بڑی جاتی ہے تب کہیں جا کر یہ تجربہ مکمل ہوتا ہے۔ کسی دواء کے بارے میں ہمارا یہ اندازہ لگانا کہ چونکہ یہ دواء کسی جانور میں فلاں اثر کرتی ہے اس لئے انسان میں بھی وہی اثر پیدا ہوگا ہمارا یہ اندازہ ایک قسم کا قیاس ہی ہے جس کی تصدیق ہم انسانوں پر تجربہ کر کے حاصل کیا کرتے ہیں۔

### محركات تجربہ:

کسی دوا کا تجربہ کرنے کے لئے کون سی چیز انسان کو آمادہ کرتی ہے اس بارے میں علامہ نفیس کا قول ہے کہ کسی دواء کے بارے میں قیاس ہی رہبری کرتا ہے۔ پھر انسان اس قیاس کی تصدیق کے لئے تجربہ کے ذریعہ اس کی آزمائش کر لیتا ہے پھر اس خیال تصدیق کے لئے جب اس دواء کا تجربہ کیا گیا تو وہ دوا قیاس کے مطابق واقعی حارثی۔



## اتفاقات اور تجربہ:

بعض اوقات کسی خیال اور قیاس کے بغیر ہی بعض ادویہ کا تجربہ ہو جاتا ہے چاہے یہ تجربہ قصداً ہو یا اتفاقاً۔ طبی معلومات اور ادویہ کے اثرات کے ذخیرے میں اتفاقات نے بڑی حد تک مدد کی ہے۔ بے شمار باتیں محض اتفاقی حادثات کے ذریعہ انسانی علم میں آئی ہیں ادویہ کی خصوصیات سے متعلق معلومات میں اتفاقات نے کس طرح مدد کی اور اس کے ذریعہ انسان کے تجربات روز بروز کس طرح پھیلتے چلے گئے وہ حسب ذیل ہیں:

### ۱۔ محض اتفاق:

ایک مریض کسی نئی جگہ پہنچا، جہاں اس کو ایسی کوئی دوا یا غذا کھانے کا اتفاق ہوا جس کے متعلق اس کو اس سے قبل کوئی علم نہ تھا اس دوا یا غذا کے کھاتے ہی مریض کو خوب قے ہوئی اور اسہال آنے لگے یا بول و پسینہ کا درارہ ہوا اور اس کا مرض جاتا رہا۔ یا اس کی ماہیت کسی حد تک معلوم تھی مگر اس کے استعمال کے بعد مریض کے بعد میں جو اثرات مرتب ہوئے وہ اثرات اس سے قبل اس کو معلوم نہیں تھے محض اس کا یہ اندازہ تھا۔ اس اتفاقی تجربہ کے بعد لوگوں کے قلوب میں تحقیق اور تلاش کی کواہش پیدا ہوئی اور پھر اپنے طور پر مختلف اطباء نے ان پر مزید تجربے کئے جس کے نتیجہ میں اس چیز کے خواص اور مقدار خوراک وغیرہ طے ہو کر معلومات کے ذخیرہ میں جمع ہو گئے۔

### ۲۔ میلان طبیعت:

مریض کے دل میں کسی ایسی دوا یا غذا کھانے کے خواہش پیدا ہوئی جس کے افعال و خواص پہلے سے معلوم نہ تھے لیکن اس دوا کے استعمال کے بعد کچھ ایسے اثرات اس کے بدن میں ظاہر ہوئے جو پہلے سے معلوم نہ تھے۔ اور اتفاق سے اس مریض کو شفا حاصل ہو گئی۔ مثلاً ایک حکایت ہے کہ ایک شخص مرض اسقاء میں مبتلا تھا اور وہ اپنے مرح سے مایوس ہو چکا تھا۔ اتفاق سے اس کے کانوں میں ایک روز ایک ٹڈی پچنے والے کی آواز آئی۔ بھینی ہوئی اور مصالحہ دار ٹڈی کا نام سن کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا وہ اپنی علالت سے ناامید تو ہو ہی چکا تھا۔ اس ناامید سے اس کو دلیر بنا دیا۔ اس نے بہت ساری ٹڈیاں خریدیں اور خوب طبیعت سے کھائیں۔ اتفاقی طور پر نتیجہ یہ نکلا کہ وہ مریض انجانے طریقہ پر بالکل تندرست ہو گیا اس اتفاق کے بعد لوگوں کی توجہ ٹڈی کی طرح گئی اور اس کے شفائی اثرات کا علم ہوا اور اسی وقت سے ٹڈی اسقاء کے مرض میں ایک کامیاب دوا کی حیثیت سے استعمال ہونے لگی۔



### ۳۔ عداوت، قصد و مضرت:

کسی دشمن نے از رہ بد نیتی، قتل و ہلاکت وغیرہ کی غرض سے کسی شخص کو سم الفار، شنگرف یا ہڑتال کھلا دی۔ اتفاق سے کھانے والا شخص پہلے سے آتشک، دمہ، وجع المفاصل، نقرس جیسے مرض میں مبتلا تھا۔ اس زہر نے اس کے بدن میں کوئی نقصان پہنچانے یا اس کو ہلاک کرنے کے بجائے تریاق کا کام کیا اور اس کا مرض دفع ہو گیا۔ اس طرح سے اس سب چیزوں کے سفائی خواص معلوم ہوئے۔

### ۴۔ قحط، جنگ اور مسافرت:

قحط، جنگ اور مسافرت کی مجبوری میں خوراک کم یا ختم ہو جانے کی وجہ سے انسان آلو، زمین قند، اردی، شکر قند جیسی انجانی جڑیں زمین سے کھود کھود کر کھانے لگا ایسے پھل، گل یا برگ کھانے کا اتفاق ہوا جن کے خواص پہلے سے معلوم نہ تھے۔ ایسی انجانی چیزوں کے کھانے سے کھانے والوں کے بدن میں فربہ بھی آگئی یا بدن میں نمایاں اثرات مرتب ہوئے جن کے بارے میں انسان کو پہلے سے علم نہ تھا۔ چوب چینی اور جائے کے فعال و خواص کا علم اس طرح عمل میں آیا۔

### ۵۔ الہام:

بعض مقدس اور بزرگ ہستیوں کو بعض ادویہ کے خواص ان کی روحانی طاقت کے ذریعہ معلوم ہوئے۔ پھر انھوں نے مریدوں اور عقیدت مندوں کو الہام کا واقعہ بیان کیا۔ بعد میں انہی خواص کی روشنی میں تجربہ کیا گیا اور تجربہ کرنے پر ان کے اثرات صحیح پائے گئے۔

### ۶۔ القاء:

انتہائی بے بسی اور مایوسی کے عالم میں مریض کے دل میں قدرتی طور پر یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر یہ دواء استعمال کی جائے یا یہ تدابیر اختیار کی جائے تو صحت حاصل جائے گی اور اس کے بعد اپنے تخیل کے مطابق عمل کیا، نتیجہ اتفاق سے اس کی امید کے مطابق نکلا۔ اس طرح بھی بعض ادویہ کے افعال و خواص علم میں آئے۔

### ۷۔ خواب:

بعض اوقات مریض کو خواب میں کوئی علاج بتایا گیا اور بیدار ہونے کے بعد خواب کے مطابق عمل کرنے پر وہی نتیجہ برآمد ہوا جو خواب میں بتایا گیا تھا۔ بقراط کے زمانہ سے قبل یا نانیوں کے مندروں میں علاج کا یہی طریقہ رائج تھا۔



## ۸۔ درس حیوانی:

بعض حیوانات بیمار ہونے کے بعد اپنا علاج فطری طور پر خود ہی کر لیا کرتے ہیں۔ حیوانات کو علاج کرتا دیکھ کر انسان نے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ حکیم سید محمد حسین صاحب مخزن الادویہ نے لکھا ہے کہ حقنہ کے عمل کو جالینوس نے ایک پرندے سے سیکھا ہے اور اسی وجہ سے حقنہ کو عمل طائر بھی کہتے ہیں۔

واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ گدھ جیسا پرندہ سمندر کے کنارے سے بیٹھا ہوا تھا۔ سمندر کا کھارا پانی اپنی چونچ میں بھر کر اپنے مبرز میں داخل کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد جالینوس نے دیکھا کہ اس پرندے کو کھل کر اسہال آنے لگے اور وہ آرام سے اڑ گیا۔ پرندے کا یہ عمل دیکھ کر جالینوس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ امعاء کی صفائی کے لئے کیوں نہ یہ کھارا پانی انسان کی امعاء مستقیم میں داخل کیا جائے۔ چنانچہ تجربہ کے طور پر عمل کیا گیا اور نتیجہ امید کے مطابق نکلا۔ اس طرح حقنہ کی ایجاد عمل میں آئی جس میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت سی تبدیلیاں ہوتی گئیں۔ یہ بھی مشہور ہے کہ موسم سرما گزرنے کے بعد سانپ جب اپنے بل میں سے باہر نکلتا ہے تو اس کو کم نظر آتا ہے جس کا علاج وہ اپنی آنکھوں کو بادیاں کی ہری بوٹی سے رگڑ کر کیا کرتا ہے تب ہی سے معلوم ہوا کہ بادیاں آنکھوں کے لئے مفید ہے۔ تب ہی سے انسان نے سمجھا کہ شاید بادیاں کا آنکھوں کی روشنی سے کوئی خاص تعلق ہے پھر انسان نے آنکھوں پر بادیاں کا تجربہ کیا اور وہ مفید ثابت ہوا۔

ثابت ہوا۔



## قیاس کے مقابلہ میں تجربہ کی اہمیت

ادویہ کی تاثیرات کی تصدیق کرنے کا مکمل اور بھرپور ذریعہ صرف تجربہ ہے۔ قیاس تو صرف ذہن کو تجربہ کے لئے آمادہ کرتا ہے۔ اکثر اوقات انسان کے دماغ میں تجربہ کرنے کا خیال اسی وقت آتا ہے جب وہ کسی چیز کے کچھ حالات دیکھ کر کوئی اندازہ قائم کر لیتا ہے۔ اس اندازہ کی روشنی میں جب وہ تجربہ کرتا ہے تو کبھی اس کا قیاس صحیح ثابت ہوتا ہے اور کبھی غلط۔

علامہ نفیس نے لکھا ہے کہ تجربہ کے نتیجہ میں کسی دواء کی تاثیر کا یقینی علم حاصل ہوتا ہے جبکہ قیاس سے یقینی علم حاصل نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے قیاس میں کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے۔

قیاس سے تجربہ اور تجربہ سے قیاس:

یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ کسی قیاس کی بنیاد بھی حقیقت میں کوئی سابقہ تجربہ ہی ہوا کرتا ہے جو دورے تجربہ کے لئے راستہ دکھاتا ہے چنانچہ کسی نئی دواء کے متعلق یا کسی دواء کے نئے فعل کے متعلق ذہنی اندازہ کچھ اس طرح قائم ہوتا ہے۔

- ۱۔ جو دوا ہمارے سامنے ہے اس میں حقیقت پائی جاسکتی ہے جو ہم نے اس سے قبل کبھی دیکھی تھی۔
  - ۲۔ ہمارا سابقہ تجربہ ہمیں بتاتا ہے کہ ایسی ہی خصوصیات رکھنے والی فلاں دواء میں اس قسم کے اثرات تھے۔ ممکن ہے کہ اس دواء میں بھی وہی اثرات ہوں۔ مختصر یہ ہے کہ تجربہ سے قیاس اور قیاس سے تجربہ وابستہ ہے۔
- علامہ نفیس کے قول کے مطابق تجربہ کا طریقہ اور عمل طبیب اور غیر طبیب دونوں کے لئے عام ہے اس کے برخلاف قیاس کا طریقہ صرف فاضل اطباء کے لئے مخصوص ہے۔

اس سے قبل بیان کیا جا چکا ہے کہ ادویہ کے اثرات دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو کسی قاعدہ و قانون کے تحت آتے ہیں۔ مثلاً ماز و حاب سالدم ہے کیونکہ ماز کی قوت قابضہ سے عروق سکڑ کر بند ہو جاتے ہیں جس سے خون کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔

دوسرے اثرات وہ ہیں جن کے عمل کرنے کا طریقہ کسی قاعدہ و قانون کے تحت بیان نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً ادویہ ذو الخاصہ کے اثرات ظاہر ہے کہ ہمارے ذہن اندازے سے صرف اثرات تک پہنچ سکتے ہیں جو کسی قانون کے تحت آسکتے ہیں لیکن ذو الخاصہ عجیب و غریب اور سمجھ میں نہ آنے والے اثرات دماغ تک پہنچنا ناممکن ہے۔



## شرائط تجربہ:

کسی دواء کے بارے میں ہمارا قیاس بالکل صحیح ہے اور اس پر بروسہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب کسی دواء پر تجربہ کرتے وقت مندرجہ ذیل شرائط کی مکمل پابندی کی گئی ہو۔

### ۱۔ شرط اول:

تجربہ انسانی بدن پر کیا جائے اس شرط کی پابندی دو وجوہ سے ضروری ہے ایک تو اس لئے کہ انسان کا مزاج دوسرے حیوانات کے مزاج سے مختلف ہوتا ہے کیونکہ یہ ممکن ہے کہ کوئی دوا انسانی مزاج کے لئے حار ہو اور دیگر حیوانی مزاج کے لئے بارد ہو یا انسانی مزاج میں کوئی مخصوص اثر پیدا کرتی ہو۔ اور حیوانی مزاج میں اس کے بالکل برعکس۔

ثانیاً یہ کہ ممکن ہے کہ کسی حیوان کے بدن میں جس دواء کا اثر قبول کرنے کی خاصیت ہو اور یہ خاصیت انسانی مزاج میں نہ ہو۔ مثلاً ایک پرندہ (زر زور) اپنی خاصیت کی وجہ سے شوکران کھاتا ہے اور اس پر کوئی مہلک اثر نہیں ہوتا۔ برعکس اس کے شوکران انسان کے لئے ایک مخدر سم ہے۔

اسی طرح بیان کیا جاتا ہے کہ ایک عدد مغز بادام یا ایک عدد خرما گھوڑے کے لئے سخت مسخن ہے اس تھوڑی سی مقدار سے اتنے بڑے جانور کے جسم میں بہت زیادہ پسینہ آتا ہے۔

اس طرح انسانی فضلات جو انسان کے لئے تقریباً ستم کا درجہ رکھتے ہیں وہ بعض دیگر جانوروں کے لئے من بھاتی خوراک ہے۔

اسی طرح بکریاں سی نباتات مثلاً مدار (آکھ) خوب کھاتی ہیں، یا مور سانپ کو کھالیا کرتا ہے اور انسان کے لئے سانپ اور مدار سم کا درجہ رکھتے ہیں۔

### ۲۔ شرط دوم:

تجربہ کی جانے والی دواء طبعی اور اصلی ہو اور تمام بیرونی عوارج اور عارضی کیفیات سے خالی ہو۔ عارضی کیفیات سے وہ کیفیات مراد ہیں جو دواء کی طبیعت سے نہ پیدا ہوئی ہوں بلکہ وہ کسی عارضی اثر سے پیدا ہوتی ہوں۔ مثلاً کوئی چیز آگ سے گرم یا برف سے سرد کی گئی ہو۔ یا وہ عارضی کیفیات اندرونی طور پر ہی کسی اور وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں، مثلاً کوئی دواء متعفن ہو گئی ہو یا مغزیات رکھے رکھے خراب ہو گئے ہوں۔ چنانچہ وہ ایفون حرارت پیدا کر سکتی ہے اور عروق کو کشادہ کر سکتی ہے جو آگ سے گرم کر لی گئی ہو۔ اسی طرح وہ فریون اپنے ذاتی فعل کے خلاف عروق کو سیکڑ سکتا ہے اور



برودت پہنچا سکتا ہے جو برف سے سرد کر لیا گیا ہو۔ اسی طرح عفونت جیسی دیگر کیفیات دواء کی اصلی کیفیات اور طبیعت کو بدل کر دوسری طبیعت اور دوسرے خواص پیدا کر دیتی ہیں۔

### ۳۔ شرط سوئم:

دواء کو مخالف اور مختلف امراض میں استعمال کرایا جائے جس سے کسی مرض میں نفع ظاہر ہو اور کسی مرض میں نقصان ظاہر ہو اس سے معلوم ہو جائے گا کہ دواء کی کیفیت اس مرض کے مطابق ہے یا مخالف۔ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ دواء کو مختلف مقداروں میں، مختلف عمروں میں، مختلف موسموں میں اور مختلف طریقوں سے استعمال کرایا جا رہا ہے اور جو اثرات ظاہر ہوں ان کو نوٹ کر لیا جائے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ایک دواء قلیل مقدار میں کچھ اثر ظاہر کرے اور زیادہ مقدار میں کچھ اور اثر ظاہر کرے۔ اسی طرح مختلف دواؤں کے ساتھ ملنے سے کسی دواء کی تاثیر کبھی تیز ہو جاتی ہے اور کبھی سست اور کبھی اس کا اثر بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ کسی دواء کی تمام خصوصیات اسی وقت معلوم ہو سکتی ہیں جب دواء کو مختلف طور پر استعمال کر کے تجربہ کیا جائے۔

### ۴۔ شرط چہارم:

تجربہ کی جانے والی ادویہ مفرد اور بسیط امراض میں استعمال کرائی جائیں یہ شرط اس لئے ضروری ہے کہ جب ادویہ مرکب مرض میں استعمال کرائی جاتی ہیں تو اس وقت متضاد کیفیات سے نفع حاصل ہوتا ہے اس لئے مرکب مرض میں دواء کے استعمال کے بعد جو نفع یا نقصان ظاہر ہوگا وہ دواء کی اصلی کیفیت کو نہیں بتا سکے گا۔

### ۵۔ شرط پنجم:

جس قوت کا مرض ہو اور جس قدر وہ مرض اعتدال سے ہٹا ہوا ہو اسی قوت کی دواء درجہ، کیفیت اور وزن کے لحاظ سے استعمال کرائی جائے کیونکہ بعض اوقات دواء کی اصلی کیفیت اگرچہ مرضی کیفیت سے مخالف ہوتی ہے تو اس لحاظ سے مرض میں یقیناً نفع حاصل ہونا چاہئے، مگر وہ محض اس وجہ سے نقصان پہنچا دیتی ہے کہ اس کی قوت مرض کی شدت سے زیادہ ہوتی ہے کیونکہ کسی مرض کی زیادتی کبھی زندگی اور صحت کے لئے نقصان دینے والی ہوتی ہے۔ اس طرح اگر دواء کی قوت مرض کی قوت سے کم ہوتی ہے تو بعض اوقات دواء کا اثر ظاہر ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کی اصلی کیفیت کا علم بھی نہیں ہو پاتا۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ غیر معروف ادویہ کے تجربہ میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ پہلے بہت قلیل مقدار میں دواء استعمال کر کے اس کے اثرات دیکھے جائیں اس کے بعد آہستہ آہستہ مقدار بڑھائی جائے۔



## ۶۔ شرط ششم:

تجربہ کی جانے والی دوائ کا اثر ابتداء ظاہر ہو کیونکہ ادویہ کی اصلی قوتوں کے اثرات عام طور پر اسی وقت ظاہر ہوتے ہیں جب وہ وارد بدن ہو کر حرارت غریزی کو متاثر کرتی ہیں ان میں ابتدائی طور پر کوئی اثر غالب نہ ہو یا پہلے ایک اثر ظاہر ہو اور اس کے بعد دوسرا اثر اس کے برعکس ظاہر ہو تو ایسی صورت میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ بعد والا اثر عارضی ہوتا ہے۔ اور پہلا اثر ذاتی۔ خاص طور پر اس وقت جب بعد کا اثر ان کے عارضی اثر کے بعد ظاہر ہوا کرتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کوئی عارضی قوت ان کی اصلی قوتوں پر غالب آجائے۔ مثلاً گرم پانی سے پہلے گرمی پیدا ہوتی ہے جو اس کا عارضی اثر ہے۔ اس کے بعد جب اس کا عارضی اثر دور ہو جاتا ہے۔ تو اس سے ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے جو پانی کا خاصہ ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض ادویہ دو یا دو سے زیادہ جو ہروں سے مرکب ہوتی ہیں۔ اور یہ جو ہر مختلف اوقات میں اپنا اپنا فعل انجام دیتے ہیں۔ اس لئے یہ دونوں اثرات چاہے متضاد اور آگے پیچھے ظاہر ہوں اصلی و ذاتی ہی رہیں گے۔ مثلاً ریوند چینی میں ایک جو ہر مسہل ہے جو پہلے عمل کرتا ہے اور ایک جو ہر قابض ہے جو بعد میں معاء میں قبض پیدا کر دیتا ہے۔

## ۷۔ شرط ہفتم:

دواء کی تاثیر دائمی ہو کیونکہ جو تاثیر دائمی نہ ہو وہ عام طور پر اتفاقی ہوا کرتی ہے اصلی اور طبعی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جو اثرات کسی دواء کی طبیعت سے پیدا ہوتے ہیں وہ اس سے الگ نہیں ہو سکتے۔

## دوران تجربہ ضروری احتیاط

غیر معروف ادویہ کے تجربہ اور امتحان میں بہت زیادہ خطرہ ہے کیونکہ معمولی سی غفلت اور توجہ نہ دینے کی وجہ سے محض تجربہ میں قیمتی انسانی جانیں ضائع ہو سکتی ہیں، ممکن ہے کہ وہ غیر معروف دواء کوئی سم قوی ہو جس کی معمولی مقدار بھی مہلک ثابت ہو سکتی ہے اس لئے اطباء قدیم نے تجربہ کے لئے چند ہدایات فرمائی ہیں جس حسب ذیل ہیں؛

۱۔ جب دواء کے اثرات کا تجربہ کرنا مقصود ہو اس کو استعمال کرنے سے قبل بغور دیکھ لینا چاہئے کہ اس دواء کی بو اور مزہ کیسا ہے۔ اگر اس کی بو اور مزہ ناخوشگوار ہو تو خیال کرنا چاہئے کہ وہ دواء مضرات سے خالی نہیں ہے ایسی دواء کو سخت احتیاط کے ساتھ استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اگر کسی دواء کے استعمال کرنے کے بعد طبیعت میں کراہیت اور نفرت پیدا ہو تو خیال کرنا چاہئے کہ اس دواء میں کچھ خطرناک اور نقصان دہ اجزاء ضرور موجود ہیں۔ ایسی دواء کو استعمال کرنے سے قبل تجربہ کی ابتدائی منازل طے کرنا ضروری ہے۔



بعض ادویہ ایسا تیز عمل کرتی ہیں کہ ان کی قلیل مقدار بھی چکھنے اور سونگھنے سے موت واقع ہو سکتی ہے۔ اس لئے احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ غیر معروف ادویہ کو چکھنے اور سونگھنے کی بھی جرات نہ کی جائے بلکہ حیوانات پر تجربے کئے جائیں۔

۲۔ غیر معروف ادویہ کا تجربہ پہلے جانوروں پر کیا جائے خاص طور پر ایسے حیوانات جن کے مزاج انسانی مزاج سے قریب تر ہوں مثلاً بندر، بلی، خرگوش وغیرہ اور جو اثرات ان پر ظاہر ہوں ان کا بغور معائنہ کیا جائے جب چند بار کی آزمائش کے بعد کوئی اثر یقینی ہا جائے تو پھر اس کی تصدیق کے لئے انسان میں بھی قلیل مقدار میں وہ دواء استعمال کی جائے پھر آہستہ آہستہ اس مقدار کو بڑھایا جائے۔

۳۔ جانوروں پر تجربہ کرنے کے بعد انسان پر تجربہ کرنے کے لئے ایسے انسان کا انتخاب کیا جائے جو تندرست، توانا اور جوان ہو۔ بچوں، بوڑھوں اور کمزور و مریض انسانوں پر پہلے کسی نئی دواء کا تجربہ ہرگز نہ کیا جائے کیونکہ ان میں قوت برداشت بہت کم ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ دواء سبھی ہو جس کا نقصان ایسے انسان کے لئے ناقابل برداشت ثابت ہو۔ اس کے بعد دیگر اشخاص میں اس دواء کے اثرات دیکھے جائیں اس طرح تجربہ کے نتیجہ میں دواء کا مزاج، درجہ تاثیر، خواص اور مقدار خوراک متعین ہو کر رہتی ہیں۔

کسی غیر معروف دواء کی تاثیرات کے بارے میں کوئی اندازہ قائم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل باتیں ہمارے ذہن کی رہنمائی کرتی ہیں:

(۱) دواء کا استحالہ (۲) مزہ (۳) بو (۴) رنگ (۵) قوام (۶) دیگر

### خصوصیات:

ان میں سے ایک یا کئی باتیں جب کسی انجانی دواء میں ہمیں نظر آتی ہیں تب ہمارے ذہن میں یہ بات آ جتی ہے کہ فلاں جانی پہنچانی دواء میں بھی یہی باتیں پائی جاتی ہیں اور ہمارے سابقہ تجربہ میں اس دواء میں یہ اثرات ہیں تو عین ممکن ہے کہ اس انجانی دواء میں بھی یہی اثرات موجود ہو۔ مثلاً ہمیں معلوم ہے کہ کافر مسکن الم ہے اس کے بعد ہمیں ایک ایسی انجانی دوا ملتی ہے جس میں کافر جیسی بو آرہی ہو بوسونگھنے کے بعد ہمارے ذہن میں فوراً یہ بات آ جاتی ہے کہ شاید یہ بھی کافر کی طرح ہی مسکن الم ہو اسی کا نام قیاس ہے اس کی تائید و تردید بعد میں تجربہ کے ذریعہ ہو کر رہتی ہے۔

### (۱) دواء کا استحالہ:

دواء کے استحالہ سے مراد ہے کہ حرارت، روشنی ہو اور پانی سے یا رگڑ سے گھسنے سے یا کسی دوسری چیز کے ذریعہ مخلوط کرنے سے کسی دواء کی حقیقی اور ظاہری صفات میں کیا کیا تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ حقیقی تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ



اس دواء کی ماہیت میں مکمل یا جزوی طور پر تبدیلی واقع ہو جائے اور ظاہری تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ اس دواء کی حقیقی ماہیت میں تو کوئی تبدیلی واقع نہ ہو لیکن اس کی بعض ظاہری صفات مثلاً رنگ، بو، مزہ، وزن اور شکل تبدیل ہو جائیں حالانکہ ماہیت کی تبدیلی کے بغیر کسی چیز کی ظاہری صفات کا بدلنا ممکن ہے لیکن اس کی مثالیں بہت کم دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اکثر یہی ہوتا ہے کہ دواء کے تمام اجزاء کی ترکیب بدل جاتی ہے تب ہی اس کی ظاہری صفات میں تبدیلی آتی ہے۔

استحاله کے ذریعہ قیاس کی مثال یہ ہے کہ ایک دواء آگ یا دھوپ کی گرمی میں رکھی جائے تو وہ جل اٹھتی ہے۔ اور دوسری دواء میں اس طرح کا کوئی ایسا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ اس سے ہمارے ذہن میں فوراً یہ بات آتی ہے کہ جل اٹھنے والی دواء مزاج کے لحاظ سے حار ہو جس طرح وہ باہر جل کر حرارت پیدا کرتی ہے ہو سکتا ہے کہ اسی طرح وہ وارد بارن ہو کر بدنی حرارت کو مقامی طور پر ماعموی طور پر بڑھا دے اور جو چیز باہر آگ سے نہیں جل رہی ہے وہ بدنی حرارت کی پیدائش میں بھی بیکار ہے۔

ہمارے تجربے اکثر ایسی چیزوں کی تصدیق کرتے ہیں کہ جو چیزیں باہری حرارت سے متاثر ہو کر جل جایا کرتی ہیں وہ انسانی بدل کے لئے بھی حار ہوتی ہیں۔ اس کے بعد حرارت کا درجہ مقرر کرنے کے لئے یہ دیکھا جاتا ہے کہ کون سے دواء جلدی یا تیزی کے ساتھ جل اٹھتی ہے اور کون سی دواء دیر میں سستی کے ساتھ۔ جو ادویہ جلدی بھڑک اٹھتی ہیں ان کے بارے میں قیاس یہ ہے کہ شاید وہ بدن کے لئے بھی زیادہ مسخن ثابت ہوں اور جو ادویہ سستی کے ساتھ جل اٹھی ہیں وہ بدن میں اسی تناسب سے کم حرارت پیدا کرتی ہیں۔

## (۲) مزہ

تاثیر ادویہ کے بارے میں قیاس اور اندازہ قائم کرنے کے لئے مزہ کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے اس لئے نو قسم کے مزے اصلی اور بنیادی مانے گئے ہیں۔

۱۔ حریف (چرپرا)، مثلاً فلفل سرخ، فلفل سیاہ اور خردل کا مزہ۔

۲۔ مُر (تبلیخ)، مثلاً صبر زرد کا مزہ

۳۔ مالح (نمکین) مثلاً نمک طعام کا مزہ۔

۴۔ حامض (ترش کھٹا) مثلاً آلو بخارہ اور تمر ہندی کا مزہ

۵۔ عفص (کیلا)، مثلاً مازو کا مزہ

۶۔ قابض (سیٹھا) مثلاً سپاری کا مزہ



- ۷۔ دمی (چکنا) مثلاً روغن زرد (دیسی گھی) کا مزہ
- ۸۔ حلو (شیریں میٹھا) مثلاً غسل خالص اور شکر سفیس کا مزہ
- ۹۔ تھ یا مسخ (پھیکا)، مثلاً پانی کا مزہ

### (۱) ادویہ حریفہ:

ادویہ حریفہ میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں۔

- ۱۔ تفتیح عروق (عروق کو کشادہ کرنا)۔
- ۲۔ تلطیف و ترقیق مواد (مواد کو لطیف اور رقیق بنانا)
- ۳۔ تسخین (حرارت پیدا کرنا)

### (۲) ادویہ مرہ:

ادویہ مرہ میں بھی عام طور پر ایسی ہی تاثیرات پائی جاتی ہیں لیکن بعض تلخ ادویہ ایسی بھی ہوتی ہیں جو اس کے برعکس اثر کرتی ہیں مثلاً ایون جو قابض ہوتی ہے اس کے علاوہ بعض تلخ ادویہ مانع عفونت بھی ہوتی ہیں مثلاً نیب (نیم)

### (۳) ادویہ مالحہ:

ادویہ مالحہ یعنی نمکین ادویہ میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں۔

- ۱۔ تفتیح عروق (عروق کو کشادہ کرنا)۔
- ۲۔ تلطیف مواد (مادہ کو لطیف بنانا)
- ۳۔ جلاء (مادہ کو صاف کرنا)
- ۴۔ مانع عفونت (عفونت کو روکنا)
- ۵۔ تسخین (حرارت پیدا کرنا)

### (۴) ادویہ حامضہ:

(ترش دکھنی ادویہ) ادویہ حامضہ میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں:

- ۱۔ تلطیف و تقطیع مواد (مواد کو لطیف بنانا اور ان کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کرنا)۔
- ۲۔ تفتیح سدد (سدد کو کھولنا)



تفتیح مجاری (مجاری کو کشادہ کرنا)

۲۔

### (۵) ادویہ عفصہ:

ادویہ عفصہ میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں:

- ۱۔ قابض عروق (عروق کو سیکھرتی ہیں)۔
- ۲۔ تقلیل حرارت (حرارت کی پیدائش کو کم کرتی ہیں)۔
- ۳۔ اعضاء میں کثافت و صلابت پیدا کرتی ہیں۔
- ۴۔ حابس الدم (جریان الدم کو روکتی ہیں)۔
- ۵۔ حابس اسہلا (دستوں کو روکتی ہیں)

### (۶) ادویہ قابضہ:

ادویہ قابضہ میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں:

- ۱۔ قابض عروق (عروق کو سیکھرتی ہیں)
- ۲۔ حابس الدم (جریان الدم کو روکتی ہیں)
- ۳۔ حابس اسہلا (اسہال کو روکتی ہیں)
- ۴۔ اعضاء میں کثافت و صلابت پیدا کرتی ہیں۔

### (۷) ادویہ دسمیہ:

ادویہ دسمیہ میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں:

۱۔ مرطب بدن (بدن کو مرطب بنانا)

۲۔ ملیّن (نرم کرنا)۔

۳۔ مرخی (بدن کو ڈھیلا کرنا)

۴۔ مزلق

۵۔ منضج مواد (مواد کو نضج دینا)۔

### (۸) ادویہ خلّو:



ادویہ حلو میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں؛

۱۔ جالی (مواد کو صاف کرنا)۔

۲۔ مرخی (بدن کو ڈھیلا کرنا)

۳۔ منضج مواد۔

۴۔ ملین۔

۵۔ مرقق مواد

۶۔ مسخن

### (۹) ادویہ تَضہ:

ادویہ تَضہ میں مندرجہ ذیل تاثیرات پائی جاتی ہیں:

۱۔ مسکین حرارت (حرارت کو ساکن کرتی ہیں)۔

۲۔ مسکن عطش (پِیاس کو ساکن کرتی ہیں)

۳۔ مرطب۔

مذکورہ بالا مزوں کے درمیان حرارت و برودت کے لحاظ سے درجات قائم کئے گئے ہیں۔ علامہ نفیس نے لکھا ہے کہ تمام مزوں کی کیفیت کے درجات بالکل یکساں نہیں ہوتے بلکہ حار مزوں میں سب سے زیادہ حرارت حریف کے اندر پائی جاتی ہے اس کے بعد مارح میں، اس کے بعد مُر میں پائی جاتی ہے۔

بارو مزوں میں سب سے زیادہ برودت ادویہ عَفَصہ میں پائی جاتی ہے اس کے بعد قابض میں اور اس کے بعد حامض میں پائی جاتی ہے۔

جن ادویہ میں حرارت و برودت دونوں کیفیت پائی جاتی ہیں ان میں ادویہ حُلُو حرارت کی جانب زیادہ مائل ہوتی ہیں اس کے بعد ادویہ وسمیہ میں حرارت پائی جاتی ہے۔

رطب مزوں میں سب سے زیادہ رطوبت ادویہ تَفحہ میں پائی جاتی ہے۔ اس کے بعد حُلُو میں، اس کے بعد وسمی میں پائی جاتی ہے۔

یابس مزوں میں سب سے زیادہ یبوست ادویہ مرہ میں اس کے بعد ادویہ حریفہ میں اور اس کے بعد ادویہ عَفَصہ میں پائی جاتی ہے۔



جن مزدوں میں رطوبت و بیوست پائی جاتی ہیں وہ معتدل ہوتے ہیں۔ ان میں سب سے کم بیوست ترشی میں پائی جاتی ہے اس کے بعد قابض میں اور اس کے بعد نمکین میں پائی جاتی ہیں۔

۳۔ بو:

دواء کی بو سے بھی اس کی تاثیرات اور افعال کے بارے میں اندازہ قائم کیا جاتا ہے اور یہ اندازہ رنگ کے مقابلے میں زیادہ قوی ہوتا ہے۔ اس کے قوی ہونے کی وجہ علامہ نفیس نے یہ بیان کی ہے کہ بوا سی وقت محسوس ہوتی ہے جبکہ بودار دواء کے اجزاء لطیفہ سے بخارات صعود کر کے قوت شامہ تک پہنچتے ہیں اور اس کے اجزاء کثیفہ نہ تو بخارات کی شکل میں تبدیل ہوتے ہیں اور نہ صعود کرتے ہیں، اور رنگ کا کوئی حصہ دوائے سے صعود کر کے قوت شامہ تک پہنچتا ہے۔ اس لئے یہ قیاس رنگ کے مقابلے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ یو سے قیاس کرنے کی صورت یہ ہے کہ کسی دواء کو سونگھ کر ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ فلاں دواء مزاج کے لحاظ سے حار یا دافع عفونت ہو سکتی ہے بہت سی دافع عفونت ادویہ کی بوا یک خاص قسم کی ہوتی ہے۔ ایسی ہی بو کسی غیر معروف دواء میں پا کر ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ دواء بھی دافع عفونت ہو مثلاً گل سرخ، بیلہ مشک، کیوڑہ، عنبر، زعفران وغیرہ ایسی ہی بھیلی بودار ادوہ دماغ اور قلب پر ایک مخصوص اثر کرتی ہیں۔ اگر ایسی ہی کوئی غیر معروف دواء ہمیں مل جائے تو ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شاید اس کے خواص بھی انھیں خوشبودار ادویہ جیسے ہوں گے۔ بو کا احساس اور ادراک باپ کے مانند اس کے لطیف جو ہر کی وجہ سے ہوا کرتا ہے جو بودار جسم سے اڑ کر قوت شامہ تک پہنچتے ہیں۔ بودار جسم کے اندر عام طور پر حرارت ضرور ہوا کرتی ہے چنانچہ اطباء قدین نے لکھا ہے کہ تیز بودار ادویہ عام طور پر انسانی جسم کے لئے مسخن ہوا کرتی ہیں مثلاً دارچینی، عنبر، مشکل زعفران، قرفل، سنبل الطیب، نانخواہ، مکون سفید، زنجبیل وغیرہ۔

بودار اجزاء کے اثر کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ حرارت کی ضرورت ہوا کرتی ہے چاہے یہ حرارت آگ کی ہو، آفتاب کی ہو یا ہوا کی ہو۔ چنانچہ اگر کسی دواء میں بو کم ہوتی ہے یعنی کمزور ہوتی ہے تو حرارت پہنچانے سے اس کی بوتیز ہو جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل میں بو کو قوت شامہ تک پہنچانے والی حرارت ہی ہوا کرتی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب بودار جسم حار ہوگا تو اس کے حار اور لطیف اجزاء کو بخارات بنا کر اڑانے والی چیز لازمی طور پر حرارت ہی ہوگی اس لئے یہ بو بہت تیز اور نا خوشگوار ہوگی۔ ایسی بوا سی بات کا ثبوت ہوگی کہ یہ حار اور لطیف مادہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ ضروری نہیں کہ اس جسم کے تمام اجزاء حار ہی ہوں بلکہ ممکن ہے کہ اس کا دوسرا جز باردار بے بو ہو مثلاً سم الفار بے بو ہونے کے باوجود انتہائی مسخن اور حار ہوتا ہے۔ اسی طرح مختلف بودار ادویہ میں مختلف خواص اور تاثیرات



پائی جاتی ہیں۔ اس لئے بو کے ذریعہ قیاس قائم کرنے کو بھی یقینی قاعدہ نہیں بنایا جاسکتا جیسا کہ اطباء قدیم نے اس کی تشریح کی ہے۔

حکیم سید محمد حسین علوی صاحب مخزن الادویہ لکھتے ہیں چونکہ اکثر کثیف اور سخت چیزیں صلابت و کثافت کی وجہ سے اس قابل نہیں ہوتی ہیں کہ ان سے اجزاء صغیرہ اور بخارات لطیفہ جدا ہو کر صعود کریں اور قوت شامہ تنک پہنیں مثلاً الماس، زمدہ، یا قوت وغیرہ اس کے ایسی چیزوں میں بو سے قیاس کرنے کا اصول مسدود و مفقود ہے۔

### ۴۔ رنگ:

دواء کے رنگ سے ادویہ کے خواص و تاثیرات کے بارے میں استدلال قائم کیا جاتا ہے لیکن یہ قیاس تمام قیاسات سے زیادہ کمزور ہے۔ رنگ سے قیاس کرنے کی صورت میں یہ ہے کہ کوئی انجانی خواص والی دواء ہمارے سامنے لائی جائے جس کا رنگ دیکھ کر ہمارے ذہن میں یہ بات آئے کہ اس دواء کا رنگ فلاں جانی پہنچانی دواء کے اثرات پائے جائیں۔ صرف کسی دواء کے رنگ سے اس کی تاثیرات اور افعال کے بارے میں قیاس کرنا دیگر قیاسات کے مقابلہ میں کمزور ہوتا ہے مثلاً برف جیسی سفید چیز کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا کہ شاید یہ بھی برف کے مانند بار اور رطب ہو، یا کوئلہ جیسی سیاہ چیز کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا کہ ممکن ہے کہ اس کے خواص بھی کوئلہ کے مانند ہوں، بہت کمزور قیاس ہے۔ البتہ اگر رنگ کے ساتھ دیگر صفات بھی شامل ہو جائیں تو اس وقت رنگ بھی قیاس میں مددگار ہوتا ہے اور وہ قیاس کافی قوی ہوتا ہے۔

### ۵۔ دواء کا قوام اور وزن:

دواء کی تاثیرات کے بارے میں کوئی قیاس آرائی کرنے میں دواء کا قوام اور وزن بھی معاون ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً ہمیں معلوم ہے کہ زیادہ تر ادویہ لعابیہ اصولی طور پر پکچیش اور معاء کی خراش میں مفید ہوا کرتی ہیں۔ مثلاً نیل گری، ریشہ خطمی، صمغ عربی وغیرہ۔ اگر ایسی ہی انجانی لعابی دواء ہمارے سامنے آتی ہے تو ہمارے ذہن میں فوراً یہ بات آتی ہے کہ شاید یہ بھی دیگر ادویہ لعابیہ کے مانند معاء کو سکون دینے والی ہو۔

دواء کے اقوام سے مراد یہ ہے کہ کیا وہ دواء جامد ہے یا سیال ہے بخاری ہے پھر ان قسموں کے مختلف درجات ہیں مثلاً اگر کوئی دواء جامد ہے تو وہ سخت اور مستحکم ہے یا اس کے اجزاء بھر بھرے ہیں جو آسانی کے ساتھ جدا ہو جاتے ہیں یا اگر کوئی دواء سیال ہے تو وہ بالکل رقیق ہے یا لعابی ہے یا نیم سیال ہے۔ اسی طرح اگر کوئی دوا بخاری ہے تو اس کے بخارات کس قسم کے ہیں اس طرح وزن کے لحاظ سے اگر ایک دواء وزنی ہے تو دوسری دواء ہلکی ہوتی ہے۔



قوام اور وزن کے ذریعہ قیاس قائم کرنے کی صورت یہ ہے کہ نامعلوم الخواص دواء کے مزہ، رنگ، بو کو دیکھ کر پہلے ہمارے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس دواء میں فلاں جانی پہنچانی دوا، جیسے خواص پائے جاتے ہیں اس کے بعد ہم اس کو بغور دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس انجانی دواء کا قوام اور وزن اس جانی پہنچانی دواء کے قوام اور وزن سے مختلف ہے لہذا قیاس کا تقاضا ہے کہ اس نامعلوم دواء کے خواص سے مختلف ہوں بعد میں تجربہ اس قیاس کی تردید کر دیتا ہے۔

## قوام و وزن ادویہ کے مختلف مدارج

قوام اور وزن کے لحاظ سے اطباء قدیم نے ادویہ کے مختلف درجات اور ان کے اصطلاحی نام مقرر کئے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

### ۱۔ دواء لطیف:

یہ وہ دواء ہے جو وارد بدن ہونے کے بعد حرارت غریزی سے متاثر ہو کر جلد اجزاء صغیرہ میں منقسم ہو جائے مثلاً زعفران اور شراب وغیرہ۔

### ۲۔ دواء کثیف:

یہ وہ دواء ہے جو وارد بدن ہونے کے بعد حرارت غریزی سے متاثر ہو کر جلد اجزاء صغیرہ میں منقسم نہ ہو۔ اگر دواء لطیف کا قوام جلد اثر کرنے والا ہوتا ہے تو دواء کثیف کا قوام دیر سے اثر کرنے والا ہوتا ہے۔ اسی مناسبت سے جلد ہضم ہونے والی اغزیہ کو غذاء لطیف اور دیر سے ہضم ہونے والی اغزیہ کو غذاء کثیف کہتے ہیں۔ صعود کرنے والے روغیات کو ادہان لطیفہ اور وزنی روغیات کو ادہان کثیفہ کہتے ہیں۔ اسی طرح رقیق چیزیں لطیف اور غلیظ چیزیں کثیف کہلاتی ہیں۔

### ۳۔ دواء لزج:

(لیمسہ دواء) یہ دواء وہ ہے جو پھلنے سے نہ ٹوٹے اور جس طرف میں رکھی جائے اس میں چپا ہو جائے مثلاً عسل خالص۔



## ۴۔ دواء ہش:

(بھر بھری ادویہ) یہ وہ دواء ہے جو آسانی سے باریک باریک اجزاء میں تقسیم ہو جائے مثلاً رال صبر زرد۔

## ۵۔ دواء جامد:

یہ وہ دواء ہے جو بالفعل ایک جگہ رہے سیال نہ ہو لیکن اس میں بہنے اور سیال ہونے کی صلاحیت موجود ہو مثلاً موم اور برف۔

## ۶۔ دواء سائل:

(سیال دواء) یہ وہ دواء ہے جس کے اجزاء نیچے جا کر پھیل جائیں مثلاً میعہ سائلہ اور تمام سیال ادویہ۔

## ۷۔ دواء لعابی:

یہ وہ دواء ہے جو اگر پانی میں بگھوئی جائے تو اس کے کچھ اجزاء نکل کر پانی میں پھیل جائیں اور تمام پانی لیسدار ہو جائے مثلاً بہدانہ خطمی، اسپغول وغیرہ۔

## ۸۔ دواء دھنی:

(روغنی دواء) یہ وہ دواء ہے جس کے جوہر میں روغن موجود ہو، مثلاً مغریات جیسے مغز بادام، مغز چلغوزہ، مغز اخروٹ، مغز کدو وغیرہ۔

## ۹۔ دواء ثقیل اور دواء خفیف:

وزن کے لحاظ سے بعض ادویہ وزنی ہوتی ہیں اور بعض ادویہ ہلکی یعنی خفیف ہوتی ہیں۔

## ادویہ کی دیگر طبعی و کیمیائی خصوصیات

رنگ، بو، مزہ وغیرہ کی طرح ادویہ کی بعض دیگر طبعی اور کیمیائی خصوصیات بھی ہیں جو ان کی تاثیرات کے بارے میں قیاس قائم کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ ایک دواء کی بعض خصوصیات ہمیں معلوم ہیں، لیکن اسی دواء کی بعض دیگر خصوصیات کے بارے میں ہمیں کچھ معلومات نہیں ہیں۔ اسی حالت میں دواء کی نامعلوم تاثیرات کو قیاس کے ذریعہ شناخت کرتے ہیں۔ جس طرح رنگ، بو، مزہ وغیرہ معاون ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض معلوم اثرات بھی نامعلوم اثرات کے لئے قیاس قائم کرنے میں مدد کیا کرتے ہیں۔



۱۔ مثلاً ایک دواء کی جلد پر مالش کی گئی تو تھوڑی دیر کے بعد اس کے اثر سے جلد کی عروق کشادہ ہو گئیں اور اس مقام کی حرارت زیادہ اور دوارن خون تیز ہو گیا لیکن اس دواء کے متعلق ہم یہ نہیں جانتے کہ یہ دواء عضو کی لاغری کو دور کرتی ہے یا محلل اور ام ہے۔ اس وقت ہم قیاس سے کام لیتے ہیں ہمارے علم میں پہلے سے ایسی چند ادویہ ہیں جو جلد کی عروق کو کشادہ کرتی ہیں یا درم کو تحلیل کر دیتی ہیں اور لاغر عضو پر مالش کرنے سے اس میں قوت آ جاتی ہے اس لئے ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شاید یہ دوا بھی مسمن بدن اور محلل اور ام ہو۔

۲۔ دوسری مثال یہ ہے کہ کسی دواء کے متعلق ہمیں یہ معلوم ہے کہ وہ زبان اور منہ کی غشاء مخاطی میں قبض پیدا کرتی ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ وہ نکسیر کے خون بند کرتی ہے یا نہیں، ایسی حالت میں دوسری قابض ادویہ پر قیاس کر کیہ کہا جاسکتا ہے کہ چونکہ یہ دواء غشاء مخاطی پر قابض اثر کرتی ہے اس لئے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کے اندر قابض جز موجود ہے اور جب اس کے اندر قابض جز موجود ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا قابض جز عروق کو یکسر کر نکسیر کے خون کو بند کر دے گا۔

۳۔ تیسری مثال یہ ہے کہ ایک دواء کا ہمیں یہ اثر معلوم ہے کہ جب اس کو متعفن گوشت پر ڈالا جاتا ہے تو گوشت کا تعفن رکھ جاتا ہے یا آن گو گندی نالیوں میں ڈالا جاتا ہے تو اس سے نالیوں کا تعفن کم ہو جاتا ہے لیکن اس دواء کا یہ اثر معلوم نہیں کہ بدن کے زخموں پر اس دواء کا کیا اثر ہوگا۔ اس کے معلوم اثرات کو دیکھتے ہوئے ہم یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ چونکہ یہ دواء متعفن گوشت اور گندی نالیوں کی عفونت کو روکھ دیتی بیاس لئے ممکن ہے کہ اس کے استعمال سے بدن کے گندے زکموں کی عفونت بھی دور ہو جائے۔ ان تمام صورتوں میں اپنے قیاس کی تائید کے لئے ہمیں تجربہ کرنا پڑتا ہے صرف قیاس کے ذریعہ یقین کا مرتبہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

### قیاس کا ضعف:

قیاس کی تمام اقسام جب تک وہ قیاس کے درجہ میں ہیں اور تجربہ سے ان کی تصدیق نہیں کر لی گئی ہے محض ایک کمزور قسم کا قیاس ہے ان کا یقین صرف تجربہ سے حاصل ہوتا ہے۔

ادویہ کی وہ صفات جو قیاس کے سلسلہ میں معاون ثابت ہوتی ہیں وہ کسی دواء میں جتنی زیادہ جمع ہوں گی قیاس اتنا ہی زیادہ قوی ہوگا۔ صرف رنگ، بو، مزہ، سے قیاس قائم کرنا بہت کمزور قیاس ہے۔ اس سلسلہ میں علامہ قریش اور علامہ نفیس نے لکھا ہے کہ سب سے زیادہ کمزور قیاس وہ ہے جو دواء کے رنگ سے قائم کیا جائے کیونکہ ہر رنگ میں مختلف اور مختلف اثرات رکھنے والی ادویہ پائی جاتی ہیں مثلاً چونا، فلفل سفید، خربق سفید، سم الفار سفید، یہ سب ادویہ سفید



ہونے کے باوجود ہار ہیں۔ اس کے برخلاف کافور، صندل سفید، سفیدہ کاشغری یہ سب ادویہ سفید ہونے کے باوجود بارہ ہیں۔ صندل کی دونوں قسمیں بارہ ہیں لیکن ایک قسم کا رنگ سفید ہے اور دوسری قسم کا رنگ شرک ہے۔ اس طرح فلفل کی دونوں قسمیں حار ہیں مگر ایک کا رنگ سیاہ ہے اور دوسری قسم کا رنگ سفید ہے۔

فلفل سفید اور فلفل سیاہ دونوں الگ الگ قسمیں نہیں بلکہ ایک پختہ حالات ہے اور دوسری خام حالت ہے۔

### قیاس کے مدارج:

اندازہ کے مطابق قیاس کے درجہ اس طرح قائم کئے گئے ہیں کہ کسی چیز کا صرف رنگ دیکھا کر قیاس قائم کرنا سب سے کمزور قیاس ہے۔ اس کے بعد بو کے ذریعہ قیاس قائم کرنا کچھ قوی قیاس ہے اور مزہ کے ذریعہ قیاس قائم کرنا اور بھی زیادہ قوی قیاس ہے اس ترتیب میں قوام کا ذکر نہیں کیا جاتا ہے کیونکہ تنہا قوام سے کوئی قیاس قائم نہیں کیا جاسکتا۔ قوام تو صرف دوسری صفات کے ساتھ قیاس میں مددگار ہوتا ہے ورنہ ہر قسم کی تاثیرات میں ہر قوام کی ادویہ موجود ہیں۔ قوت کے لحاظ سے قیاس کے درجات ہیں۔ تجربہ کی کسوٹی میں جو قیاس پورا اترتا ہے وہ قوی تصور کیا جاتا ہے۔ اور جو جزوی طور پر صحیح ثابت ہوتا ہے وہ ضعیف قیاس تصور کیا جاتا ہے۔

### قیاس میں مغالطہ:

مزاج ثانی کے مرکبات اور مرکب القوی ادویہ میں بعض اوقات رنگ، بو، اور مزہ کی وجہ قیاس میں اس طرح مغالطہ بھی ہو جاتا ہے کہ اس مرکب کے کسی ایک جز کا مزہ اور رنگ اور بو بہت تیز اور غالب ہوتی ہے اور ترکیب کے بعد جب مزاج ثانی پیدا ہوتا ہے تو اس وقت بھی اس جز کی وہ تیز کیفیت دور نہیں ہوتی لیکن اس جز کی دوسری تاثیر حرارت یا برودت اور اس کی رنگ و بو کے لحاظ سے اس قدر کمزور اور مغلوب ہوتی ہے کہ اس کی رنگت اور بو کو دیکھتے ہوئے اس دوسری کیفیت کے وجود کا خیال ہی نہیں ہوتا۔ مثلاً پانچ سو گرام (500gm) دودھ میں دس گرام فرنیون سائل کر دی جائے تو اس مرکب کا مزاج فرنیون کی تاثیر کے غلبہ کی وجہ سے انتہائی گرم ہو جائے گا لیکن دودھ کی سفیدی کی وجہ سے اس کا رنگ سفید ہی رہے گا اور یہ سفیدی دونوں اجزاء کے مجموعہ کی نہ ہوگی بلکہ محض ایک جز دودھ کی ہوگی جو اگرچہ قوت کے لحاظ سے ضعیف ہے مگر مقدار کے لحاظ سے غالب ہے اور اپنے رنگ میں دوسرے کو چھپائے ہوئے ہے۔

اسی طرح سم الفار، بیش، اذارتی، افیون جیسی تیز اثر کرنے والی ادویہ جو قلیل مقدار میں زیادہ اثر کرتی ہیں جب ایسی ادویہ میں شامل کر دی جائیں جن کے مزہ، رنگ، بو ان سے مختلف ہوں اور یہ سب دوائیں ان میں چھپ جائیں تو ظاہر ہے کہ رنگ، بو اور مزہ کی بنیاد پر قیاس میں خطرناک غلطیاں ہو سکتی ہیں۔



مختصر یہ کہ رنگ، بو، مزہ اور استحالہ کے ذریعے ادویہ کے مزاج اور تاثیرات کی شناخت ہمیشہ صحیح نہیں ہوا کرتی ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ قیاس اور اندازہ اکثر صحیح بھی ہوتا ہے۔

لیکن مزاج اولیٰ والے مرکبات میں جن میں مخالف اثرات کے اجزاء نہیں ہوتے مزہ، رنگ اور بو سے اس قسم کا مغالطہ ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ اس قسم کے مرکبات اپنے ذاتی مزاج کی وجہ سے جس کیفیت اور جس تاثیر کے حامل ہوتے ہیں وہ ان کو بغیر کسی رکاوٹ کے حاصل ہو جاتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ مزاج اولیٰ کے مرکبات کیلئے ہوں اور ان کا مزاج حار ہو یا یہ کہ وہ حریف ہوں اور ان کا مزاج بارد ہو۔ اس کے برعکس مزاج ثانی کے مرکبات میں ان کیفیات کے لحاظ سے مغالطہ پیدا ہو سکتا ہے۔ (علامہ نفیس)۔

## تاثیرات ادویہ بلحاظ اعضاء

جسم انسان اعضاء نفسانیہ، اعضاء حیوانیہ اور اعضاء طبعیہ پر مشتمل ہے لہذا ذیل میں ان اعضاء پر ادویہ کی تاثیرات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ تاکہ ان اعضاء کے امراض کا اصول علاج سمجھے میں سہولت ہو سکے۔

## ادویہ کی تاثیر اعضاء نفسانیہ پر

### ادویہ کی تاثیر اعصاب پر:

اعصاب پر ادویہ کا اثر دو طریقہ سے ہوتا ہے۔ یا تو یہ ادویہ اعصاب میں تحریک و ہيجان پیدا کرتی ہیں یا اعصاب میں تسکین بخشتی ہیں۔ پھر تحریک دینے یا تسکین دینے کا یہ عمل کبھی اعصاب حسی میں ہوتا ہے اور کبھی اعصاب حرکی میں ہوتا ہے۔ اس طرح یہ اثر کبھی خود اعصاب اور ان کے تنوں میں ہوتا ہے اور کبھی ان کے آخری سروں پر ہوتا ہے۔

چنانچہ جو ادویہ مقامی طور پر استعمال کرنے سے درد کو ساکن کر دیتی ہیں مثلاً بیش، افیون، لفاح وغیرہ یہ ادویہ اعصاب حسی کے آخری سروں پر تخدیر پیدا کرتی ہیں۔ بعض اوقات آخری سروں پر اثر کے ساتھ کچھ اثر عصبی مرکز تک بھی پہنچتا ہے۔ ایسی ادویہ درد کی موجودگی میں استعمال کرنے اور کسی مقام پر لگانے سے اس جگہ کو سب یا بے حس کر دیا کرتی ہیں ان کا عمل بھی اعصاب کے آخری سروں پر ہوتا ہے ایسی ادویہ مقامی مخدر کہلاتی ہیں۔

جن ادویہ سے حسی اعصاب کے آخری سروں میں تحریک و ہيجان پیدا ہوتا ہے وہ ادویہ ادویہ لا ذغ کہلاتی ہیں۔ ان ادویہ کے اثر سے مقامی طور پر عروق کشادہ ہو جاتی ہیں اور غشاء مخاطی سرخ ہو جاتی ہے۔ اس مقام پر سوزش اور درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً ضاد خردل۔



بعض ادویہ اعصاب حرکی کے آخری سروں پر اثر کر کے ان کے عمل کو سنت کر دیتی ہیں، مثلاً شوکران، لفاح و بیروج الصم، بزرالنج (اجوائن خراسانی) اور جوز مائل (دھنورہ) ان ادویہ کے اثر سے متعلقہ عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں جس کو استرخاء کہتے ہیں۔

بعض ادویہ اعصاب حرکی کے آخری سروں میں تحریک پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً اذراتی (کچلہ) بیش وغیرہ۔ ان ادویہ کے اثر سے عضلات کا ڈھیلا پن دور ہو جاتا ہے اور ان کی انقباضی قوت دور ہو جاتی ہے۔

بعض ادویہ دماغی افعال کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ قلب میں سرور اور فرحت بھی پیدا کرتی ہیں ایسی ادویہ مفرح کہلاتی ہیں جیسا کہ قنب (بھنگ) اور شراب سے بذیان اور تفریح دونوں اثرات رونما ہوتے ہیں۔ جو ادویہ دماغی افعال کو سست کرتی ہیں وہ کئی طرح کی ہوتی ہیں۔

بعض ادویہ براہ راست مقدم دماغ پر اثر کر کے نیند لاتی ہیں ایسی ادویہ منومات کہلاتی ہیں مثلاً بزرالنج (اجوائن خراسانی) قنب (بھنگ) اور جوز مائل (دھنورہ) وغیرہ۔

بعض ادویہ دماغ کے حسی مراکز کو جزوی یا کلی طور پر سن کر کے درد کے احساس کو کم یا دور کر دیتی ہیں۔ ایسی ادویہ کے استعمال سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ چاہے بدن کے کسی بھی حصہ میں درد ہو وہ ساکن ہو جاتا ہے ایسی ادویہ کو مسکنات عمومی کہتے ہیں مثلاً ایون کا اندرونی استعمال۔

بعض ادویہ دماغ کے عصبی مراکز کو اس قدر بے حس کر دیتی ہیں کہ مکمل طور پر بے ہوشی پیدا ہو جاتی ہے ایسی ادویہ مخدرات عمومی کہلاتی ہیں مثلاً جوز مائل اور بیروج الصم وغیرہ۔

بعض ادویہ دماغ کے قوائے محرکہ کو ضعیف کر دیتی ہیں ایسی ادویہ امراض تشنجی مثلاً صرع، اختناق الرحم میں قوت محرکہ کو ضعیف کرنے اور تشنج کو دور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں ایسی ادویہ دافعات تشنج کہلاتی ہیں۔ مثلاً حلقیت کا فور، اسرول، اس کے برعکس بعض ادویہ دماغ کے اعصاب محرکہ کو تحریک دے کر تشنج پیدا کرتی ہیں ایسی ادویہ مشجبات کہلاتی ہیں۔

## ادویہ کی تاثیر مرکز تنفس پر:

مرکز تنفس پر اثر کرنے والی ادویہ دو قسم کی ہوتی ہیں:

۱۔ وہ ادویہ جو مرکز تنفس کو تحریک پہنچا کر حرکات تنفس کو بڑھا دیتی ہیں جس سے اخراج بلغم میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے مثلاً بزرالنج (جوائن خراسانی) جوز مائل (دھنورہ) اور اذراتی (کچلہ) وغیرہ۔



۲۔ وہ ادویہ جن سے حرکات تنفس ضعیف اور سست ہو جاتی ہیں مثلاً افیون، بیش (بچھناک) وغیرہ، اس قسم کی ادویہ اعضاء تنفس کی بڑھتی ہوئی کیفیت لذع میں نفع بخشش ہوتی ہیں اور اعضاء تنفس کو سکون بخشتی ہیں۔

### ادویہ کی تاثیر نخاع پر:

بعض ادویہ کے اثر اسے نخاع میں تحریک ہوتی ہے مثلاً ذراقی (کچلہ) اور شلیم (گندم دیوانہ) جب ان کا عمل تیز ہو جاتا ہے تو بدن کے عضلات میں تشنج پیدا ہوتا ہے۔ بعض ادویہ سے نخاع کے عمل میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے مثلاً افیون، سیما، قنب وغیرہ۔

### ادویہ کی تاثیر حواس خمسہ ظاہرہ پر

#### ادویہ کی تاثیر چشم پر:

بعض ادویہ کے استعمال سے آنکھ کی پتلی سکڑ جاتی ہے مثلاً افیون اور مخدرات عمومی۔  
بعض ادویہ کے استعمال سے آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہے مثلاً جوہر یروج الصنم ان ازویہ سے آنکھ کا عضلہ ہدیہ متاثر ہوتا ہے۔

#### ادویہ کی تاثیر طبقہ ملتحمہ پر:

بعض ادویہ طبقہ ملتحمہ پر قابض اثر کرتی ہیں یعنی اس کی رگوں کو سکڑ دیتی ہیں مثلاً شب یمانی (پھٹکری)، رسوت اور تر پھلہ وغیرہ۔ بعض ادویہ طبقہ ملتحمہ پر مسکن الم اثر کرتی ہیں جس سے درد ساکن ہو جاتا ہے مثلاً افیون، لفاج وغیرہ۔  
بعض ادویہ آنکھ کے گندے مواد کو دفع کر دیتی ہیں مثلاً کافور سرمہ وغیرہ۔  
بعض ادویہ طبقہ ملتحمہ میں خراش پیدا کر دیتی ہیں مثلاً طوطیا اور گھوچی وغیرہ۔

#### ادویہ کی تاثیر غدد ومعیہ پر:

غدد ومعیہ (آنسوؤں کی گلیٹیوں) پر اثر کرنے والی دوسم کی ہوتی ہیں:  
۱۔ بعض ادویہ غدد ومعیہ کے فعل کو تحریک دیتی ہیں جس سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔ یہ وہ ادویہ ہیں جن سے مقامی طور پر خراش پیدا ہوا کرتی ہیں۔  
۲۔ بعض ادویہ غدد ومعیہ کے فعل کو سست کر دیتی ہیں جس سے آنسو کم یا بند ہو جاتے ہیں۔ مثلاً یروج الصنم وغیرہ۔



## ادویہ کی تاثیر قوت باصرہ پر:

بعض ادویہ کے اثر سے بینائی کا میدان وسیع ہو جاتا ہے مثلاً اذراقی کے استعمال سے نیلے رنگ کی چیزوں کے لئے بینائی کا میدان وسیع ہو جاتا ہے۔

۲۔ بعض ادویہ کے استعمال سے چیزوں کے رنگ مختلف ہو جاتے ہیں مثلاً درمنہ ترکی کے جوہر کے استعمال سے اولاً تمام اشیاء بنفسی رنگ کی نظر آتی ہیں۔

۳۔ بعض ادویہ کے استعمال سے بینائی پر کچھ ایسا اثر پڑتا ہے کہ انسان کو ایسے عجیب و غریب منظر دکھائی دینے لگتے ہیں جن کا بیرونی دنیا میں کوئی وجود ہی نہیں ہوتا مثلاً قنب (بھنگ) اور شراب کے زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے ہی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اسی وجہ سے قنب کو فلک سیر بھی کہا جاتا ہے قنب کے استعمال سے آدمی کو دُک اور دوسری چیزوں کو بھی آسمان میں اڑتا ہوا محسوس کرتا ہے۔

## ادویہ کی تاثیر عضلات چشم پر:

بعض ادویہ خاص طور پر عضلات چشم پر اثر انداز ہوتی ہیں مثلاً شوگران کے استعمال سے عضلہ رافعة الجفن اور عضلہ مستقیمہ وشیہ مفلوج ہو جاتے ہیں۔

## ادویہ کی تاثیر اذن (کان) پر:

بعض ادویہ کان کی غشاء طبعی اور غشاء مخاطی پر اثر کرتی ہیں بعض ادویہ کان کے میل پر اور بعض ادویہ عصب سامعہ پر اثر کرتی ہیں۔

کان کی غشاء مخاطی پر اثر کرنے والی ادویہ کبھی مقامی طور پر درد کو ساکن کرنے کے لئے کبھی رگوں کو سیکھنے کے لئے اور کبھی عفونت کو دور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔

تسکین درد کے لئے کافور کو روغن بادام میں حل کر کے بطور قطور استعمال کیا جاتا ہے۔ نیر پوست خشخاش کے نیم گرم جو شانہ سے پچکاری کراتے ہیں۔

سیلان الاذن کی صورت میں رگوں کو سیکھنے کے لئے ادویہ قابضہ پچکاری اور نفوخ کے ذریعہ استعمال کی جاتی ہیں کیونکہ سیلان الاذن میں عفونت ضرور ہوتی ہے اس لئے ان ادویہ کے ساتھ مانع عفونت ادویہ بھی شامل کر دی جاتی ہیں۔



ہیں۔ مثلاً بازوسبز، شب یمانی، اخزروت، بورہ ارمنی، تنکار (سہاگہ)، برگ نیم اور عسلِ خالص وغیرہ۔  
دافع عفونت کے طور پر کافور، تنکار اور بورہ ارمنی کو آب برگ نیم میں یا عسلِ خالص میں شامل کر کے استعمال  
کراتے ہیں۔

یہ پوست الاذن کو دور کرنے کے لئے روغن بادام شیریں یا روغن گل کا قطور کراتے ہیں۔  
جو ادویہ کان کے میل پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ میل پھیل کر آسانی کے ساتھ خارج ہو سکے۔  
اس مقصد کے لئے عام طور پر روغن بادام شیریں یا روغن گل یا آب نیم گرم اور دیگر آب مطبوخ بذریعہ پچکاری استعمال کئے  
جاتے ہیں جو ادویہ قوت سامعہ کے اعصاب پر اثر کرتی ہیں ان میں بعض ادویہ کے اثر سے کان بہنے لگتے ہیں۔  
بعض ادویہ کے اثر سے قوت سامعہ میں کسی قدر تیزی پیدا ہو جاتی ہے، مثلاً مرکبات اذراتی۔  
ادویہ کی تاثیر ناک (الف) پر:

ناک پر اثر انداز ہونے والی ادویہ میں سے بعض ادویہ کے سانگھنے سے ناک کی غشاء مخاطی سے رطوبت کا ترشح  
ہونے لگتا ہے۔ تیز ریش کی وجہ سے چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ ایسی ادویہ معطسات کہلاتی ہیں، مثلاً نک چھکنی، فلفل سیاہ،  
تمباکو فلفل سرخ، زنجبیل، خربق (کنکی) اور برگ شبت وغیرہ۔  
بعض ادویہ ناک کی غشاء مخاطی پر مسکن اثر کرتی ہیں جن کے باعث ناک کی غشاء مخاطی کی لذع و خراش دور  
ہو جاتی ہیں ایسی ادویہ مسکن انف کہلاتی ہیں مثلاً بیش، (بچھناک) وغیرہ۔  
بعض ادویہ ناک کی غشاء مخاطی پر قابض اثر کرتی ہیں جس کے نتیجہ میں غشاء مخاطی سے سیزن العدم اور سیلان  
رطوبت رک جاتا ہے۔ مثلاً دام الاخوین مازو۔ سنگ جراحہ شب یمانی اور برف وغیرہ۔  
بعض ادویہ عصب شامل پر اثر کرتی ہیں۔ ان میں سے بعض ادویہ عصب شامہ کو تحریک پہنچا کر اس کے عمل کو تیز  
کردیتی ہیں۔ مثلاً سرکہ، نوشادر اور چونہ کا مرکب۔  
بعض ادویہ عصب شامہ کے عمل کو ضعیف کردیتی ہیں مثلاً مشک اور حلبیت یہ ادویہ اولاً عصب شامل ہیں ہلکی سی  
تحریک پہناتی ہیں۔ لیکن بعد میں اس کے عمل کو ضعیف اور سست کردیتی ہیں۔



## ادویہ کی تاثیر زبان (لسان) پر:

بعض ادویہ زبان کے اعصاب (عصب لسانی حلقی، عصب لسانی عصب وجہی) کی حسی شاخوں پر اثر کرتی ہیں ان میں سے بعض ادویہ خوشبودار ہوتی ہیں۔ مثلاً انیسون اور الائیچی خورد و کلاں۔ بعض تلخ ہوتی ہیں مثلاً زرد، اذرائی اور نیم وغیرہ۔ بعض لعابی ہوتی ہیں مثلاً اسپغول، صمغ کثیر، صمغ عربی وغیرہ بعض حریف ہوتی ہیں مثلاً فلفل سیاہ، خردل اور کباب چینی وغیرہ بعض شیریں ہوتی ہیں مثلاً عسل خالص اور مویز منقہ وغیرہ۔ بعض ادویہ ترقی ہوتی ہیں مثلاً لیموں اور آلو بخارہ وغیرہ۔

## ادویہ کی تاثیر جلد پر:

بعض ادویہ جلد کے ذریعہ پسینہ کے اخراج کو بڑھادیتی ہیں کیونکہ یہ پسینہ کی گلیٹیوں پر محرک اثر ڈالتی ہیں مثلاً افیون۔ بعض ادویہ جلد کے مسامات کو کشادہ کر کے پسینہ کا اخراج کرتی ہیں، مثلاً آب گرم یا ہوائے گرم وغیرہ۔ مذکورہ بالا تمام قسم کی ادویہ کو معمرقات کہتے ہیں۔

بعض ادویہ پسینہ کے اخراج کو کم کردیتی ہیں۔ ان میں بعض ادویہ پسینہ کی گلیٹیوں پر اثر کر کے ان کی پیدائش کو کم کردیتی ہیں یا بند کردیتی ہیں، مثلاً کشتہ فولاد۔

بعض ادویہ گلیٹیوں کے اعصاب پر اثر کر کے پسینہ کی پیدائش کو کم کردیتی ہیں۔ مثلاً بزرالنج (جوان خراسانی) اور جوز مائل (دھتورہ) وغیرہ۔

بعض ادویہ جلد کے مسامات کو بند کر کے پسینہ کے اخراج کو کم کردیتی ہیں مثلاً آب سرد اور وہائے سرد وغیرہ۔ ایسی ادویہ مانعات عرق کہلاتی ہیں۔

بعض ادویہ پسینہ کی کیفیت کو تبدیلی کردیتی ہیں۔ مثلاً افیون۔ ایسی ادویہ مغیر عرق کہلاتی ہیں۔ بعض ادویہ جلد پر لگانے سے مقامی طور پر جلد کو ملائم اور عروق کو کشادہ اور اس کی ساخت کو ڈھیلا کردیتی ہیں۔ مثلاً روغنات و ضمادات حارہ، آب گرام، ایسی ادویہ مرچی کہلاتی ہیں۔

بعض ادویہ جلد کی خراش کو دور کردیتی ہیں ایسی ادویہ مملسات کہلاتی ہیں مثلاً اسپغول وغیرہ۔ بعض ادویہ جلد پر مختلف قسم کے آبلے اور شور اور داغ پیدا کردیتی ہیں۔ ایسی ادویہ مبثر، منقط کہلاتی ہیں مثلاً الفار، بیروج الصنم اور سازج ہندی (تیز بات) وغیرہ۔

بعض ادویہ جلد کو کھا جاتی ہیں اور زخم ڈال دیتی ہیں ایسی ادویہ اکال اور مقررہ کہلاتی ہیں، مثلاً تیزاب گندھک،



تیزاب نمک، تیزاب شورہ چونہ اور ہڑتال وغیرہ۔

### ادویہ کی تاثیر شعر (بال) پر:

بعض ادویہ کے استعمال سے بال بڑھنے لگتے ہیں۔ مثلاً روغن بیضہ مرح بعض ادویہ کے استعمال سے بال اڑ جاتے ہیں۔ ایسی ادویہ حلاقہ یا محملقات کہلاتی ہیں مثلاً ہڑتال اور چونہ کو ملا کر جب بالوں میں لگایا جاتا ہے تو بالوں کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں اور معمولی رگڑ سے بال گرنے لگتے ہیں۔

### ادویہ کی تاثیر آلات تنفس پر

#### ادویہ کی تاثیر پھیپھڑوں (ریہ) پر:

پھیپھڑوں پر اثر انداز ہونے والی بعض ادویہ کے اثر سے پھیپھڑوں کا فعل اعصاب جس میں تحریک کی وجہ سے تیز ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ ادویہ سونگھائی جائیں۔ مثلاً تمباکو اور تحریک دینے والے نشو وقات اور نخلخہ جات یا وہ ادویہ کھلائی جائیں مثلاً اذراتی اور بزرالنج (اجوائن خراسانی) وغیرہ بعض ادویہ کے اثر سے پھیپھڑوں کا فعل اعصاب جس کے ضعف کی وجہ سے سست ہو جاتا ہے مثلاً افیون اور شوکران وغیرہ۔

#### ادویہ کی تاثیر عروق خشہ پر:

بعض ادویہ عروق خشہ میں بلغم کی پیدائش کو بڑھادیتی ہیں۔ مثلاً کافور، تمباکو، لہسن اور اصل السوس وغیرہ۔ بعض ادویہ عروق خشہ میں بلغم کی پیدائش کی کم کردیتی ہیں، مثلاً بیروج الصنم، افیون جوز مائل (دھتورہ) وغیرہ بعض ادویہ عروق خشہ کے بلغم کی غفونت کو دور کردیتی ہیں۔ مثلاً نغاع (پودینہ)، نانخواہ (اجوائن دیسی) اور جوہر کافور وغیرہ۔

بعض ادویہ عروق خشہ کے تشنج کو دور کردیتی ہیں۔ ان میں سے بعض ادویہ کا اثر کھلانے سے ہوتا ہے، مثلاً تمباکو، شوکران، اور بعض کا اثر سونگھنے سے ہوتا ہے، مثلاً دھتورہ کی دھونی۔

بعض ادویہ عروق خشہ سے بلغم کے اخراج کو آسانی کر دیتی ہیں۔ مثلاً اصل السوسی اڑوسہ، ایریسا، ابریش، ایسی ادویہ مفت بلغم کہلاتی ہیں۔

بعض ادویہ بلغم کی مائیت کو کم کر کے اس کو خشک کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے اس کے نکلنے دشواری پیدا ہو جاتی ہے، مثلاً فولاد، بیروج الصنم اور افیون وغیرہ۔



## ادویہ کی تاثیر اعضاء حیوانیہ پر

### ادویہ کی تاثیر قلب پر (ادویہ قلبیہ):

بعض ادویہ قلب کی قوت انقباض کو بڑھا دیتی ہیں جس کی وجہ سے نبض قوی ہو جاتی ہیں۔ نبض کی رفتار پر اس کا اثر پڑے یا نہ پڑے ایسی ادویہ منفویات قلب کہلاتی ہیں۔ مثلاً چائے، قہوہ عنصل دشتی وغیرہ۔

بعض ادویہ کے اثر سے قلب کی قوت انقباض بڑھنے کے باوجود قلب کی حرکات سست ہو جاتی ہیں ایسی حالت میں نبض قوی و بطی ہو جاتی ہیں۔ کافور کے استعمال سے قوت انقباض بڑھنے کے ساتھ نبض قوی ہو جاتی ہے لیکن نبض اور قلب کی رفتار پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ شراب، اذرائی، سم الفار اور مشک کے استعمال سے قلب کی قوت انقباض بڑھنے اور نبض کے قوی ہونے کے ساتھ قلب و نبض کی رفتار بھی تیز ہو جاتی ہے۔ ایسی ادویہ محرکات قلب کہلاتی ہیں۔ بیش، شلیم، خربق کے استعمال سے قلب کی رفتار سست اور قوت انقباض کم ہو جاتی ہے ایسی ادویہ مضعفات قلب کہلاتی ہیں۔

بعض ادویہ قلب و روح پر اثر کر کے فرحت بخشی ہیں ان میں سے بعض ادویہ روح میں نشوونما دے کر فرحت بخشی ہیں۔ مثلاً شنہ، صندل، ہشک اور زعفران وغیرہ۔

بعض ادویہ صفائی و نورانیت اور چمک پیدا کر کے فرحت بخشی ہیں، مثلاً مروارید اور آبریشم وغیرہ۔  
بعض ادویہ روح کے تحلیل کو روک کر روح کو ایک جگہ کر کے فرحت بخشی ہیں، مثلاً ہلیلہ کابلی، کبریا شمع، بدہ احمر اور یشب وغیرہ۔

## ادویہ کی تاثیر اعضاء بول پر

### ادویہ کی تاثیر گردوں پر:

کلیتین (گردوں) پر اثر انداز ہونے والی بعض ادویہ پیشاب کی پیدائش کو بڑھا دیتی ہیں ایسی ادویہ مدرات بول کہلاتی ہیں مثلاً شورہ قلمی، چائے، تخم ترپڑہ، اور خارخسک وغیرہ۔۔۔۔۔ ان کی تاثیر کی دو صورتیں ہیں۔  
بعض ادویہ گردوں میں امتلا دموی پیدا کر کے وہاں کے دوران خان کو بڑھا دیتی ہیں چاہے یہ براہ راست گردوں پر عمل کریں مثلاً ذرا ریح (تیلنی کمی)، اور چاہے عام بدن کے عروق و قلب میں اثر کر کے انداز ہوں شراب۔



بعض ادویہ گردوں کی پیشاب بنانے والی ساختوں کو تحریک دے کر پیشاب کا ادرار کرتی ہیں مثلاً شورہ قلمی، جواکھار، کباب چینی اور چائے۔ جس کے نتیجے میں گردوں پر اثر پرتا ہے۔  
 بعض ادویہ پیشاب کے ترشح کو کم کر دیتی ہیں مثلاً کندر۔  
 بعض ادویہ پیشاب کے اجزاء میں تبدیلی پیدا کر کے پیشاب کو ترش بنا دیتی ہیں مثلاً لوبان۔  
 بعض ادویہ پیشاب کو کھاری بنا دیتی ہیں مثلاً جواکھار، شورہ قلمی اور دیگر بورتی ادویہ۔  
 بعض ادویہ اعضاء بول میں مسکن اثر کرتی ہیں ایسی ادویہ اعضاء بول کے میجان خراسانی، بیرونج الصنم اور جوز مائل (دھتورہ) وغیرہ۔

## ادویہ کی تاثیر اعضاء تناسل پر

ادویہ کی تاثیر مردانہ اعضاء تناسل پر: بعض ادویہ مردانہ اعضاء تناسل پر اثر کر کے خواہش جماع کو بڑھا دیتی ہیں ایسی ادویہ مقویات یا کہلاتی ہیں۔ ان میں بعض ادویہ اعضاء تناسل کے اعصاب اور مرکزیا (نجاع) کو طاقت دیکر خواہش جماع کو بڑھاتی ہے مثلاً ادرائی۔  
 بعض ادویہ تناسل کے اعصاب کع ضعیف کر کے ضعف باہ کا سبب بنتی ہیں ایسی ادویہ ضعافت باہ کہلاتی ہے۔ مثلاً شوکران، بزرالچ (اجوائن خراسانی)، جوز مائل (دھتورہ) اور افیون وغیرہ۔  
 بعض ادویہ اعضاء (تناسل یا مرکز باہ) (نجاع) میں خون کی آمد کو کم کر کے ضعف باہ کا سبب بنتی ہے مثلاً شلیم وغیرہ۔  
 بعض ادویہ اسباب لذع و ہیجان کو دفع کر کے تحریک باہ کو کم کر دیتی ہیں مثلاً ادویہ بورتیہ۔

## ادویہ کی تاثیر زنانہ اعضاء تناسل پر

ادویہ کی تاثیر رحم پر:

رحم اثر انداز ہونے والی بعض ادویہ رحم کے عضلی طبقہ کو سیکڑ کع جنین و مشیمہ کو خارج کر دیتی ہے۔ ایسی ادویہ مسقطات جنین و مشیمہ کہلاتی ہیں۔ مثلاً برگ سداب اور شلیم وغیرہ۔  
 بعض ادویہ بدن میں تولید دم بڑھا کر یا اصلاح الام کر کے حیض کو جاری کر دیتی ہیں مثلاً اذراتی اور آب گرم سے آبزنا کرنا۔

آبزنا کرنا۔



بعض ادویہ رحم کی قوت انقباض کو کم کر دیتی ہیں مثلاً قنبا اورافیون وغیرہ ایسی ادویہ مضعفا تارحم کہلاتی ہے۔

### ادویہ کی تاثیر ثدین پر:

ثدین (پستانوی) پر اثر انداز ہونے والی ادویہ پستانوی میں دودھ (لبن) کی پیدائش کو بڑھا دیتی ہیں ایسی ادویہ مولدات لبن کہلاتی ہے۔ مثلاً تخم پیاز، بوزیدان، تخم شلجم، انیسون (بادیان رومی) اور تخم انیسون (بادیان رومی) اور تخم شبت وغیرہ۔

دعض ادویہ دودھ کی پیدائش کو کم کر دیتی ہے ایسی ادویہ مقلات لبن کہلاتی ہیں یا دودھ کی پیدائش کو بالکل بند کر دیتی ہیں۔ مثلاً یبروج الصنم۔



## محکات استحاله

### (استحالات کو تیز کرنے والی ادویہ)

بدنی استحالات کو تیز کرنے والی ادویہ کو ادویہ حارہ یا ادویہ مستحہ کہتے ہیں۔ کیوں کہ ان کے عمل سے بدن میں یا بدن کے کسی حصے میں حرارت بڑھ جایا کرتی ہے: اسی ادویہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مقامی محرکات استحاله

(۲) عمومی محرکات استحاله

### (۱) مقامی محرکات استحاله:

ایسی ادویہ سے مقامی طور پر جذب غذا، ہضم و استحاله اور فضلات کے خارج ہونے کا عمل تیز ہوتا ہے۔ کیونکہ ان سے مقامی طور پر عروق کشادہ ہو جاتی ہے۔ دورانہ خون بڑھ جاتا ہے۔

### (۲) عمومی محرکات استحاله

وہ ادویہ ہیں جو تمام بدن میں تغیرات اور استحالات کو زیادہ تیز کر دیتی ہیں ایسی ادویہ کو مستحانات و امہ کہتے ہیں۔

### مضعفات استحاله:

جو ادویہ بدنی استحالات کو سست کرتی ہے ان جو مضعفات استحاله یا ادویہ یا مہدرات کہتے ہیں اس ادویہ کے استعمال سے مقامی یا عمومی طور پر حرارت کی پیدائش کم ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ مقامی مضعفات استحاله

۲۔ عمومی مضعفات استحاله



## ادویہ کی تاثیر مواد مرض پر

اکثر امراض کے مخصوص مواد بہ لحاظ نوعیت ایک دوسرے سے جدا گانہ ہوتے ہیں یعنی ان کے اجزاء کمرہبی مزاجی، کیفیت اور خواص ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے ان پر یہ اثر کرنیوالی ادویہ بھی جدا گانہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح ستم الفارحمی جامیہ کے لئے مفید ہے لیکن ضروری نہیں رموتی جہرہ میں بھی مفید ثابت ہو اسی طرح سورنجان و جمع المفاصل کے لئے مفید ہے۔

مواد مرض بدن کے لئے سم کی طرح کام انجام دیتا ہے اور ان مواد مرض پر اثر انداز ہونے والی ادویہ تریاق کی مانند اپنا فعل انجام دیتی ہیں۔ جس طرح سموم و تریاق کی نوعیت عمل کے بارے میں کچھ علم نہیں اسی طرح ان ادویہ کے بارے میں بھی یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ اپنے اثرات کی خصوصیات کی وجہ سے مواد مرض کو تباہ کر دیتی ہے۔

## ادویہ کی حیوانات صغیرہ (طفیلی کیڑوں) پر

طفیلی کیڑوں سے وہ کیڑے مکوڑے مراد ہیں جو انسانی جلد میں رہتے ہیں اور ان سے ہی اپنی غذا حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً جوں اور لکھیں۔ یہ گندھگ (کبریت) اور پارہ (سیماب) سے تیار شدہ مرہم کے استعمال سے ہلاک ہاجوتی ہیں۔

### معانت عفونت:

عفونت اور تخمیر چانکہ دونوں ایسے استحالات ہیں جو ہر عضو میں ہو سکتے ہیں۔ اس لئے مانعات عفونت کا بیان کسی ایک عضو کے ساتھ نہ کر کے عمومی کیا جاتا ہے۔ عفونت اور تخمیر کے استحالات و تغیرات کی نوعیت عمل ایک ہے جس طرح بیرونی مواد میں عفونت اور تخمیر کا عمل ہوتا ہے۔ اسی طرح جلدنی رطوبات اور اخلاط میں بھی تغیرات ہوا کرتے ہیں۔ یہ عفونت کبھی محدود کبھی مقامی ہوا کرتی ہے مثلاً قرح کی صورت میں خون کا متعفن ہاجانا جس کے نتیجے میں تپ محرکہ پیدا ہو جاتا ہے۔



## ادویہ کی تاثیر حرارت غریزی پر

اطباء قدیم مثلاً جالینوس اور زکریا رازی کا قول ہے کہ بدن انسانی کے اندر عناصر کے آپس میں ملنے سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے جب تک وہ متعادل رہتی ہے اس کو حرارت غریزی کہتے ہیں۔ اور جب وہ اعتدال سے تجاوز کر جاتی ہے اور افراط کی صورت اختیار کرتی ہیں تو اس وقت اس کو حرارت غریبی کہتے ہیں۔

## ادویہ کی تاثیر حواس خمسہ ظاہرہ پر

ادویہ کی تاثیر چشم پر:

بعض ادویہ کے استعمال سے آنکھ کی پتلی سکڑ جاتی ہے مثلاً ایون اور مخدرات عمومی۔  
بعض ادویہ کے استعمال سے آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہے مثلاً جوہر بیروج الصنم ان ازویہ سے آنکھ کا عضلہ ہدیہ

متاثر ہوتا ہے۔



## تحفظِ ادویہ (ادویہ کی حفاظت)

- ادویہ کی حفاظت انتہائی اہم اور ضروری کام ہے۔ اس سلسلہ میں چند باتیں اصولی طور پر مد نظر رکھنی چاہیں:
- ۱۔ ادویہ ہوائیہ یا بخاری جن کے اندر بور کھنے والے اجزاء موجود ہوتے ہیں ان میں سے وہ بو اڑنے کا خدشہ رہتا ہے، مثلاً کافور، ست اجوائن، ست پودینہ جیسی خوشبودار ادویہ کو ہوا کے اثر سے محفوظ رکھنا چاہئے۔
  - ۲۔ گل سرخ، سنبل الطیب، زعفران، نعناع (پودینہ) مشک، عنبر، دارچینی، قرفل، بسباسہ (جاوڑی)، جوزبوا (جا پھل)، جیسی خوشبودار ادویہ کو ہوا سے بچا کر منہ بند ڈبوں میں محفوظ کرنا چاہئے۔
  - ۳۔ عرقیات، معاجین، جوارشات، خمیرہ جات، مربی جات، گل قند، مفرحات، شربت جات، لبوبات، دیاقوزہ، برشعشا، جیسی نیم منجمد اور سیال ادویہ کو شیشے کے مرتبان میں محفوظ کرنا چاہئے یعنی ان کو دھات کے برتن میں نہیں رکھنا چاہئے۔
  - ۴۔ ایک دو کو دوسری دوا کے ساتھ ایک ہی ڈبے میں ہرگز نہیں رکھنا چاہئے چاہے وہ خشک ہوں اور خواہ ان کی پڑیاں الگ الگ ہوں۔
  - ۵۔ دھات کے قلعی دار برتنوں میں بعض سادہ اور بے مزہ عرقیات تھوڑی مدت تک محفوظ کیئے جاسکتے ہیں۔ زیادہ عرصہ تک ان کو قلعی دار برتنوں میں نہیں رکھنا چاہئے۔
  - ۶۔ چونکہ رطوبت، ادویہ کو بگاڑنے میں زیادہ معاون ثابت ہوتی ہے اس لیے دواؤں کو نمی سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ مثلاً نمک طعام، نمک لاہوری، نمک سیاہ، نوشادر اور دیگر نمکیات کو شیشے کے مرتبان میں محفوظ رکھنا چاہئے۔
  - ۷۔ دھوپ کی حرارت اور ہوا سے اکثر ادویہ کی قوت کم ہو جاتی ہے اس لیے دواؤں کو دھوپ کی حرارت اور ہوا سے محفوظ رکھنا چاہئے۔
  - ۸۔ کپڑے اور ٹاٹ کے تھیلوں میں ادویہ رکھنے سے ان کی قوتیں کم ہو جاتی ہیں خاص طور سے بوداردوائیں جن کے اجزاء کپڑے اور ٹاٹ کے مسامات کے ذریعہ اڑتے رہتے ہیں اور ان میں ہوا کی نمی اور رطوبت سرایت کرتی رہتی ہے۔ اس لیے ادویہ کپڑے اور ٹاٹ کے تھیلوں میں نہیں رکھنی چاہئیں۔
  - ۹۔ خمیرہ جات، معاجین، اطر یفلا، مربی جات اور ایسی ہی جلدیادیر سے سڑ جانے والی ادویہ کو جہاں تک ممکن ہو



موسم گرم اور موسم برسات میں سرد مقامات پر رکھنا چاہئے۔

۱۰۔ جوب، اقراص، بنادوق اور سفوف جیسی خشک اور جامد ادویہ کچھ عرصہ تک دھات کے قلعی دار برتن میں رکھنی

چاہئیں۔

۱۱۔ غسل خالص (شہد) یا شیرہ کے اندر بہت سی چیزیں سڑنے اور گلنے سے محفوظ رہتی ہیں۔ اگر شہد یا شیرہ کا قوام

رقیق ہو تو اس کو گرم کر کے درست کر لینا چاہئے۔ خام اور تازہ پھل اور دیگر سڑنے والی مرطوب اشیاء مثلاً مغز حیوانات،

جانوروں کے مرارے اگر شہد میں ڈال کر رکھے جائیں تو بہت عرصہ تک وہ تعفن و فساد سے محفوظ رہتے ہیں۔

۱۲۔ نمکین ادویہ مثلاً حب کبد نوشادری، سفوف الاملاح، حب پکلو نہ، پچنول جن میں نمکین اور تراش اجزاء زیادہ

ہوتے ہیں، ایسی ادویہ کو دھات کے برتن میں ہرگز نہیں رکھنا چاہئے۔ بلکہ ان کو صاف اور خشک کالج کی شیشی میں رکھ کر

شیشی کا منہ اچھی طرح بند کر دینا چاہئے۔



## اعمارِ ادویہ

### (ادویہ کی مدتِ حیات)

ادویہ کی عمر یا مدتِ حیات سے مراد یہ ہے کہ وہ کتنی مدت تک اپنے مزاج (ہیبت ترکیبی) اور اپنی صورتِ نوعیہ پر قائم رہتی ہیں کیونکہ ادویہ کے اثرات اور خواص اسی وقت تک پوری طرح پائے جاتے ہیں جب ادویہ کے ترکیبی اجزاء اپنے مخصوص مزاج پر قائم رہتے ہیں۔

مزاج کے ضعف اور استحکام کے لحاظ سے ادویہ کی دو قسمیں ہیں:

#### ۱۔ مزاج ضعیف:

وہ دوائیں جو آسانی کے ساتھ اپنے ماحول مثلاً آب و ہوا اور روشنی وغیرہ سے متاثر ہو کر اپنی ترکیب و خواص کو تبدیل کر دیتی ہیں ضعیف المزاج ادویہ کہلاتی ہیں۔

#### ۲۔ مزاج مستحکم:

وہ دوائیں جو دشواری سے اسباب و ماحول سے متاثر ہوتی ہیں مستحکم مزاج ادویہ کہلاتی ہیں۔

اس لحاظ سے ادویہ کی مدتِ حیات کم و بیش ہوا کرتی ہیں۔ ادویہ کی مدتِ حیات کے بارے میں کوئی یقینی بات کہنا مشکل ہے۔ اصل میں دوا کی عمر یا مدتِ حیات کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ دوا کس ماحال میں رکھی گئی ہے۔ یعنی بہت ممکن ہے کہ ایک دوا کی عمر کم ہے اور تھوڑی مدت میں ماحول کے اثر سے اس کی ترکیب بگڑنے کا امکان ہو لیکن اگر اس دوا کو احتیاط کے ساتھ ان چیزوں سے بچا کر محفوظ رکھا جائے جو ان میں فساد پیدا کرتی ہیں تو ممکن ہے کہ وہ چیز زیادہ عرصہ تک اپنی ترکیب خاص پر قائم رہے۔ مثلاً کافور جیسی بودا دوائیں جن کے اجزاء ہمیشہ اڑا کرتے ہیں اگر ان کو کھلی نضا میں چھوڑ دیا جائے تو ان کی عمر کم ہو جائے گی لیکن اگر ان کو شیشی میں بند کر کے سرد مقام پر رکھا جائے تو ان کی مدتِ حیات کافی عرصہ تک قائم رہ سکتی ہے۔

اجزاء لحمیہ اور وہ دوائیں جو گوشت کی طرح حیوانی ہوں وہ بہت جلد ماحول کے اثر سے فاسد ہو جاتی ہیں۔ اگر ان کو عفونت پیدا کرنے والے اسباب سے بچا کر رکھا جائے تو ہو سکتا ہے کہ ایسی ادویہ زیادہ عرصہ تک اپنی اصلی صورت اور طبعی خواص پر قائم رہ سکتی ہیں۔ مثلاً ایسی ادویہ کو برف کے اندر دبا کر رکھنا یا ان میں نمک لگا کر خشک کرنا یا عملِ خالص کے



قوام میں ڈال دینا اور ان کو ہوا کے اثر سے محفوظ رکھنا یہ ایسی تدابیر ہیں جو عفونت کو کم یا بالکل روک دیتی ہیں۔  
گل سرخ کی تروتازہ پنکھڑیاں معمولی فضا سے متاثر ہو کر چند گھنٹوں میں مرجھا جاتی ہیں اور ان کا گلابی رنگ اور  
خمبہ بہت جلد تبدیل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اس ماحول کو تبدیل کر دیا جائے تو ان کی تروتازگی اور ان کی مخصوص خوشبو عرصہ  
دراز تک قائم رہ سکتی ہے۔

معدنی، حیوانی اور نباتی ادویہ کی عمر اور مدت حیات معلوم کرنے کا اصول یہ ہے کہ جب تک ان ادویہ کی ظاہری  
صفات رنگ، بو، مزہ، شکل و صورت، وزن، صفائی اور جلا وغیرہ قائم ہیں اس وقت تک سمجھنا چاہئے کہ ابھی وہ دوا زندہ ہے  
اور اس کی عمر باقی ہے، اس کی ترکیبی ہیئت باقی ہے اور اس سے مطلوبہ تاثیر ظاہر ہو سکتی ہے۔ یہ قانون کبھی ہر قسم کی ادویہ پر  
نافذ ہے خواہ وہ معدنی ہوں یا حیوانی یا نباتاتی۔ اور اسی قانون کے تحت ادویہ کے مذکورہ ظاہری خواص میں جس قدر کمی واقع  
ہوتی چلی جائے گی اسی قدر اس کی تاثیر بھی کم ہوتی چلی جائے گی۔ مثلاً عنبر، مشک اور زعفران جیسی خوشبودار ادویہ میں ان کی  
مخصوص بو میں تیزی کے ساتھ جب تک قائم ہیں، اس وقت تک سمجھنا چاہئے کہ ان کے افعال و تاثیرات میں کوئی کمی نہیں  
آئی ہے اور جب ان کی بونستہ ضعیف ہوگی اسی تناسب سے ان کے قوی کمزور ہو چکے ہیں۔

## ماخذ کے لحاظ سے ادویہ کی عمریں

ماخذ کے لحاظ سے ادویہ کی تین قسمیں ہیں، معدنی، حیوانی اور نباتاتی۔ اور عمریں بھی ان تینوں قسموں کی مختلف  
ہیں۔

### ۱۔ ادویہ معدنیہ:

ادویہ معدنی میں حجریات مثلاً ہیرا (الماس)، یاقوت، زمرد، لعل، سنگ مرمر، سنگ موسیٰ اور مروارید وغیرہ۔ معمولی  
فضا سے بہت کم متاثر ہوتے ہیں اسی وجہ سے ان کی عمریں بھی دراز ہوتی ہیں۔

فلزات یعنی دھاتوں کی عمریں کم و بیش ہوا کرتی ہیں۔ بعض دھاتیں فضاء اور رطوبت سے کم متاثر ہوتی ہیں مثلاً  
طلاء (سونا)، چاندی، تانبہ، اُسر ب اور جست وغیرہ اور بعض زیادہ متاثر ہوتی ہیں مثلاً لوہا، زنگار وغیرہ۔  
زنگار کی قوت ایک سال کے بعد کم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ باطل ہو جاتی ہے۔

سفیدہ کی قوت چھ سال تک، ہر دار سنگ اور طوطیا کی عمر کئی سال تک باقی رہتی ہے۔  
فادز ہر معدنی (زہر مہرہ خطائی) جو خوش رنگ، چمکا اور خوشبودار ہو اس کی عمریں عرصہ دراز تک قائم رہتی ہیں۔



مروارید کی عمر ان ادویہ کے مقابلہ میں کم ہوتی ہے لیکن جب تک آب و ہوا تاب اور صفائی باقی ہے اس وقت تک وہ بہتر ہے۔

اسی طرح مرجان اور سیپ کی عمر مروارید کے مانند ہوتی ہے۔  
گل (طین) مثلاً گل مختوم، گل ملتانی، گل ارمنی، گل، سرخ (گیرو) جیسی خوشبودار اطیان کی عمر مروارید سے کم ہوتی ہے۔

حجریات اور اطیان کو پس کر اگر زیادہ عرصہ تک رکھا جائے تو آہستہ آہستہ ان کی عمریں کم ہو جاتی ہیں بلکہ وہ دوائیں باطل ہو جاتی ہیں۔

## ۲۔ ادویہ نباتیہ:

صاحب مخزن الادویہ فرماتے ہیں کہ ادویہ نباتیہ کی مندرجہ ذیل گیارہ اقسام ہیں۔

- (۱) صموغ (گوند)، (۲) اعصارات (۳) ازہار و فقاع (بند کلیاں اور پھول) (۴) اوہان (روغن)
- (۵) البادیتوعات (نباتات کے دودھ) (۶) اوراق (برگ) (۷) اثمار (پھل) (۸) بزور (تخم) (۹) اغصان (شاخیں) (۱۰) اصول ولجی (جڑیں اور درختوں کی داڑھیاں) (۱۱) قشور (پوست، چھال)۔

### ۱۔ صموغ:

صمغ عربی، صمغ کیترا، صمغ پلاس، اُشق، جاؤ شیر، دم الاخوین، لُک، سبکینج اور کھربار شمعی وغیرہ کی قوتیں تقریباً تین سال تک قائم رہتی ہیں۔

### ۲۔ اعصارات:

اقاقیا، صبر زرد، رسوت اور کتھ وغیرہ کی قوتیں صموغ سے کم ہوتی ہیں۔

### ۳۔ ازہار و فقاع (بند کلیاں اور پھول):

گل سرخ، گل نیلوفر، گل گاؤ زبان، گل خطمی، گل دھاوا، گل ازخر، قرفل (لونگ)، گل بنفشہ، گل ٹیسو اور فقاع قیصوم وغیرہ کی عمریں ایک سال سے دو سال ہوتی ہیں۔



## ۴۔ اوہان (روغن):

روغن زیتون، روغن بلسان، روغن بہروزہ، قطران، روغن بادام، روغن انجیر اور روغن سرسوں، وغیرہ۔ ان میں سے جو روغن بار در طب ہیں ان کی عمریں دو تین ہفتہ تک باقی رہتی ہیں۔ لیکن ان میں روغن بلسان کی عمر عرصہ دراز تک قائم رہتی ہے۔ بلکہ اس کے متعلق یہ مشہور ہے کہ روغن بلسان جتنا زیادہ کہنہ ہوگا اتنا ہی زیادہ موثر اور مفید ثابت ہوگا۔

## ۵۔ البان ویتوعات:

سقمونیا، فرفیون اور افیون ان کی عمریں مختلف ہوتی ہیں سقمونیا کی عمر بیس سال، فرفیون کی عمر چالیس سال، افیون کی عمر پچاس سال تک باقی رہتی ہے۔ دیگر البان کی قوتیں تقریباً دس سال تک قائم رہتی ہیں۔

## ۶۔ اوراق:

برگ سناہکی، برگ گاؤزباں، ساڈج ہندی (تیز پات)، برسیا ویشاں (ہنراج)، برگ شاہترہ، برگ سداب اور برگ نیم وغیرہ کی عمریں تقریباً دو سال ہوتی ہیں۔

## ۷۔ اثمار:

عناہ، ولایتی، سپستان، آلو بخارا، حب بلسان، آلو بالو، مازو، جفت بلوط، جائفل، اخروٹ، بادام، الاچھی خورد وکلاں، فلفل سیاہ، فلفل سفید، آملہ، ہلیلہ، چلغوزہ، پستہ اور ناریل، ان میں سے جو پھل روغن زیادہ ہوتے ہیں مثلاً اخروٹ، بادام، چلغوزہ اور پستہ وغیرہ ان کی عمریں ایک سال تک باقی رہتی ہیں۔ اور جن پھلوں میں روغنی اجزاء کم ہوتے ہیں ان کی عمریں تین سال تک ہوتی ہیں۔

## ۸۔ بزور (تخم):

بادیان (سونف)، کمون (زیرہ)، تخم کاسنی، تخم کشنیز (دھنیا)، تخم کدو، تخم خرپڑہ (خر بوزہ)، تخم خیارین، تخم خشکاش، تخم کاہو، تخم بالنگو، تخم کنوٹ، تخم کتاں، تخم حلبہ، تخم ہلیون، خردل، تخم شبت، کنجد اور تخم بارتنگ، وغیرہ۔ ان میں سے جن بزور میں روغنی اجزاء کم ہوتے ہیں ان کی عمریں دو تین سال تک ہوتی ہیں اور جن بزور میں روغنی اجزاء زیادہ ہوتے ہیں ان کی عمریں ان سے کم ہوتی ہیں۔



## ۹۔ اغصان (شاخیں):

شیطرج، شکاعی اوداؤ درد وغیرہ ان کی عمریں تقریباً دو سے تین سال تک باقی رہتی ہیں۔

## ۱۰۔ اصول ولگی (جڑیں اور درختوں کی داڑھیاں):

قط، ہلدی، بیخ اذخر، بیخ کاسنی، بیخ کرفس، بیخ بادیان، زنجبیل، زرنباد (زرکچور)، خریق، شقاق، مصری، بہمن سفید و سرخ، زراوند طویل و مدحرج عاقر قرحا، درونج عقربی، بیخ کبر، تربد، بیخ انجیار، بیخ نقاح، ماہی زہرج، ریشہ خطمی اور ریشہ برگد وغیرہ۔

بعض جڑیں اس قسم کی ہیں جن میں گھن جلد لگ جاتا ہے ان کی عمریں جلد ضعیف اور باطل ہو جاتی ہیں اور جن میں گھن نہیں لگتا یا دیر سے لگتا ہے ان کی عمریں دس سال تک باقی رہتی ہیں۔

## ۱۱۔ قشور (پوست، چھال):

دار چینی، کاپھل، تاج قلمی (سیلخہ) پوست، بیخ کبر پوست بیخ کنیر، پوست درخت نیم، پوست درخت کچنا اور پوست بیخ کرفس وغیرہ۔ ان کی قوتیں دو تین سال تک باقی رہتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ ضعیف ہونے کے بعد باطل ہو جاتی ہیں۔

## ۳۔ ادویہ حیوانیہ:

ادویہ حیوانیہ میں مثلاً چربی، حیوانات کے مرارہ، افحہ (پیرمائیہ) قرن (سینگ)، حیوانات کے گھر اور ناخون، گوبر، مینگیناں اور خون وغیرہ۔

چربی کو نمک سود بنالیا جاتا ہے۔ یعنی نمک لگا کر خشک کر لیا جاتا ہے تو اس کی عمر ایک سال تک باقی رہتی ہے۔

حیوانات کے مرارے کو اگر خشک کر لیا جائے تو اس کی عمر عرصہ دراز تک باقی رہتی ہے۔

افحہ (پیرمائیہ) کی عمر ایک سال سے دو سال تک باقی رہتی ہے۔

جند بیر ستر کی قوت دس سال تک قائم رہتی ہے۔

مشک اور عنبر کی قوت اسی وقت قائم رہتی ہے جب تک ان میں خوشبو باقی رہتی ہے۔

حیوانات کے سینگ، گھر اور ناخون کی عمر چند سال تک باقی رہتی ہے۔

حیوانات کے گوبر، مینگینوں اور خون کی قوت ایک سال تک مشکل سے باقی رہتی ہے۔



## ابدال ادویہ

طب یونانی کے اہم ترین مسائل میں سے ایک مسئلہ ابدال ادویہ کا ہے۔ اگرچہ فطری طور پر کسی چیز کا بدل تو کسی حد تک ممکن ہے لیکن نعم البدل ناممکن ہے لیکن قریب ترین شکل و صورت کے اعتبار سے قریب ترین تاثیر کا تعین اور اس کے نتیجہ میں قریب ترین افعال کا سرزد ہونا ابدال ادویہ کے لئے ایک اچھی رہنمائی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ دراصل ابدال ادویہ کی ضرورت کو اگر ہم غور سے دیکھیں اور سوچیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بعض ادویہ کی نایابی، ذرائع آمدورفت کی دشواری، مطلوبہ ادویہ کی گرانی اور مریں کی غربت و مفلسی مجبور کرتی ہے کہ کسی دوا کا بدل تلاش کیا جائے۔ مثلاً مصطکی رومی روم کے علاقہ کی دوا ہے۔ سرمہ اصفہانی ایران کی پیداوار ہے۔ مشک خطن کی اس زمانہ میں کس طرح حاصل کی جائیں۔ اگر ذرائع آمدورفت ہیں بھی تو ان کے حصول میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں اور ان کی قیمتوں کا جو اثر ہوتا ہے ان پر قابو پانا دشوار ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں سائنسی معلومات نے دنیا میں ایک ہلچل مچا رکھی ہے۔ جس سائنسدان کی زبان سے سنئے وہ یہی کہتا ہے کہ یہ دوا وہ تو نہیں لیکن اس جیسی ضرور ہے۔ اس جیسی کبہ دینا ہی ابدال ادویہ کہلاتا ہے۔

چنانچہ اطباء نے بنیادی طور پر ابدال ادویہ کی تین صورتیں بتائیں ہیں:

۱۔ بدل حقیقی۔ ۲۔ بدل ثانوی۔ ۳۔ بدل ناقص

۱۔ بدل حقیقی: کسی مطلوبہ دوا کو وہ بدل ہے جو جنس، مزاج اور افعال کے اعتبار سے مطابقت رکھتا ہو، مثلاً مردارید کا بدل صدف۔

۱۔ بدل ثانوی: یہ وہ بدل ہے جو افعال اور مزاج کے اعتبار سے مطابقت رکھتا ہو لیکن جنس کے اعتبار سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔ مثلاً چاندنی اور مردارید۔ یہ دونوں دوائیں باہم مزاج و افعال کے اعتبار سے ایک جیسی ہیں لیکن جنس کے اعتبار سے مختلف ہیں۔

۱۔ بدل ناقص: یہ سب سے کمزور بدل ہے جو صرف فعل سے مماثلت رکھتا ہے۔ اور جنس و مزاج کے اعتبار سے مختلف ہے۔ مثلاً مشک کا بدل زعفران۔



## ابداً ادویہ کے اصول:

ابداً ادویہ کے اصول حسب ذیل ہیں:

۱۔ کوئی دو حقیقی معنوں میں دوسری دوا کے تمام افعال و خواص میں بدل نہیں ہو سکتی ورنہ دونوں دواؤں کی ترکیب اور صورت نوعیہ بھی ایک ہو جائے گی۔ اسی وجہ سے اکثر دوائیں بے بدل ہیں۔ مثلاً طلاء (سونا)، بیرونج الصنم، قنس، انیس وغیرہ۔

۲۔ دوا اور اس کے بدل کے مزاج میں یکسانیت ہو یا دونوں کے مزاج قریب تر ہوں۔ مثلاً اگر دوا حار یا بس درجہ اول میں ہے تو اس کے بدل کا مزاج بھی اسی درجہ میں حار یا بس ہونا چاہئے لیکن اگر بدل کا مزاج اصل دوا کے مزاج کے مقابلے میں زیادہ حار یا بس ہے تو اس سے اس کی مقدار کم ہونی چاہئے۔ یا اگر بدل کا مزاج اصل دوا کے مزاج کے مقابلے میں کم حار یا بس ہے تو بدل کی مقدار دوا سے زیادہ ہونا چاہئے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی دوا حار یا بس ہے تو اس کے بدل کی دوا کا مزاج بار در طب ہو۔

۳۔ تخلیقی نوعیت کے مختلف ہونے کے باوجود ایک دوا دوسری دوا کا بدل ہو سکتی ہے یعنی اگر کوئی دوا حیوانی ہے تو اس کے بدل کے طور پر نباتی دوا تجویز کی گئی ہے۔ جیسے شیخ الرئیس بوعلی سینا اور زکریا رازی نے جند بیدستر کا بدل اس کے نصف وزن فلفل سیاہ بتائی ہے۔ اسی طرح نباتی دوا کی بدل حیوانی دوا ہو سکتی ہے مثلاً کھمبی کا بدل اس کے نصف وزن پوست بیض مرغ کو بتایا ہے۔

۴۔ دوا کی ایک قسم دوسری قسم کی بدل ہو سکتی ہے مثلاً بقول جالینوس پودینہ کو ہی کا بدل پودینہ نہری ہے۔

۵۔ کبھی مطلوبہ نبات کا حصہ دستیاب نہیں ہوتا تو اس کا دوسرا حصہ اس کے بدل کے طور پر استعمال کر دیتے ہیں۔ مثلاً جب گل نیم نہ ملے سکے تو برگ نیم یا پوست نیم استعمال کر دیتے ہیں۔ اسی طرح گلو کا بدل ست گلو، راب کا بدل کتا اور رس، گھی کا بدل مکھن، مرجان کا بدل تیخ مرجان اور خس کا بدل عطر خس۔ اصل السوس کا بدل رب السوس، گھیکوار کا بدل صبر زرد، نشاستہ کا بدل چاول کو بتایا ہے۔

بعض ادویہ کے بدل کے خانہ میں مصنف نے تحریر کیا ہے کہ گنے کے رس (آب نیشکر) کا بدل گڑبے۔ اسی طرح بہت سی ادویہ کے بدل کے طور پر ایسی چیزیں لکھی گئی ہیں جن کے متعلق بڑا شک ہوتا ہے کہ اگر ان ادویہ کے بارے میں تحقیق کی جائے تو اکثر چیزیں غلط ثابت ہوں گی۔ مثلاً دہی کا بدل پیٹھ، مصطکی رومی کا بدل اذخرکی، ابرک کا بدل قہویا (کھریا مٹی)، اذراتی کا بدل بلادر، شورہ کا بدل نمک لاہوری، صابن کا بدل چونہ، چونہ کا بدل ہڑتال، اصل السوس کا بدل



کثیرا، لوبان کا بدل مصطکی، عاقر قرحا کا بدل دار فلفل یا زنجبیل، شکر کا بدل ترنجبین و تازہ دودھ اور عسل خالص، لک کا بدل ریوند یا اسارون یا طباشیر، حبث الحدید کا بدل برادہ تانبہ، شکر تیغال کا بدل نبات سفید (مصری) کافور کا بدل صند سفید، شہتوت کا بدل سیب، سرکہ کا بدل شراب، بلادر کا بدل فندق، چرائستہ کا بدل مرکبی، آم کا بدل انجیر، بیضہ مرغ کا بدل ماہی رو بیاں، افیون کا بدل بزرا لنبخ (اجوائن خراستانی)، سرخس کا بدل کمیلہ، بادرنجبویہ کا بدل آبریشم یا پوست ترنج، شکر ف کا بدل شادنج مغسول، دارچکنہ کا بدل سم الفاء، ناخواہ کا بدل شو نیز (کلونجی) درمنہ ترکی کا بدل افسنتین رومی یا سداب، آبریشم کا بدل مروارید، عنبر کا بدل مشک یا زعفران وغیرہ، اور اسی طرح کی بہت سی چیزیں ہیں۔

اس سلسلہ میں قابل غور بات یہ ہے کہ جب ایک دوا کسی خاص مقصد کے لیے دوسری دوا کا بدل ہوتی ہے تو اس دوسری دوا کو بھی کسی خاص مقصد کے لئے پہلی دوا کا بدل ہونا چاہئے۔ لیکن کتب ادویہ میں جہاں بدل تحریر ہیں وہاں اس اصول پر عمل نہیں کیا گیا ہے۔ جیسا کہ وہی کا بدل پیٹھ ہے تو پیٹھ کا بدل وہی کو ہونا چاہئے۔ لیکن پیٹھ کا بدل کدوئے دراز کو بتایا گیا ہے اسی طرح مصطکی رومی کا بدل اذخرمکی کو بتایا گیا ہے لیکن اذخرمکی کا بدل عاقر قرحا اور عاقر قرحا کا بدل دار فلفل اور دار فلفل کا بدل زنجبیل کو بتایا گیا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ بدل کا معاملہ علم کیمیا کے بہت سے معاملات کی طرح بہت الجھا ہوا ہے۔ جس طرح یہ بتانا بہت مشکل ہے کہ کسی چیز سے معمولی دھات کا رنگ کیوں بدل جاتا ہے اسی طرح ہر دوا کے بدل کے لئے بدل کا بتانا بھی مشکل ہے۔ صرف قیاس اور تجربہ کی مدد سے اگر کوئی جو ہر فعال چند ادویہ میں مشترک پایا جائے اور اس جو ہر فعال کا اثر ہم حاصل کرنا چاہیں تو وہ دوائیں جن میں جو ہر فعال مشترک پایا جائے اور اس جو ہر فعال کا اثر ہم حاصل کرنا چاہیں تو وہ دوائیں جن میں جو ہر فعال مشترک ہیں تجربہ کرتے وقت ایک دوسرے کا بدل ثابت ہو سکتی ہیں۔ مثلاً مغز کدو شیریں، مغز تخم تربوز، مغز تخم پیٹھ اور دیگر مغزیات میں چند اجزاء مشترک طور پر پائے جاتے ہیں اس لئے یہ ایک دوسرے کے بدل ہو سکتے ہیں۔

اکثر کیلی چیزیں جو جو ہر قابض سے عروق کو سکیرتی ہیں اس خاص عمل میں ایک دوسرے کا بدل بن سکتی ہیں مثلاً تمر ہندی (املی) اور آلو بخارا، الاچھی خورد اور الاچھی کلاں، ترنجبین اور شیر خشت، انیسون اور بادیان ایک دوسرے کے بدل ہیں۔ اسی طرح وہ چیزیں بھی بدل بن سکتی ہیں جن کے جو ہر فعال اگرچہ ایک دوسرے سے مختلف ہوں لیکن ان کے عمل کی نوعیت ایک ہو۔ اس کے باوجود چونکہ ہر دوا کے مخصوص اجزاء ترکیبی دوسری دوا سے مختلف ہوتے ہیں اس لئے بعض اوقات بدل کے معاملہ میں دشواری پیش آتی ہے۔



اکثر ابدال ادویہ سے بہت زیادہ امید نہیں رکھنی چاہئے۔ مثلاً درمنہ ترکی خاص طور سے شکم کے کرم حیات (کینچوؤں) پر عمل کرتا ہے اور درمنہ ترکی کا بدل افسٹین رومی یا برگ سداب لکھا گیا ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ کینچوؤں پر جو خصوصی عمل درمنہ ترکی کا ہے وہی عمل افسٹین رومی یا برگ سداب کا بھی ہو۔

اسی طرح سرخس کا خصوصی عمل شکم کے حَب القرع پر ہوتا ہے تو یہ ضروری نہیں کہ یہ عمل اسی طاقت اور قوت کے ساتھ اس کے بدل کمیلہ میں بھی موجود ہو۔

اسی طرح اگر ایک دوا دوسری دوا کے ساتھ مل کر ایک مخصوص صلاحیت اور ہیئت حاصل کر لیتی ہے تو اس کے بدل سے یہی امید کرنا غلط ثابت ہوگا۔ مثلاً شورہ اور گندھک کا سفوف ملانے سے بارود بن جاتی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ بارود بناتے وقت اگر شورہ دستیاب نہ ہو تو اس کے بدل سے یہ امید کر کے کہ شورہ کے بجائے نمک لاہوری شامل کر کے بارود بنائی جائے تو نمک لاہوری وہ کام انجام نہیں دے سکتا۔

بادرنجیو یہ (مفرح القلب) کی خوشبو پر بلی عاشق ہے اور جہاں اس کو اس کی خوشبو مل جاتی ہے تو وہ از خود رفتہ ہو کر لوٹنے لگتی ہے اور خوش فہمیاں کرنے لگتی ہے۔ بلی کی اس شیفتگی کی وجہ سے بادرنجیو یہ کا ہندی نام بلی لوٹن رکھا گیا ہے۔ اگر ہمیں بادرنجیو یہ دستیاب نہ ہو اور ہم بلی کو بہکانا اور اس کی عاشقانہ وارفتگی کو دیکھنا چاہیں تو کیا اس مقصد میں ہمیں اس کے بدل آبریشم سے کامیابی حاصل ہو سکتی ہے؟

عنوانِ بدل پر اطباء کے بیان کے مطابق اظہار خیال کیا گیا ہے۔ البتہ میرا خیال ہے کہ بہترین بلکہ نعم البدل وہی دوائیں کہلائیں گی جن کے اندر اجزاء مؤثرہ میں یکسانیت مکمل طور پر موجود ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم جدید سائنس اور علم کیمیا کی مدد سے ایک دوا کے بدلے جب دوسری دوا استعمال کرنا چاہیں تو تجزیہ (ANALYSIS) کے ذریعہ یہ معلوم کر لیں کہ کون سا جز مؤثر ہمیں مطلوب ہے اور پھر دوسری دوا میں جو مؤثر اتنی ہی مقدار میں پایا جائے۔ اگر دوسری دوا میں جو مؤثر کم مقدار میں موجود ہے تو پھر اس دوا کی مقدار خوراک میں اضافہ کیا جائے اور اگر زیادہ مقدار میں جو مؤثر موجود ہے تو پھر ایسی صورت میں دوا کی مقدار کم کر دی جائے۔ اس طرح یہ مسئلہ جو بحث کا موضوع بن چکا ہے حل بھی ہو سکتا ہے۔ اور علاج و معالجہ میں کامیابی بھی مل سکتی ہے۔



## اضرار و اصلاح ادویہ (مضر و مصلح)

جو دوائیں ہم بدن کی کسی مرضی کیفیت کو زائل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں کبھی ان میں مطلوبہ مقدار کے ساتھ دوسرا مضر پہلو بھی ہوتا ہے اس وقت ایک ماہر طبیب کے لئے ضروری ہے کہ مطلوبہ فوائد کے ساتھ اس دوا کے مضر پہلو کو بھی نظر انداز نہ کرے تاکہ اس دوا کے استعمال سے ایک مرضی کیفیت کے دور ہونے کے ساتھ دوسری مرضی کیفیت نہ پیدا ہو جائے ایسی صورت میں اس دوا کی اصلاح ضروری ہے۔ دواؤں میں اس قسم کی اصلاح کو اصلاح ادویہ کہتے ہیں۔

### اصلاح ادویہ کی صورتیں:

اصلاح ادویہ کی مختلف صورتیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ بعض اوقات دوا کی اصلاح، اس کی کیفیت اور شکل بدل دینے سے ہو جاتی ہے اور تاثیر بھی کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً دوا کو بریاں کر کے استعمال کرنا، دوا کو سوختہ کر کے استعمال کرنا، دوا کو مصفی کر کے استعمال کرنا، دوا کو مدبر کر کے استعمال کرنا، دوا کو گرم یا ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا وغیرہ۔

۲۔ بعض اوقات دوا کی اصلاح کے طریقہ استعمال بدل دینے سے ہو جاتی ہے مثلاً ایک دوا ابراہ دہن استعمال کرانے سے کہ سبب بنتی ہے اور معدہ میں کرب و بے چینی پیدا کر دیتی ہے لیکن وہ دوا جب حقنہ کے ذریعہ معائے مستقیم استعمال کی جاتی ہے تو ضرر کا یہ پہلو دور ہو جاتا ہے۔

۳۔ بعض اوقات دوا کی اصلاح اس دوا کے ساتھ کوئی دوسرا دوا ملانے سے ہو جاتی ہے ایسی صورت میں یہ دوسری دوا مصلح دوا کہلاتی ہے یعنی ایسی دوا جو کسی دوا کے ساتھ مل کر اس کے مضر پہلو کو دور کر دے۔

دواء مصلح کے عمل کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

الف: بعض اوقات دواء مصلح اصل دوا کے ساتھ مل کر اس کے جزء مؤثر کی حدت کو جو طبعی ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے کم کر دیتی ہے۔ مثلاً کوئی دوا بہت زیادہ تیرش یا بہت زیادہ کھاری ہوتی ہے اگر اس کو اسی حدت کی حالت میں استعمال کرایا جائے تو جلد، غشاء مخاطی اور دوسری ساختیں جل جائیں یا ان میں شور، آبلے یا قروح پیدا ہو جائیں لیکن اگر اس کے ساتھ کافی مقدار میں پانی شامل کر دیا جائے تو اب وہی تیز دوا آسانی کے ساتھ بلا خوف و خطر استعمال کی جاسکتی ہے۔ پانی کے علاوہ اس مقصد کے لئے اندرونی و بیرونی ادویہ میں دوسری بہت سی چیزیں مثلاً موم، روغن، شہد، شکر، لبناب، ضمغ عربی



اور لعاب کثیر او غیرہ شامل کی جاتی ہیں۔

ب: بعض اوقات دواء مصلح اصلی دواء کے مخالف ہوتی ہے جو اصلی دواء کے ساتھ مل کر نئی تاثیر پیدا کر دیتی ہے اور اس کے اصلی خواص کو کم و بیش بدل دیتی ہے جس کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ دواء مصلح اس مضر چیز پر اثر کرتی ہے جو کسی مرکب القوی میں اصلی جوہر فعال کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ دواء مصلح سے جب اس مضر جزئی کی امتزاجی ترکیب بدل جاتی ہے تو اس کا اثر بھی زائل ہو جاتا ہے۔ لیکن اس سے اس کے اصلی جوہر فعال پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور اس کی قوت بھی قائم رہتی ہے۔

۲۔ کبھی دواء مصلح براہ راست اصلی دوا کے جوہر فعال پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مثلاً ایک دوا کا جوہر فعال ضرورت سے زیادہ ترش ہے جب ایسی دوا کے ساتھ مناسب مقدار میں نمک شامل کر دیا جاتا ہے تو اس کی ترشی کسی حد تک زائل ہو جاتی ہے لیکن اگر طبی ضرورت جزئی ترش کے ساتھ وابستہ ہے اگر اس کے ساتھ نمک یا کھار کی بڑی مقدار شامل کر دی گئی تو ترشی یکسر زائل ہو جائے گی اور غرض مطلوبہ بالکل ختم ہو جائے گی۔

ج۔ بعض اوقات دواء مصلح نہ تو دوا کی حدت کو کم کر دیتی ہے اور نہ ہی دوا کے فعل میں تغیر و استحاله پیدا کرتی ہے بلکہ دواء مصلح صرف بدنی تاثیر کے لحاظ سے اصلی دواء کے مخالف کے اثر کرتی ہے مثلاً تسکین درد کے لئے ہم کوئی مسکن الم دوا استعمال کرنا چاہتے ہیں لیکن جو دوا ہمارے علم میں ہے اس مقصد کے لئے مفید ہے وہ گوکہ مسکن الم ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ مضطرب قلب بھی ہے ہم اس کے ہمراہ ایسی دواء شامل کر دیتے ہیں جو مقوی قلب اور مفرح قلب بھی ہو ایسی صورت میں اصلی مسکن الم دوا اگر مضطرب قلب ہے تو دواء مصلح اس کو طاقت بخشی ہے۔

بعض اوقات معالج کو خون بند کرنے کے لئے یا کسی رطوبت کے سیلان کو روکنے کے لئے حالبس اور قابض دوا کی ضرورت پیش آتی ہے چنانچہ ایسی دواؤں سے اگر کسی عضو کا جریان دم یا سیلان رطوبت رک جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہی امعاء میں قبض پیدا ہو جاتا ہے ایسی حالت میں قبض دور کرنے کے لئے ملین دوا استعمال کراتے ہیں جس کی وجہ سے قبض پیدا نہیں ہوتا۔ بواسیر، ذخیر (پچیش) اور سحج و قروح امعاء میں ملین اور ہلکی ادویہ مسہلہ استعمال کی جاتی ہیں لیکن ملین اور مسہل دوا سے سحج و خراش کے بڑھنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو ایسی صورت میں ان دواؤں کے ساتھ دواء مزلق یعنی پھسلانے والے لعابات شامل کر دیتے ہیں یہ لعابات مصلح کا کام انجام دیتے ہیں۔



## مسئلہ اضرار و اصلاح پر تبصرہ

اطباء قدیم نے کتب ادویہ میں جس طرح ادویہ کا بدل تحریر کیا ہے اسی طرح ان کے مضر و مصلح بھی تحریر کئے ہیں۔ لیکن بدل کی طرح مضر و مصلح میں بھی غیر ضروری اشیاء کی بھرتی کی گئی ہے۔ مضر و مصلح کے خانوں پر جب غور کیا جاتا ہے تو اکثر خانوں میں مصلح کی حیثیت سے حیرت انگیز طور پر صرف چار دوائیں (صمغ عربی، صمغ کثیر، شکر اور شہد) ہی لکھی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اب ان چاروں ادویہ کی طبی حیثیت پر اگر غور کیا جائے تو صمغ عربی، صمغ کثیر اور دونوں ہی معدہ و امعاء کے لئے کوئی مفید چیز نہیں۔ یہ دونوں دوائیں مغلط معدہ اور مفسد ہضم ہیں لیکن بہت سی دواؤں کے مضر خانوں میں یہ لکھنے کے باوجود یہ دواء معدہ و امعاء کے لئے مضر ہے۔ لیکن مصلح کے خانہ میں صمغ عربی اور صمغ کثیر اس کا مصلح بتایا گیا ہے۔ اسی طرح اطباء قدیم نے مثال کے طور پر چند ادویہ کے مضر اور مصلح تحریر کئے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

نام ادویہ	مضر	مصلح
آبنوس	معدہ کے لئے	صمغ عربی، صمغ کثیر
انگن	گردہ اور امعاء کے لئے	صمغ عربی، صمغ کثیر
الابچی کلاں (قافلہ کبار)	امعاء کے لئے	صمغ کثیر
الابچی خورد (قافلہ ضغار)	صدر و ریه کے لئے	صمغ کثیر
ابرک	گردہ اور طحال کے لئے	صمغ عربی
اسطوخودوس	حار المزاج اشخاص کے لئے	صمغ کثیر
افیتمون و لانیٹی	حار المزاج اشخاص کے لئے	صمغ کثیر
انزروت	امعاء کے لئے	صمغ کثیر
ایلو (صبر زرد)	معدہ، امعاء و کبد کے لئے	صمغ عربی، صمغ کثیر
باؤ بڑنگ	امعاء کے لئے	صمغ عربی، صمغ کثیر
بسا حمر	گردہ کے لئے	صمغ عربی، صمغ کثیر
بلسان	مٹانہ کے لئے	صمغ کثیر
بورہ ارمنی	معدہ کے لئے	صمغ عربی



برسیاؤشان (ہنراج)	طحال کے لیے	صمغ کثیرا
بیدانجیر	معدہ کے لیے	صمغ کثیرا
جدوارخطائی	صداع وقروح امعاء پیدا کرتا ہے	صمغ کثیرا
جمال گوٹہ (حب السلاطین)	حار المزاج اور لاغراشخاص کے لیے	صمغ کثیرا
جندبیدستر	حار المزاج اشخاص کے لیے	صمغ کثیرا
جاوتری (بباسہ)	کبد کے لیے	صمغ عربی
خاکی (خوبکلاں)	حار المزاج اشخاص کے لیے	صمغ کثیرا
دم الاخوین	گردہ کے لیے	صمغ کثیرا
زیرہ سفید (کمون سفید)	ریہ کے لیے	صمغ کثیرا
زیرہ سیاہ (کمون سیاہ)	ریہ کے لیے	صمغ کثیرا
سورنجان شیریں	معدہ اور کبد کے لیے	صمغ کثیرا
شورہ قلمی	گردہ کے لیے	صمغ کثیرا
صمغ عربی	قبض والوں کے لیے	صمغ کثیرا
عاقرقرا	ریہ کے لیے	صمغ کثیرا
عنبر اشہب	امعاء کے لیے	صمغ عربی
عقیق	گردہ کے لیے	صمغ کثیرا
عود صلیب	حار المزاج وحاملہ کے لیے	صمغ کثیرا
فریون	انثین اور رحم کے لیے	صمغ کثیرا
سکلی	گردہ کے لیے	صمغ کثیرا
کمیله	امعاء و فم معدہ کے لیے	صمغ کثیرا
گلنار فارسی	صداع اور سدہ پیدا کرتا ہے	صمغ کثیرا
گھیکوار	معدہ، امعاء، اور کبد کے لیے	صمغ کثیرا



گندھک (کبریت)	دماغ اور معدہ کے لیے	صمغ کتیرا
قرنفل (لونگ)	گردہ و امعاء کے لیے	صمغ عربی
مصطکی رومی	مٹانہ کے لیے	صمغ کتیرا
مرجان	گردہ کے لیے	صمغ کتیرا
لاجورد	معدہ کے لیے	صمغ کتیرا
ہینگ (حلتیت)	دماغ، کبد اور اعضاءِ اسفل کے لیے	صمغ کتیرا

### شہد اور شکر

ابھل	معدہ و حلق کے لیے	شہد
اجوائن خراسانی	سدہ اور خناق پیدا کرتی ہے	شہد
اسپنول	اعصاب کے لیے	شہد
انار (رُمان)	بخار والوں کیلئے، معدہ کے لیے اور نفاخ ہے	شہد
آملہ	طحال کے لیے اور مورثِ قونج ہے	شہد
بابونہ	حلق کے لیے	شہد
بیضہ مرغ	معدہ کے لیے	شہد
بارنگ (لسان الحمل)	ریہ اور طحال کے لیے	شہد
بلبلہ	امعاء و مقعد کے لیے	شکر و شہد
برہمی	حار المزاج اور لاغراشخاص کے لیے	شکر
بھنگڑا	حار المزاج اشخاص کے لیے	شہد
پوکھر مول	حار المزاج اشخاص کے لیے	شہد
پتھر کا ہونٹ	باہ کے لیے	شہد



شہد	حار المزاج اشخاص کے لیے	تخم بھتوا
شہد	ریہ کے لیے	تخم کثوث
شہد	متلی و کرب پیدا کرتا ہے	تخم ترب
شہد	حار المزاج اشخاص کے لیے	ترنج
شکر	حار المزاج اشخاص کے لئے	ثعلب مصری
شہد	کبد اور ریہ کے لیے	جانبھل (جوزبوا)
شہد	حار المزاج اشخاص کے لیے	چائے
شکر	حار المزاج اشخاص کے لیے	رال (راتیج)
شکر	طحال و اعصاب کے لیے	زراوند حرج و طویل
شہد	مانع حمل اور خناق پیدا کرتی ہے	سفیدہ کاشغری
شہد	حار المزاج اشخاص کے لیے	فلفل سیاہ
شکر	ذہن کو خراب کرتا ہے اور نشہ آور ہے	کچلہ (اذراقی)
شہد	حار المزاج اشخاص کے لیے	کسوندی
شہد	حار المزاج اشخاص کے لیے	کنگکھی
شہد	حار المزاج اشخاص کے لیے	مرکی
شہد	حار المزاج اشخاص کے لیے	مومیائی
شہد	مثانہ کے لیے	نیلوفر
شہد	امعاء کے لیے	نغاع (پودینہ)
شکر	حلق و ریہ کے لیے	ناگر موتھ (سعد کوفی)
شہد	کبد کے لیے	ہلیہ سیاہ
شہد	دماغ کے لیے (زیادہ مقدار میں)	ہلیہ کابی
شہد	امعاء کے لیے	ہیرا کیس



مذکورہ بالا ادویہ مضر و مصلح کی فہرست میں بعض میں بعض ادویہ کو معدہ و امعاء کے لیے مضر بتایا گیا ہے لیکن ان کے مصلح کے خانہ میں چشم پوشی کر کے صمغ عربی و صمغ کثیر الکھد دیا گیا ہے۔

شہد اور شکر کے بارے میں مشہور ہے کہ ان دونوں کا مزاج حار ہے اور طبی اصول کے مطابق جو دوائیں حار ہوتی ہیں وہ حار المزاج اشخاص کے لیے مضر ہوں گی۔ ان کی اصلاح کے لیے مصلح کے طور پر کوئی دوا ہونی چاہئے نہ کہ شہد اور شکر سفید جیسی حار چیزیں۔ مگر بہت سی دواؤں کو حار المزاج اشخاص کے لیے مضر بتانے کے باوجود ان کے مصلح کے خانہ میں شہد اور شکر لکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً فلفل سیاہ حار المزاج اشخاص کے لیے مضر ہے لیکن اس کے مصلح کے خانہ میں شہد لکھا گیا ہے۔

اسی طرح کسوندی حار المزاج اشخاص کے لیے مضر ہے، اس کے مصلح کے خانہ میں شہد لکھا گیا ہے۔ اسی طرح پوکھرمول، بھنگڑا، پیاز، تخم بھتوا، ترنج، ثعلب مصری، مرکبی، مومیانی، چائے اور کنگھی وغیرہ حار المزاج اشخاص کے لیے مضر ہونے کے باوجود ان کے مصلح کے خانہ میں شہد اور شکر لکھے ہوئے ہیں۔

ان چاروں مصلحات کے بعد اگر مصلح کے خانوں کو بغور دیکھا جائے تو روغن زرد اور روغن لکھا ہوا ہے۔ اکثر دواؤں کے مضر خانوں میں لکھا ہوا ہے کہ دو حار المزاج اور بارد المزاج اشخاص کے لیے یا بلس اور مرطوب المزاج اشخاص کے لیے مضر ہے، اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ قطعاً فضول اور بے فائدہ پری کی گئی ہے کیونکہ کتب ادویہ میں ایک خانہ مزاج کا بھی ہے اور اس خانہ میں ہر دوا کے مزاج کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ دواء حار ہے یا سرد ہے، یا بلس ہے یا رطب ہے۔ مزاج کے جاننے کے بعد آسانی سے نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ حار دوائیں حار المزاج اشخاص کے لیے، بارد دوائیں بارد المزاج اشخاص کے لیے یا بلس دوائیں یا بلس المزاج اشخاص کے لیے، رطب دوائیں مرطوب المزاج اشخاص کے لیے مضر ثابت ہوں گی۔

بہت سی ادویہ کے مضر کے خانہ میں تحریر ہے کہ یہ قلب، دماغ، کبد، طحال، معدہ، گردہ اور امعاء یا کسی دیگر عضو کے لیے مضر ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ نہیں بتایا گیا کہ اس کے ضرر کی نوعیت کیا ہے۔ کیا اس دوا سے اس عضو کے ذاتی فعل میں بہت زیادہ تحریک پیدا ہو جائے گی جس کا نام تشویش افعال ہے، یا اس کے فعل میں بہت زیادہ کمی آجائے گی جس کا نام بطلان افعال ہے کیونکہ افعال میں خرابی کی عام طور پر یہی دو صورتیں پائی جاتی ہیں مثلاً جو دوائیں قلب کے فعل اور اس کی انقباضی و انبساطی حرکات کو اعتدال کی حد سے بڑھاتی ہیں، جو قلب کے لیے مضر ہے اور جو دوائیں قلب کے اس عمل کو سست کرتی ہیں وہ بھی قلب کے لیے مضر ثابت ہوں گی۔ قلب کے افعال کا جس طرح اعتدال کی حد سے بڑھ جانا



ہوتی ہیں۔ یا تو وہ قلب کی حرکات کو بہت زیادہ سُست کر دیتی ہیں یا وہ قلب کی حرکات کو بہت زیادہ تیز کر دیتی ہیں۔ اگر اس ضرر کے بارے میں مختصر طور پر اتنا بتا دیا جائے کہ یہ قلب کے لیے مضر ہیں تو سننے والا تارکیگی میں رہے گا اور وہ اس کے ضرر کو دور کرنے کے لیے صحیح تدابیر نہیں کر سکے گا۔

کسی دوا کے افعال کی اصلاح کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اگر کسی دوا سے قلب کا فعل غیر معمولی طور پر مزید بڑھ گیا ہے تو اس کے مقابلہ میں ہم کوئی ایسی دوا استعمال کریں جو قلب کے فعل کو سُست کر دے تاکہ وہ حدِ اعتدال پر آجائے۔ اگر کسی دوا سے قلب کا فعل بہت زیادہ سُست ہو گیا ہے تو ہم کوئی ایسی دوا استعمال کریں جو قلب کے فعل کو تیز کرنے والی ہو تاکہ اس کی حرکات کی رفتار اعتدال پر آجائے۔

اسی طرح معدہ اور امعاء کے لیے جو دوائیں مضر ہیں ان کے متعلق بھی ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ آیا وہ معدہ و امعاء کی حرکات اور اس کے اعمال ہضم کو تیز کرتی ہیں یا سست کرتی ہیں کیونکہ قلب کی طرح معدہ و امعاء میں دونوں قسم کی آفتیں پائی جاتی ہیں۔ ضعف ہضم اور قبض کی حالت میں اگر ان کی حرکات سست ہو جاتی ہیں تو قے، اسہال، پچیش، مغص معدی، مغص معوی اور کج و قروح امعاء و معدہ میں ان کے حرکات غیر معمولی طور پر تیز ہو جایا کرتے ہیں اب ظاہر ہے کہ جو دوا ایک وقت میں اس لحاظ سے مضر ہوگی اس سے معدہ و امعاء کی حرکات سست ہو جاتی ہیں تو وہی دوا، قے، اسہال، پچیش اور مغص امعاء و مغص معدہ کی حالت میں مفید ثابت ہوں گی۔

اسی طرح انار کو قدیم اطباء نے بخار والوں کے لیے اور معدہ کے لیے مضر بتایا ہے یعنی معدہ کے لیے نقصان دہ اور نفاخ ہے۔ اطباء قدیم نے ہی انار کو بہت زیادہ لطیف اغذیہ میں شمار کیا ہے اسی وجہ سے مریضوں کو خاص طور پر انار کے استعمال کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں انار کو معدہ کے لیے مضر اور نفاخ لکھنا سمجھ میں نہ آنے والی بات ہے۔ شیخ الرئیس بوعلی سینا اور دیگر اطباء قدیم نے بخار والوں کے لیے آبِ انار کا ذکر خاص طور سے کیا ہے۔ آج بھی اطباء کا یہی دستور ہے۔ اس کے باوجود انار کو بخار والوں کے لیے مضر لکھنا بڑی عجیب سی بات ہے۔ آبِ انار جیسی انتہائی لطیف چیز اگر نفاخ ہو سکتی ہے تو دنیا کی کوئی غذا نفاخ ہونے سے نہیں بچ سکتی۔

شیخ الرئیس بوعلی سینا نے اغذیہ حیوانیہ میں بیضہ مرغ کو سریع الہضم اغذیہ میں شمار کیا ہے۔ کثیر الغذا اور صالح الکیوس ہونے کے باوجود بیضہ مرغ کا سریع الہضم ہونا اطباء قدیم میں مشہور ہے اسی وجہ سے ضعیف المعدہ مریضوں اور ناتواں نقیبوں کو بیضہ مرغ کے استعمال کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ لیکن بیضہ مرغ کے مضر خانہ میں لکھا ہے کہ بیضہ مرغ معدہ کے لیے مضر ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ سریع الہضم، کثیر الغذا اور صالح الکیوس ہونے کے باوجود بیضہ مرغ معدہ



کے لیے مضر ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ سرلیح لہضم، کثیر الغذاء اور صالح الکیموس ہونے کے باوجود بیضہ مرغ معدہ کے لیے کس طرح مضر ہو سکتا ہے۔

بہت سی ادویہ کی خانہ پری متضاد بیانات سے کی گئی ہے یعنی خانہ مضرت میں جو کچھ لکھا ہے، افعال و خواص اور مصلحات کے خانہ میں اس کے برعکس تحریر کیا گیا ہے۔ مثلاً بارتنگ (لسان الحمل) طحال کے لیے مضر بتایا گیا ہے لیکن اس کے افعال و خواص کے خانہ میں لکھا ہے کہ عصارہ بارتنگ طحال کے لیے مفید ہے۔

برہمی کے مضر خانہ میں لکھا ہے کہ یہ لاغراشخاص کے لیے مضر ہے حالانکہ برہمی بہت مشہور مقوی دوا ہے اور یہ اصولی بات ہے کہ تقویت کی ضرورت لاغراشخاص کو ہی پیش آتی ہے۔ پھر یہ لاغراشخاص کے لیے کس طرح مضر ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد نفع خاص کے خانہ میں لکھا ہے کہ یہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ یہ بات سمجھ قطعاً نہیں آتی کہ جو چیز مقوی اعضاء رئیسہ ہے وہ لاغراشخاص کے لیے کیونکہ کراس طور پر مضر ہو سکتی ہے۔ علاوہ وازیں تقویت اعضاء رئیسہ کی ضرورت استحقاق لاغروں سے زیادہ کن لوگوں کو ہو سکتی ہے۔ یہ بات عقل سے بہت بعید ہے۔

بلیلہ کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ امعاء اور مقعد کے لیے مضر ہے لیکن بلیلہ کے افعال و خواص کے خانہ میں لکھا ہے کہ بلیلہ مقوی معدہ، مشتمی طعام اور بواسیر کے لیے مفید ہے۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات قطعاً نہیں آتی کہ اطباء قدیم جس دوا کو امعاء اور مقعد کے لیے مضر بتا رہے ہیں وہ بواسیر کے لیے کس طرح مفید ثابت ہو سکتی ہے اس کے علاوہ بلیلہ اطریفیل (ترپھلہ) کا ایک اہم جز ہے اور اطریفیل کے استعمال سے مسلسل تجربات نے اس کا مضر نہ ہونا ثابت کر دیا ہے۔

مضرو مصلح مسئلہ پر اب تک کے طویل بیان کو میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مشہور مقولہ ہے کہ ”خیر الکلام ما قل“ دل کے تحت چند جملوں میں آخر میں ختم کر دیا جائے۔ وہ صرف اسی وقت ممکن ہے جب طبیب مرض اور مریض کی اصلیت کو پہچانتا ہو۔ پھر اپنی صوابدید کے مطابق اگر وہ ایک دوا یا چند دواؤں کا مجموعہ ازالہ مرض کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہے تو وہی طبیب اپنی صوابدید کے مطابق یہ بھی سمجھتا ہے کہ میری دی گئی دوا اپنے اندر کس طرح کا پہلو رکھتی ہے اور اس کو دور کرنے کے لیے کون سی دوا یا کون سی تدبیر اصلاح کرے گی۔ اگر معالج صحیح رائے پر پہنچتا ہے تو وہ یقیناً وہ ضرور دور کر سکتا ہے اور یقیناً اصلاح کا مسئلہ درست ہے۔



## علاج میں حیوانی، نباتی اور معدنی ادویہ کا انتخاب:

مقتدین نے علاج و معالجہ کے سلسلہ میں سب سے زیادہ مفید اور لائق تحسین جو تجویز پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ جسم انسانی سے جن دواؤں کو انسیت ہے ان کو پہلے استعمال کرنا چاہئے۔ مثلاً حیوانی ادویہ کو جسم انسانی سے زیادہ انس ہے اس لیے اگر وہی صرف شفا بخش سکتی ہیں تو پہلے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ انہیں سے شفا حاصل ہو جائے، پھر نباتی دوائیں استعمال لائی جائیں اور انتہائی مجبوری کی حالت میں معدنی دوائیں استعمال کی جائیں کیونکہ ان کو کافی بعد (دوری) ہے اس لیے جسم انسانی اس سے حتی الامکان نفرت ظاہر کرتا ہے اور بدرجہ مجبوری اس کو قبول بھی کر لیتا ہے۔ بالفاظ دیگر یہ کہ جہاں تک ممکن ہو حیوانی ادویہ سے صحت رفتہ کی بازیافت کی جائے، اس کے بعد نباتی دوا سے پھر مجبوراً دوا کو حصول شفا کی غرض سے تجویز کیا جائے۔



## قانون ترکیب دواء

حصولِ شفا کی غرض سے گاہے ہم ایک ایسی دواء استعمال کرتے ہیں جسے ہم علاج بالمفردات کہتے ہیں اور گاہے ایک سے زیادہ متعدد دوائیں ملا کر بشکلِ مرکب یعنی اطرِ یفل، برشعشا، جوارش، حب، قرص، مفرح، معجون، لعوق، عرق، شربت، سکنجین، سفوف، کحل اور برود وغیرہ استعمال کرتے ہیں جسے ہم علاج بالمرکبات کہتے ہیں۔

تمام نباتی حیوانی اور معدنی دوائیں جو قدرتی اور طبعی حالت میں پائی جاتی ہیں مفردات کہلاتی ہیں حالانکہ وہ اپنے اندر متعدد اجزاء مؤثرہ بھی رکھتی ہیں انہیں مفردات کی آمیزش سے جو دوائیں تیار کی جاتی ہیں وہ مرکبات کہلاتی ہیں۔ قدرتی اور طبعی دوائیں جن کو مفرد بتایا گیا ہے وہ سب حقیقت میں مرکب ہی ہوتی ہیں کیونکہ ان کی ترکیب میں مختلف اجزاء مؤثرہ پائے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کو خالص یا بسیط نہ بنالیا گیا ہو۔ مختلف معدنی ادویہ مثلاً نقرہ (چاندی)، مس (تانہ)، سیماب (پارہ)، جست اور فولاد (لوہا) وغیرہ، اور دھاتیں مثلاً کبریت (گندھک) شکر، ہڑتا اور ستم الفاء وغیرہ جب اپنے معدن سے نکلتی ہیں تو وہ خالص اور بسیط نہیں ہوتیں بلکہ مختلف معدنیات کا آمیزہ ہوتی ہیں۔

### علاج بالمفردات کی اہمیت:

بقول شیخ الرئیس بوعلی سینا کسی مرض کے علاج کے لیے اگر ہم کسی مفرد دوا کو اپنے مقصد کے لیے کافی اور مناسب خیال کرتے ہیں تو اس کے۔۔۔ میں ہم کسی مرکب دواء کو ترجیح نہیں دیتے بلکہ مفرد دواء کو ہی بہتر سمجھ کر اختیار کرتے ہیں جس کو علاج بالمفردات کہتے ہیں۔ یہ طبی اصول کے مطابق زیادہ افضل ہے۔

اگر کسی مجبوری یا ضرورت کے تحت ایک دواء سے کام نہ چلے تو جہاں تک ممکن ہو محض ایک ہی دوا کا اضافہ کر دیا جائے۔ اسی طرح اگر ضرورت متقاضی ہو کہ مزید دوائیں بڑھائی جائیں تو کم سے کم دوا بڑھائی جائے جیسا کہ شیخ الرئیس بوعلی سینا نے قانون میں تحریر کیا ہے۔

و اعلم ان الحرب خیر من غیر المنجرب والقلیل من الادویۃ خیر من کثیر مافی غرض واحد  
یاد رہے کہ مجرب دواؤں کا نسخہ زیادہ دواؤں والے نسخے سے بہتر ہے۔

ہمارے ملک میں اطباء کا ایک گروہ لمبے لمبے نسخے لکھنا فنی کمال سمجھتا ہے ان نسخوں کی ترتیب میں محض اس امر کا خیال رکھا جاتا ہے کہ ایک ایک غرض کے لیے فہرست ادویہ میں سے دس دس، پندرہ پندرہ دوائیں ایک ہی خواص کی جمع



کردی جائیں۔

لیکن اطباء کا دوسرا گروہ وہ جو مختصر اجزاء سے علاج کرنے کو کمال فن تصور کرتا ہے جن کے نسخے محض دو چار دواؤں پر مشتمل ہوتے ہیں۔

ادویہ کے صحیح مواقع استعمال کا علم اور ان سے متوقع فوائد حاصل کرنے کی قدرت ہر طبیب میں یکساں نہیں ہوتی۔ جن کو اطباء کو مرض کی نوعیت بخوبی معلوم ہے اور دوا کی نوعیت عمل پر مکمل بھروسہ ہے انہیں اپنی فنی بصیرت کے مطابق زیادہ مختصر دواؤں سے علاج کرنے کی قدرت ہوتی ہے۔

شیخ الرئیس بوعلی سینا نے القانون کی جلد پنجم (کتاب الخامس قرا بادیں) میں تحریر کیا ہے کہ ”انه قد لانجد فی کل علة خصوصاً المركبة دواء مقالا لها من لمفردات ولم وجدنا لما آثرنا عليه“۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم ایک ہی بیماری کا مقابلہ کر لینے کی صلاحیت ایک مفرد دوا میں نہیں پاتے خصوصاً امراض مرکبہ کے علاج کے لیے۔ اگر ہم مفرد دوا سے علاج کی قدرت محسوس کر لیتے ہیں تو کبھی بھی اس مفرد دوا پر مرکبات کو ترجیح نہیں دیتے۔“

شیخ الرئیس بوعلی سینا کے اس قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ علاج امراض کے وقت ادویہ مرکبہ کا استعمال محض مجبوری کی صورت میں کیا جاتا ہے۔

مکمل اعتماد کے بغیر بہت سی آمیزش سے دوسری خرابیوں کے علاوہ ایک مشکل اور حائل ہو جاتی ہے کہ ادویہ مرکبہ گاہے ترکیب کے بعد کوئی جانبی اثر یا مخالف اثر پیدا ہو سکتا ہے یا ترکیب کے بعد ایسی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جس کی قوت یا تو علاج کے لیے کمزور ثابت ہوتی ہے یا پھر قوت زیادہ بڑھ جاتی ہے جو الٹا نقصان کرتی ہے اور ضرورت سے زیادہ تضاد رکھتی ہے۔

## ترکیب ادویہ کی ضرورت:

دوران علاج ایسے بہت سے مواقع آتے ہیں جب ایک دوا کے ساتھ چند دوائیں شامل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ وہ ضروریات جو ترکیب ادویہ پر اطباء کو مجبور کرتی ہیں حسب ذیل ہیں۔

- ۱۔ اصلاح ادویہ کے لیے۔
- ۲۔ دوا کے اثر کو قوی بنانے کے لیے۔
- ۳۔ دوا کے اثر کو ضعیف بنانے کے لیے،
- ۴۔ دوا کو سرپرلغ النفوذ بنانے کے لیے۔



دوا کو بطحی النفوذ بنانے کے لیے۔

-۵

مرکب امراض کے علاج کے لیے۔

-۶

دوا کی حفاظت کے لیے۔

-۷

دوا کی مقدار بڑھانے کے لیے۔

-۸

دیگر اغراض کے لیے۔

-۹

اصلاح دوا کے لیے:

-۱

گاہے اصلی دوا کے ساتھ دوسری دوا اس لیے شامل کرتے ہیں کہ اس دوا کی مضر کیفیت کی اصلاح ہو جائے جو اس میں پائی جاتی ہے۔ اس مضر کیفیت کی دو صورتیں ہیں۔

الف: وہ دوا اصلی مرض میں اپنی تاثیر کے لحاظ سے مفید ہو لیکن کسی دوسرے عضو کے لیے کوئی مضر تاثر نہیں رکھتی ہو۔

ب: وہ دوا اصلی تاثیر کے لحاظ سے مضرت کا کوئی پہلو نہیں رکھتی ہو مگر وہ مزہ بو، شکل و صورت اور رنگ وغیرہ کے لحاظ سے ایسی مکروہ ہوتی ہے کہ طبیعت اس کو قبول نہیں کرتی۔

پہلی صورت میں اصلی موثر دوا کے ساتھ کوئی دوسری دوا مصلح شامل کر دی جاتی ہے۔ مثلاً شحم حنظل کے استعمال سے شکم میں مروڑ پیدا ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے اس لیے اس کے ساتھ مصلح کے طور پر بزرالنج (اجوائن خراسانی) یا لفاح شامل کر دیتے ہیں۔ یہ دونوں دوائیں مختد رہونے کی وجہ سے معدہ و امعاء کی حرکت ادویہ اور تشنج و مروڑ کو کم کر دیتی ہیں۔ اسی طرح سقمونیا (محمودہ) تربد اور ریوند چینی کے ساتھ زنجبیل شامل کر دی جاتی ہے جس سے مروڑ کا کاخدشہ کم ہو جاتا ہے۔

دوسری صورت میں جب کسی دوا کا مزہ بُرا اور نامرغوب الطبع ہوتا ہے، مثلاً سقوطری (ایلو)، یا جب کسی دوا کی بو مکروہ اور خراب ہو مثلاً خیارشنبہ (الملاس)۔ یا جب کسی دوا کی شکل و صورت اور رنگت قابل نفرت ہوتی ہے تو طبیعت اس کو قبول نہیں کرتی اور وہ دوا قبل از وقت معدہ سے قے کے ذریعے خارج ہو جاتی ہے ایسی صورت میں ایسی چیزوں کے شامل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے جو بد مزہ کو خوش مزہ اور بد بو کو خوشبو میں تبدیل کر دے اور شکل و صورت اور رنگ کو مرغوب بنادے۔ غسل خالص (شہد) اور شکر سفید سے اکثر دواؤں کی بد مزگی کم ہو جاتی ہے اور گل سرخ، زعفران، مشک، عنبر اشہب سے اکثر دواؤں کی بو تبدیل ہو جاتی ہے جس سے دوا کی طرف رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔

جس طرح کسی مرض کے ازالہ کے لیے تاثیر کے لحاظ سے بہترین دوا تجویز کی جاتی ہے اسی طرح یہ خیال بھی رکھنا



پڑتا ہے کہ اس دوا کے مضر جز کی اصلاح ہو جائے اور اس کا مزہ، بو، شکل و صورت کے لحاظ سے دوا کے استعمال کا شوق بڑھ جائے۔

## ۲۔ دوا کے اثر کو قوی بنانے کے لئے:

ایک دوا کے ساتھ جب دوسری دوا شامل کی جاتی ہے تو اس آمیزش کے بعد پہلی دوا کا اثر زیادہ قوی ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ دو یا دو سے زیادہ دواؤں کے ملانے سے مجموعی تاثیر اس قدر بڑھ جاتی ہے۔ کہ اگر یہ دوائیں الگ الگ اسی مقدار میں استعمال کرائی جائیں تو اتنا اثر ظاہر نہیں ہوگا۔ مثلاً دم الاخوین ایک قابض دوا ہے، اگر اس کے ساتھ کتھ سفید شامل کر دیا جائے تو اس کی قوت قابضہ بڑھ جاتی ہے اسی طرح اگر برگ گاؤزباں کے ساتھ اصل السوس مقشر شامل کر دی جائے تو اخراج بلغم کا عمل قوی ہو جاتا ہے ایسی دوا کو دوائے معین کہتے ہیں۔ اس قسم کی دوائیں عام طور پر ایک جیسے خواص والی ہوا کرتی ہیں جو دوسری دوا کے ساتھ مل کر اس کے اثر کو زیادہ قوی کر دیتی ہیں مثلاً ایک ہی خواص والے مدرات اور مسہلات وغیرہ بقول علامہ نفیس جب کوئی مرض قوی ہوتا ہے اور اس کے مقابلے کے لئے کوئی مفرد دوا نہیں مل پاتی تو اس وقت دواؤں کو مرکب بنانے کی ضرورت پیش آتی ہے تاکہ مرکب دوا کے اجزاء مقابلہ مرض میں ایک دوسرے کی مدد کریں اور مجموعی تاثیر ازالہ مرض کے لئے کافی ہو جائے۔

بقول شیخ الریس بوعلی سینا بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرکب امراض کے مقابلے کے لئے ہمیں ایک مرکب القوی دوا ملتی ہے جس میں دو یا دو سے زیادہ مختلف خواص پائے جاتے ہیں اس لئے وہ اپنے مختلف جزوہر سے مرکب حالات میں دوا تاثیر پیدا کر سکتی ہے لیکن اس کے ایک جز کی تاثیر ہماری ضرورت سے زیادہ ضعیف ہوتی ہے اس لئے اس کے ساتھ ہم کوئی ایسی دوا شامل کر دیتے ہیں جس سے اس کی یہ تاثیر قوی ہو جاتی ہے۔ مثلاً بابونہ ایک مرکب القوی دوا ہے جس میں تحلیل اور قبض کی دو صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن اس میں تحلیل کی قوت قوی اور قبض کی قوت ضعیف ہے اس لئے اس کے ساتھ جب کوئی قابض دوا شامل کر دیتے ہیں تو اس کی قوت قابضہ زیادہ ہو جاتی ہے۔

## ۳۔ دوا کے اثر کو ضعیف کرنے کے لئے:

بعض اوقات دوران علاج ہمیں ایسی دوا ملتی ہے جس کی قوت تاثیر ہماری ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے اس حالت میں اس کے ساتھ کوئی ایسی دوا شامل کر دی جاتی ہے جس سے اس کی حدت اور تیزی کم ہو جاتی ہے ایسی دوا کو مضفف عمل کہتے ہیں مثلاً اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ مریض کو ایک یا دو نرم اور معمولی اجابتیں آجائیں جس سے اس کی امعاء (آنتیں) صاف ہو جائیں اور ضعف بھی پیدا نہ ہو لیکن وقت پر جو دوا ہمیں ملی ہے اس سے اسہال (دستوں) کے زیادہ



ہونے اور ضعف پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے تو ایسی صورت میں طبی اصول کے مطابق کبھی اس دوا کی مقدار کو کم کر دیتے ہیں اور کبھی اس کے ساتھ قابض اور حابس دوا شامل کر دیتے ہیں۔ جس سے مسہل دوا کی قوت ضعیف ہو جاتی ہے۔

## ۴۔ دوا کو سربیع النفوذ بنانے کے لیے:

بعض دوائیں بطی النفوذ ہوتی ہیں۔ ایسی دواؤں کی قوت نفاذہ کو حسب ضرورت بڑھانے کے لئے دوسری دوائیں شامل کی جاتی ہیں۔ اس قوسم کی دواؤں کو بدرقہ کہتے ہیں۔ مثلاً بعض کو کسی روغن کے ساتھ ملا کر جلد پر لگایا جاتا ہے تو وہ روغن میں محلول ہو کر اس کے ساتھ جلد کے اندر جذب ہو جاتی ہے مثلاً افیون اور کافور روغن میں حل ہو جاتے ہیں اور اسی طرح شکر، نمکیات اور کھار پانی میں حل ہو جایا کرتے ہیں اس لئے ان کو اکثر پانی کے ہمراہ استعمال کرایا جاتا ہے۔ علامہ علاء الدین قرشی تحریر کرتے ہیں کہ کبھی دوا بطی النفوذ ہوتی ہے اس لیے اس کے ساتھ ایسی دوا شامل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے جو اس کو سربیع النفوذ بنا دے جس کی مندرجہ ذیل دو صورتیں ہیں۔

الف: دوسری دوا کی آمیزش سے اس کی قوت نفاذہ عام طور پر بڑھ جائے۔ مثلاً کسی غلیظ القوام اور بطی النفوذ چیز کے ساتھ لطیف چیز کا شامل کر دینا۔

ب: دوسری دوا کے سبب سے کسی خاص عضو کی جانب اس کی قوت نفوذ تیز ہو جائے یا کسی خاص عضو کی جانب اس کا میلان بڑھ جائے مثلاً دواء مدّر کے ساتھ ذرارتح (تیلنی مکھی) کا شامل کر دینا۔

ذرارتح (تیلنی مکھی) ایک تیز مدّر ہے۔ جب اس کو دوسری دوا کے ساتھ شامل کر کے استعمال کیا جاتا ہے تو اس کو گردوں کی جانب سرعت کے ساتھ نائل کر دیتی ہے۔

## ۵۔ دوا کو بطی النفوذ بنانے کے لیے:

علاج المراض میں جس طرح یہ ضرورت پیش آتی ہے کہ کسی دوا کی قوت نفاذ کو بڑھایا جائے اسی طرح یہ ضرورت بھی پیش آتی ہے کہ کسی دوا کی قوت نفاذ کو جو ضرورت سے زیادہ بڑھی ہوئی ہو، کم کیا جائے تاکہ عضو مخصوص تک اس کے اجزاء دیر میں سرایت کریں اور کم پہنچیں۔ اس عمل کو ابطاء النفوذ کہتے ہیں علامہ نفیس نے ابطاء نفوذ کی دو قسمیں بیان کی ہیں

۱۔ ابطاء ذاتی

۲۔ ابطاء غرضی



## ۱۔ ابطاء ذاتی:

سے مراد یہ ہے کہ اصلی دوا کے ساتھ دوسری دوا شامل کر کے براہ راست اصلی دوا کی قوت نقاذ کو کم کر دیا جائے۔ جیسا کہ کسی سرلیج النفوذ دوا کے ساتھ کسی بطی النفوذ دوا کے شامل کرنے سے ہوتا ہے۔ مثلاً سرکہ میں پانی شامل کر دینا یا قیروطی میں ادویہ کے ساتھ روغن کا شامل کر دینا جس کی وجہ سے قیروطی دیر تک جسم پر قائم رہتی ہے اور سستی کے ساتھ جذب ہوتی ہے۔

## ۲۔ ابطاء غرضی:

سے مراد یہ ہے کہ اصلی دوا پر دوسری دوا براہ راست اثر نہ کرے بلکہ وارد بدن ہو کر عضو میں وہ کوئی ایسا تغیر پیدا کر دے جس سے اصلی دوا کے نفوذ میں قدرے مزاحمت اور رکاوٹ پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے اس کا نفوذ تیزی کے ساتھ نہ ہو سکے۔ مثلاً دوا مدّر بول دواء معرّق کے عمل کو سست کر دیا کرتی ہے۔ اسی طرح ادویہ مقیّہ مسہل دوا کے عمل کو سست کر دیتی ہے۔

اس اصول سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ہم کسی دوا معرّق کے عمل کو کم کرنا چاہیں اور اس کے ساتھ قلیل مقدار میں دوا مدّر شامل کر دیں تو دوسرا معرّق کا عمل کم ہو جاتا ہے اور اس کے اجزاء موثرہ جلد کی جانب جس سرعت کے ساتھ نفوذ کرنے والے تھے اس کی رفتار میں رکاوٹ پیدا ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر ہم کسی دوا مدّر کے فعل کو کم کرنے کے لیے دوا معرّق شامل کر دیں تو دوا مدّر کے اجزاء فعالہ جس سرعت کے ساتھ گردوں کی جانب نفوذ کرنے والے تھے تو اس وقت اس کی قوت نفوذ میں کمی آجائے گی۔ اسی طرح قے کے آجانے سے امعاء کی جانب دوا مسہل کی قوت نفوذ کم ہو جاتی ہے جس سے اسہال کم آتے ہیں۔ اسی طرح اسہال کے جاری ہو جانے سے دوا مقیّہ کی قوت کمزور ہو جاتی ہے اور قے کی تعداد و شدت میں کمی آ جاتی ہے۔

## ۶۔ مرکب امراض کے علاج کے لیے:

جب بدن انسانی میں چند امراض جمع ہو جاتے ہیں اور ہر مرض دوسری دوا کا خواہاں ہوتا ہے۔ اور اس وقت کوئی ایسی دوا مفرد نہیں ملتی جو تنہا مجموعہ امراض کا مقابلہ کر سکے تو ایسی حالت میں ہر مرض کی رعایت سے نسخہ کو مرکب کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ مثلاً نزلہ اور بخار کے نسخہ میں دونوں قسم کی دوائیں شامل کی جاتی ہیں یا ہمیں کوئی ایسی دوا ملتی ہے جو دو جوہروں یا قوتوں سے مرکب ہوتی ہے اور ہر جوہر یا قوت مرض مرکب کا مقابلہ کر سکتی ہے مگر ان میں سے ایک جوہر



بہت زیادہ قوی اور دوسرا ضعیف ہوتا ہے ایسی صورت میں ایسی دوا شامل کی جاتی ہے جو ضعیف قوت کو بڑھا دے اور بڑھی ہوئی قوت کو کم کر دے یا ایسی دوا ملتی ہے جس میں دونوں قوتیں برابر ہوتی ہیں۔ لیکن مرض مرکب کا ایک مرض دوسرے سے قوی اور غالب ہوتا ہے تو ایسی صورت میں اس بات کی ضرورت پیش آتی ہے کہ دوا اس قوت کو جو مرض قوی کا مقابلہ کر رہی ہے دوسری دوا ملا کر مزید قوی کر دیا جائے۔

## ۷۔ دوا کی حفاظت کے لیے:

اصلی دوا کے ساتھ گاہے دوسری دوا اس مقصد کے لیے استعمال کرتے ہیں کہ وہ اصلی دوا کو فساد و تعفن سے یا کمزور ہونے سے محفوظ رکھے شکر اور شہد کے قوام میں دواؤں کو شامل کرنے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے جیسا کہ مرئی، گل، قند، خمیرہ اور شربت وغیرہ میں دوائیں شکر اور شہد کے قوام میں محفوظ رہتی ہیں نمک اور سرکہ کی بھی دواؤں کو فساد و تعفن سے محفوظ رکھتے ہیں۔

## ۸۔ دوا کی مقدار بڑھانے کے لیے:

اکثر ستمی دواؤں کی مقدار خوراک اتنی قلیل ہوتی ہے کہ ان قلیل مقداروں میں اس دوا کا منقسم ہونا دشوار ہوتا ہے مثلاً بعض دواؤں کی مقدار خوراک ایک چاول اور نصف چاول ہوتی ہے اور بعض دواؤں کی مقدار خوراک سرسوں کے دانہ کے برابر یا اس سے بھی کم ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں اس ستمی دواء کے ساتھ کوئی سادہ اور بے ضرر چیز شامل کر دی جاتی ہے جس سے اس دواء کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور پھر اس دواء کو مختلف خوراکوں میں تقسیم کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی سادہ چیزیں خشک اور سفوف کی شکل میں ہوتی ہے۔ مثلاً نشاستہ، گل، قیولیا اور شکر وغیرہ اور سیال و نیم جامد بھی ہوتی ہیں، مثلاً شہد، شکر اور ان کا قوام وغیرہ۔

## دیگر اغراض کے لیے:

بعض اوقات ایک دواء کے ساتھ دوسری دواء مذکورہ بالا اغراض کے علاوہ کسی ایسی غرض کے لیے شامل کی جاتی ہے جو مذکورہ بالا عنوانات کے علاوہ ہوتی ہے۔ مثلاً:

۱۔ ایک مرض میں متعدد علاج۔ جبکہ مرض ایک ہو مگر اس کے علاج میں متعدد و قوانین مد نظر ہوتے ہیں۔ مثلاً خُمی عفونیہ کی دواء کے ساتھ ملتین امعاء دواء کا شامل کرنا تاکہ آنتیں صاف رہیں اور ان کے فضلات برابر خارج ہوتے رہیں یا بخار کی دواء کے ساتھ معرقات یا مددات وغیرہ شامل کی جاتی ہیں تاکہ ان راستوں سے مواد کا استفراغ ہوتا رہے۔



اسی طرح نزلہ کی حالت میں نزلہ کی مخصوص ادویہ کے ساتھ گاہے ملین شکم یا معرق دوائیں شامل کی جاتی ہیں۔

۲۔ گاہے مرض اگرچہ مفرد ہوتا ہے مگر اس کے عوارض متعدد ہوتے ہیں انہیں لیے اصل مرض کی دواء کے ساتھ ان مختلف عوارض کی رعایت سے مختلف دوائیں شامل کی جاتی ہیں مثلاً نزلہ اور بخار کے ساتھ اگر صداع شدید بھی عارض ہو تو نزلہ اور بخار کی دواؤں کے ساتھ مسکن الم دوائیں شامل کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اگر نزلہ کے ساتھ درد گلو بھی ہو تو نزلہ کے نسخہ میں شربت توت سیاہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ بعض اوقات دو یا دو سے زیادہ دوائیں اس لیے شامل کی جاتی ہیں کہ ان کے باہم طے سے تغیر و استحالہ ہوتا ہے اور کم و بیش عرصہ کے بعد ایک نئی چیز پیدا ہو جاتی ہے جو مفید اور کارآمد ہوتی ہے۔ مثلاً معدہ میں بکثرت بخارات پیدا ہوتے ہیں جن کے سبب خوب ڈکاریں آتی ہیں۔

دواء کی اصلاح کرنا، دواء کو سرلیج النفوذ بنانا، دواء کو بطبی النفوذ بنانا، دواء کے اثر کو قوی کرنا، دواء کے اثر کو ضعیف کرنا، دواء کی مقدار بڑھانا وغیرہ اغراض کے لیے دواؤں کو گھٹانا، بڑھانا اصل میں اس بات پر منحصر ہونا چاہیے جبکہ معالج کی ادویہ مفردہ پر اچھی گرفت ہو یا وہ اچھی علمی صلاحیت رکھتا ہو تو ایسی صورت و موقع و محل کے اعتبار سے ایسی تبدیلی کا مجاز ہوگا ورنہ وضع الشیء فی غیر محددہ کے تحت وہ الثا ظالم قرار پائے گا، اور اس بے محل تبدیلی سے علاج مرض بجائے فائدہ کے نقصان پہنچا سکتا ہے۔



## تناقض آثار اور متناقض ادویہ

### تناقض ادویہ:

وہ دوائیں جو عرق کو منقبض کرتی یا کشادہ کرتی ہیں یا جریان الدم پیدا کرتی یا اس کو جس کرتی (روکتی) ہیں یا اسہال لاتی یا قبض پیدا کرتی ہیں یا بدنی حرارت کو بڑھاتی اور کم کرتی ہیں یا مادہ کو تحلیل کرتی یا جمع کرتی ہیں یا حرکات قلب کو تیز یا سست کرتی ہیں متناقض ادویہ کہلاتی ہیں اور ان کے افعال کو جو ایک دوسرے کے متقابل اور متضاد ہوتے ہیں انہیں آثار متناقض کہتے ہیں مثلاً حموضت یعنی شوریت کی دشمن ہے پس یہ دونوں چیزیں باہم متضاد اور متناقض ہیں جو آپس میں مل کر ایک دوسرے کے مزاج کو بدل کر اس کی حدت کو توڑ دیا کرتی ہیں۔

بعض دوائیں ایسی ہوتی ہیں کہ جب دوسری دواء کے ساتھ شامل کی جاتی ہیں تو ان کی شکل و صورت تبدیل ہو جاتی ہے خواہ رنگ تبدیل ہو جائے یا قوام تبدیل ہو جائے۔

جس طرح بعض دواء مل کر دوسری غیر محلول دواؤں کو حل کرنے میں مدد کرتی ہیں اسی طرح بعض دوائیں مل کر محلول دواؤں کو غیر محلول صورت میں تبدیل کر دیتی ہیں جن کے اجزاء تہہ نشیں ہو جاتے ہیں اسی طرح بعض دوائیں دوسری دواؤں کے ساتھ ملنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتیں مثلاً روغن اور پانی۔ اس کے علاوہ زہر مہرہ خطائی طباشیر (بنسلو چن)، لک اور رال جیسی ادویہ پانی میں قطعاً حل نہیں ہوتیں۔

اقسام تناقض: تناقض کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ تناقض فعلی

۲۔ تناقض مزاجی

### تناقض فعلی:

تناقض فعلی سے مراد وہ دوائیں ہیں جو باہم مل کر ادویہ کے قوام اور مزاج پر کوئی اثر نہیں کرتی ہیں بلکہ ان کی عضوی تاثیرات ایک دوسری کی متضاد ہوتی ہیں اس قسم کی دو یا دو سے زیادہ دوائیں اگر بلا کر دی گئیں اور دونوں کی قوت مساوی ہے تو قطعاً کوئی عمل ظاہر نہیں ہوگا اور اگر ایک غالب اور دوسری مغلوب ہے تو غلبہ کے لحاظ سے دواء غالب کا اثر نمودار ہو سکتا ہے۔



بعض اوقات دواء کے عمل کی شدت کو کم کرنے کے لیے ایک متضاد دواء ان کے ساتھ شامل کر دی جاتی ہے مثلاً حب السلاطین (جما لگوٹہ) جیسی تیز مسہل کے ساتھ کوئی لعابی دواء مثلاً لعاب اسپنخول، لعاب بہدانہ کا اضافہ کر سکتے ہیں تاکہ اسعاء میں خراش کا احتمال دور ہو جائے۔

### تناقض مزاجی:

تناقض مزاجی سے مراد وہ تناقض ہے جس میں دواؤں کی باہم آمیزش اور ترکیب کا لحاظ رکھا جاتا ہے اس کی پھر دو صورتیں ہیں:

۱۔ تناقض صوری

۲۔ تناقض کیفی

### تناقض صوری (تناقض کیمیائی):

تناقض صوری سے مراد وہ تناقض ہے جس میں آمیزش کے بعد ادویہ کی سابقہ ماہیت اور صورت نوعیہ تبدیل ہو جاتی ہے اور ایک یا زیادہ چیز بن جاتی ہے یعنی جس میں عناصر کی ترکیب و ساخت تبدیل ہو جاتی ہے اسی وجہ سے اس کو تناقض عنصری یا تناقض کیمیائی بھی کہتے ہیں۔

یہ نئی چیز جو آمیزش کے بعد حاصل ہوتی ہے بدنی تاثیر کے لحاظ سے اس کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں:

اول: یہ نئی چیز بدنی تاثیر کے لحاظ سے مفید اور کارآمد ہوتی ہے۔

دوم: بدنی تاثیر کے لحاظ سے مضر ہوتی ہے۔

سوم: نئی چیز بدنی تاثیر کے لحاظ سے نہ مفید ہوتی ہے اور نہ مضر بلکہ قطعاً بے اثر ہوتی ہے۔

احساس اور عدم احساس کے اعتبار سے تناقض صوری کی دو قسمیں ہیں۔

الف) تناقض حسی۔ ب) تناقض خفی

### الف) تناقض حسی:

تناقض حسی سے وہ تناقض مراد ہے جس میں ایسی نمایاں تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ اس سے جو نئی چیز بنتی ہے وہ صاف طور پر محسوس ہوتی ہے مثلاً محلول اجزاء کا راسب ہو جانا، یا اس سے نمایاں طور پر جھاگ اور بخارات کا اٹھنا۔



## (ب) تناقض خفی:

تناقض خفی سے وہ نامراد ہے جس میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ نمایاں نہیں ہوتی۔ اور اس کے قوام میں کوئی تغیر نظر نہیں آتا۔ خواہ رنگت میں کم و بیش تغیر واقع ہو جائے۔ جو ہر حالت میں ضروری نہیں۔

## تناقض کیفی:

تناقض کیفی سے مراد وہ تناقض ہے جس میں آمیزش کے بعد کوئی حقیقی استحالہ نہیں ہوتا یعنی دونوں چیزوں کے سابقہ مزاج نہیں بدلتے بلکہ دونوں میں ملنے اور مخلول ہونے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی۔ مثلاً روغن اور پانی۔ یا آمیزش کے بعد دوسری مخلول چیز غیر مخلول شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ مثلاً اصل السوس۔ مخلول میں اگر ترشی شامل کر دی جائے تو اس کا مخلول مکدر ہو جاتا ہے اور اس کا جو ہر اسب ہو جاتا ہے۔ طباشیر، رال اور لک وغیرہ جیسی غیر منحل چیزوں کی آمیزش تناقض کیفی میں شامل ہے۔

شیخ الرئیس بوعلی سینا۔۔۔۔۔ فرماتے ہیں۔

”گا ہے آمیزش کی وجہ سے بعض دواؤں کے افعال قوی ہو جاتے ہیں اور گا ہے آمیزش کی وجہ سے ان کی مضرت کی اصلاح ہو جاتی ہے۔“

پھر کتاب الخامس القانون، فصل کیفیت ترکیب میں تحریر کرتے ہیں کہ:

”ادویہ کی بعض تراکیب سے بھلائی کی جگہ برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور بعض تراکیب سے ادویہ کا اثر اور ان کا عمل قوی ہو جاتا ہے۔“

## فعل کے قوی ہو جانے کی مثال:

شیخ الرئیس بوعلی سینا نے فعل کے قوی ہو جانے کی چند مثالیں بیان کی ہیں۔

۱۔ یہ کہ کسی دواء میں قوتِ مسہلہ ہو لیکن وہ دواء معین و مددگار کی اس لیے محتاج ہو کہ اس کے جوہر میں قطعاً کوئی قوی جزو معین موجود نہ ہو۔ ایسی دواء کے ساتھ جب دواء معین ملا دی جاتی ہے تو اس کا عمل قوی ہو جاتا ہے مثلاً تربد، جس میں قوتِ مسہلہ پائی جاتی ہے مگر یہ ضعیف الحدۃ ہوتی ہے اس لیے یہ شدید تحلیل پر قادر نہیں ہوتی لیکن جب تربد کے ساتھ رنجیل (سونٹھ) شامل کر دی جائے تو یہ اپنی حدت سے بڑی مقدار میں لیس دار، بارہ اور زجاجی خلط کو راستوں کی راہ خارج کر دیتی ہے اور اس سے اس کی قوتِ اسہال کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔



۲۔ اسی طرح افتیمون ولایتی ایک ست مسہل ہے لیکن اس کے ساتھ جب فلفل سیاہ جیسی لطیف دواء شامل کر دی جاتی ہے تو سرعت کے ساتھ اسہال جاری ہو جاتے ہیں کیونکہ فلفل سیاہ اپنی قوت تحلیل سے افتیمون ولایتی کی اعانت کرتی ہے۔

۳۔ زراوند میں قوت قابضہ اگرچہ قوی ہے لیکن اس کے اندر قوت قابضہ کے ساتھ قوت مفتحہ بھی ہوتی ہے جس سے اس کا فعل قبض کمزور ہو جاتا ہے لیکن جب اس کے ساتھ گل ارمنی یا اقا قیا شامل کر دیا جاتا ہے تو اس کی قوت قابضہ قوی ہو جاتی ہے۔

### بطلان فعل کی مثال:

بعض ادویہ کے افعال آمیزش کے بعد باطل ہو جاتے ہیں مثلاً بنفشہ اور ہلیلہ اور باہم ملا کر استعمال کرائیں تو دونوں کا فعل باطل ہو جاتا ہے اس لیے کہ بنفشہ مسہل بالتکثیر ہے۔ یعنی بنفشہ مادہ کو نرم کر کے دست لاتا ہے اور ہلیلہ مسہل بالعصر والتکثیف ہے یعنی ہلیلہ مادہ کو نچوڑ کر اور سمیٹ کر دست لاتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں اگر ایک ساتھ وارد بدن ہوں گی تو دونوں کا فعل باطل ہو جائے گا۔ لیکن اگر پہلے بنفشہ استعمال کرایا گیا تو بھی کسی ایک کا عمل ظاہر نہ ہوگا لیکن اگر پہلے بنفشہ استعمال کرایا گیا جس نے مادہ کو نرم کر دیا اور اس کے بعد ہلیلہ استعمال کرایا گیا جس نے نچوڑنے کا عمل کیا تو فعل قوی تر ہو جائے گا۔

### اصلاح فعل کی مثال:

اگر صبر زرد، صمغ کثیر اور مقل (گوگل) کو باہم ملا کر استعمال کرایا جائے اس لیے کہ صبر زرد مسہل ہے اور امعاء کا تنقیہ کرنا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی امعاء میں کج و خراش پیدا کر دیتا ہے اور عروق کو کشادہ کر دیتا ہے جس سے جریان الدم عارض ہو جاتا ہے لیکن صمغ کثیر (لیس پیدا کرنے والا) اور مقل (گوگل) قابض ہے پس جب صبر زرد (ایلو) کے ساتھ صمغ کثیر شامل کر کے استعمال کرایا جاتا ہے تو ایسی صورت میں صبر زرد سے جو خراش امعاء میں پیدا ہوتی ہے اس کو صمغ کثیر اپنے لیس کے ذریعہ چکنا کر دیتا ہے اور مقل عروق کے منہ کو قوی کر دیتا ہے۔ جس سے وہ گھل نہیں پاتے اور جریان الدم عارض نہیں ہوتا۔ اور اسی طرح صبر زرد کی مضرتیں دور ہو جاتی ہیں۔



## اقسام ادویہ باعتبار افعال و تاثیرات

اکال: CORROSIVE. OR. EROSIVE

(کھا جانے والی) اکال وہ دواء ہے جو اپنی حدت اور قوت انجذاب کی صلاحیت کی وجہ سے اعضاء کی ساختوں یا بانوں میں زخم ڈال دیتی ہے یا ان کو فنا کر دیتی ہے۔ مثلاً تیزاب گوگرد (JULPH - URIC ACID)، تیزاب نمک (HYDROCHLORIC ACID)، تیزاب شورہ، چونہ، ہڑتال، توتیا، زنگار، کاشغری وغیرہ۔

جاذب: ABSORBENT (جذب کرنے والی)

جاذب وہ دواء ہے جو اندرونی اور بیرونی استعمال کی صورت میں رطوبات کو جذب کر لیتی ہے یا اپنی لطافت و حرارت کے باعث مادہ کو حرکت دے کر ایک مقام سے دوسرے مقام تک یا اس کے طبعی اخراج کے مقام تک پہنچا دیتی ہے۔ مثلاً جندبیدستر، تخم پنواڑ، غاریقون، خردل (رائی)، لہسن اور ماش وغیرہ۔

جالی: (DETERGENT) (جلا بخشنے والی)

جالی وہ دواء ہے جو بدن کے مسامات سے میل کچیل اور لیسدار مادہ کو نکال کر صاف کر دیتی ہے۔ مثلاً سرکہ خالص، عرق لیموں و دیگر ترش ذائقہ والی ادویہ، عمل خالص (شہد خالص)، عاقر قرحا، بلادر، اُشادر آبِ برگِ ترب وغیرہ۔

حالبس الدم: (STYPTIC OR HAEMOSTATIC) (جریان خون کو روکنے والی)

حالبس الدم وہ دواء ہے جو اپنی قوت قابضہ یا قوت حابسہ کی وجہ سے عروقِ دمویہ میں تنگی پیدا کر کے اور اپنی قوت جاذبہ سے خون میں قوت انجماد کو بڑھا کر جریان الدم کو روک دیتی ہے مثلاً دم الاخوين (خون سیاؤشاں - ہیرادو کھی)، شنب یمانی (پھٹکری، زمہ، زاک سفید)، سنگ جراحی، کاغذ خام سوختہ، گل ارمنی، گل ملتان، گل سرخ (گیرد)، گل مختوم، کھربا، شمع، کتھ سفید، مازوسبز، سرطان سوختہ، صدف سوختہ، تیخ انجبار، مروارید (موتی)، سفیدی، بیضہ مرغ اور حب الاکس وغیرہ۔

حالق: DEPILATORY (بالوں کو صاف کرنے والی)

حالق وہ دواء ہے جو مساماتِ جلد میں سرایت کر کے بالوں کی جڑوں کو کمزور کر کے ان کو گرادیتی ہے مثلاً ہڑتال،



سفیدہ، نیم گرم راکھ، اور طب جدید میں بیریم سلفائیڈ (Barium Sulphate) وغیرہ۔

**حکاک:** PRURITIC (خارش پیدا کرنے والی)

حکاک وہ دواء ہے جو مسامات جلد میں جذب ہو کر اعضاء کے حسی سروں پر ایک خاص قسم کی تحریک پیدا کر دیتی ہے جس کے نتیجہ میں بدن میں خارش پیدا ہو جاتی ہے مثلاً برگ اردی، برگ بھنڈی، پھلی کوچ، سیم کوہی، انگن، ناگ پھنی کا رواں، کملہ کیڑے کا رواں اور زمیقندرو وغیرہ۔

**خاتم:** CICATRIZANT (زخم پر کھرٹ جمانے والی)

خاتم وہ دواء ہے جو زخم کی رطوبت کو خشک کر کے کھرٹ جما دیتی ہے مثلاً ماز و سبز، کات سفید، صدف سوختہ، سنگ جراح، گل ارمنی، گل ملتان، گل سرخ (گیرو)، کاغذ خام سوختہ، صبر زرد (ایلو) اور توتیا وغیرہ۔

**دافع تشنج:** ANTI SPASMODIC (اٹنٹھن اور کھجاؤ کو دور کرنے والی)

دافع تشنج وہ دواء ہے جو اعصاب یا مراکز اعصاب کی قوت انقباض کو کم کر کے ساختوں میں استرخاء پیدا کر دیتی ہے مثلاً خشخاش یا اس کا جرم موثر افیون، اسرول، جند بیدستر، قنب (حشیثہ الفقراء - فلک سیر - بھنگ)، بزرالنج (اجوائن خراسانی)، جدوار خطائی، قرفل (لونگ)، سنبل الطیب (بالچھڑ - جٹامانی)، جوز ماتل (دھتورا)، افتیمون ولایتی، افتیمون ہندی، عود صلیب، قسط شیریں، سداب اور حلقیت (ہینگ - انگوزہ) وغیرہ۔

**دافع تعفن:** ANTI PURGATIVE (عفونت کو دور کرنے والی)

دافع تعفن وہ دواء ہے جو مادہ عفونت کی ماہیت میں تبدیلی پیدا کر کے اور اجسام خبیثہ کو ہلاک کر کے یا ان پروردہ جراثیم کا مزاج بدل کر تعفن کو دور کر دیتی ہے۔ مثلاً کافور، برگ نیم، گوگرد (گندھک - کبریت)، روغن دارچینی، سیما (پارہ) شت یمانی، گل سرخ، ست اجوائن، ست پودینہ، نانخواہ (اجوائن دیسی)، رسلپور دارچکنہ، توتیا، نغاع (پودینہ)، اور حلقیت (ہینگ - انگوزہ) وغیرہ۔

**دافع حمی:** ANTIPYRETIC OR ANTIFEBRILE (بخار کو دور کرنے والی)

دافع حمی وہ دواء ہے جو بدنی حرارت جو کہ حرارت غریزی کے علاوہ ہو اور حد اعتدال سے بڑھی ہوئی ہو تو ایسی غیر



طبعی حرارت کو طبعی حالت پر لے آتی ہے مثلاً کربنجہ، خاکسی (خوبکلاں)، گلوئے نیم سبز، چراستہ تلخ، شاہترہ، اتیس شیریں، افسنین رومی، باد آور، شکاعی اور برنجاسف وغیرہ۔

نوٹ: جدید تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ افسنین رومی میں ایسے اجزاء موجود نہیں ہیں جو بخار کو دور کر سکیں۔ اسی طرح قد ماء کا خاکسی کا خسرہ اور چیچک میں بستر پر زور استعمال عقلی دلیل کا محتاج ہے۔

رابع: REPELLANT (مادہ کو لوٹانے والی)

رابع وہ دواء ہے جو اپنی قوت قابضہ کے اثر سے عروق میں انقباض پیدا کر دیتی ہے جس کے باعث فاسد مواد کا نفوذ عضو ماؤف کی جانب دشوار ہو جاتا ہے مثلاً دم الاخوین (خون سیاوشاں)، گل ارمنی، گل ملتان، گل سرخ (گیرد)، سنگ جراثیم، کتھ سفید، فوفل (سپاری۔ چھالی)، شبت یمانی (پھٹکری)، سماق، گلنار فارسی، رسوت، کشیز، خشک (دھنیا)، اور زرد و غیرہ۔

سمی: TOXIC (زہریلی دوا)

سمی دوا، دنیا میں ناممکن الوجود ہے بشرطیکہ وہ دواء خوراک میں استعمال کی جائے لیکن اطباء قدیم کے بیان کے موجب اس کا بیان درج ذیل ہے۔ سمی وہ دواء ہے جو وارد بدن ہو کر غیر معمولی مضرت پیدا کرتی ہے اور اس کی افراط کی صورت میں موت تک واقع ہو جاتی ہے مثلاً سم الفاء (تراب الفاء سکھیا)، حب السلاطین (جمال گوٹہ)، سیماب (پارہ)، بیش (بچھناک)، اذراق (خائق اکلب، کچلہ)، شگرف، دار چکنا، رسکپور، جوز مائل، (دھتورہ)، توتیا، اور ہڑتال وغیرہ۔

نوٹ: مگر یہی دوائیں مناسب مقدار میں شافی تاثیر رکھتی ہیں یہ شافی مقدار ہر شخص میں اس کے ذاتی، خاندانی اور نسلی اعتبار سے الگ الگ ہوتی ہیں۔

عاصر: EXPRESSIVE OR SQUEEZING (نچوڑنے والی)

عاصر وہ دواء ہے جو اپنی مزاجی یبوست اور قوت قابضہ کی وجہ سے عمل کر کے اعضاء کی خلاؤں کی رطوبت کو نچوڑ کر خارج کر دیتی ہے مثلاً آملہ، ہلیلہ جات (ہلیلہ زرد، کابلی اور سیاہ) پوست انار، پھلی ببول، گلنار فارسی، گل ارمنی اور شب یمانی (پھٹکری۔ زمہ) وغیرہ۔

غسّال: ABLUENT (رطوبت کو دھونے والی)

غسّال وہ دواء ہے جو اپنی قوت جلا کے باعث ردی مادوں اور ان کے اجزاء کو حل کر کے سطح اعضاء کو دھو ڈالتی ہے



مثلاً عرق لیموں و دیگر ترش اشیاء غسل خالص (شہد)، آب نیشکر (گنے کارس)، ماء الحین، ماء الشعیر، آب برگ، کیلا، نیم، کھجور کی تازی اور آب سادہ (پانی) وغیرہ۔

نوٹ: پانی سب سے بڑی دواء غسل ہے کیونکہ دیگر ادویہ غسل بغیر پانی کے اس فعل کو انجام نہیں دے سکتیں۔

### قابض: ASTRINGENT (سکڑنے والی)

قابض وہ دواء ہے جو اپنی قوت قابضہ اثر سے انقباض پیدا کرتی ہے۔ یہ انقباض دواء کے اثر سے جسم کے کسی حصہ میں ہو سکتا ہے خواہ بیرون جلد ہو یا مسامات جلد میں یا عروق میں یا نظام ہضم میں ہو۔ مثلاً دم الاخوین (خون سیاہ شاں) شت یمانی (پھٹکری)، مازوسبز، کتھ سفید، گل ارمنی، گل ملتان، گل مختوم گل سرخ (گیرو) اور سنگجراحت وغیرہ۔

### قابض امعاء: INTESTINAL ASTRINGENT (آنتوں میں قبض پیدا کرنے والی)

قابض امعاء وہ دواء ہے جو امعاء کی حرکت دوریہ کو ست کر کے ان کی رطوبات کو کم کر دیتی ہے۔ جس سے امعاء میں قبض پیدا ہو جاتا ہے۔ باعتبار کیفیت عمل ایسی ادویہ کی مندرجہ ذیل صورتیں ممکن ہیں۔

۱۔ بعض دوائیں امعاء کے عروق کو منقبض کر کے امعاء میں قبض پیدا کر دیتی ہیں۔ مثلاً شت یمانی (پھٹکری)، تیزاب گوگرد محلول، نمک رصاص اور نمک نقرہ وغیرہ۔

۲۔ بعض دوائیں امعاء کے عروق کے معاون نسج کی رطوبت بیضیہ Albumin کو منجمد کر کے قبض پیدا کر دیتی ہیں مثلاً دم الاخوین، کتھ سفید، گل ارمنی، گل مختوم، سماق، سنگ جراثیم، حب الآس، مازوسبز، بیل گری، مصطکی رومی، پوست انار، پوست خشخاش، بیخ انجبار، کتھ فولاد، کتھ خبث الحدید اور زرشک وغیرہ۔

نوٹ: مذکورہ بالا ادویہ کی غشاء مخاطی کی عروق کے چاروں طرف رطوبت زلالی (Albumin) کو منجمد کر کے خون کے دوران کو کم کر دیتی ہیں جس سے عروق کی دیواروں سے مادہ کا ترشح کم ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں امعاء میں قبض پیدا ہو جاتا ہے۔

۳۔ بعض دوائیں امعاء کی حرکت دوریہ کو ست کر کے اور امعاء کی رطوبت کے ترشح کو کم کر کے امعاء میں قبض پیدا کر دیتی ہیں مثلاً بیروج الصنم، افیون، جوز مائل (دھتورا) اور چوننا وغیرہ۔

### قاتل دیدان امعاء: ANTIHELMINTIC (آنتوں کے کیڑوں کو ہلاک کرنے والی)

قاتل دیدان امعاء وہ دواء ہے جو کرم امعاء کو ہلاک کر دیتی ہے۔ لفظ دیدان میں کیڑوں کی تمام قسمیں شامل ہیں



خواہ چرنے ہوں یا کدودانے یا کچھوے یا دوسری قسم کے کرم جو امعاء میں ملتے ہیں۔ کرام امعاء کی قسمیں چونکہ بہت سی ہیں اس لیے مخصوص قسم کی کرم کے اعتبار سے علیحدہ علیحدہ مخصوص اصطلاح درج ذیل ہیں۔

### ۱۔ قاتل حیات: (کچھوؤں کو مارنے والی)

قاتل حیات وہ مخصوص دوا ہے جو امعاء میں موجود کچھوؤں پر اثر انداز ہو کر ان کو ہلاک کر دیتی ہے مثلاً پلاس پا پڑہ، پوسٹ نیم اور درمنہ ترکی۔

### ۲۔ قاتل حب القرع: (کدودانے کو ہلاک کرنے والی)

قاتل حب القرع وہ دوا ہے جو امعاء میں موجود کدودانے پر اثر انداز ہو کر ان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ مثلاً پوسٹ پنخ انار (Pormogranate root bark) اور باؤ بڑنگ وغیرہ۔

### ۳۔ قاتل دودا لخل: (چرنوں کو ہلاک کرنے والی)

قاتل دودا لخل وہ دوا ہے جو امعاء میں موجود چرنوں پر اثر انداز ہو کر ان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ مثلاً گکروندہ (بھکمر)، برگ آڑو، درمنہ ترکی اور ریوند چینی وغیرہ۔

نوٹ: چرنوں پر اکثر وہی دوائیں اثر انداز ہوتی ہیں جو حقنہ کے ذریعہ قولون میں داخل کی جائیں مثلاً نمک طعام مخلول، عرق گکروندہ اور عرق برگ جسطیانا وغیرہ۔ مگر جسطیانا کا استعمال اندرونی طور (خوردنی) سب سے زیادہ مفید بتایا گیا ہے۔

### قاشر: STRIPPER (چھلکا اتارنے والی)

قاشر وہ دوا ہے جو اپنی قوت جلاء کی زیادتی کی وجہ سے جلد کے فاسد اجزاء کو خارج کر دیتی ہے۔ کثرت جلاء کی وجہ سے بشرہ (جلد کی بیرونی سطح) اور کبھی اندرونی سطح بھی چھل سکتی ہے۔ مثلاً زراوند، خولجان (کلچن) کف دریا، حسن یوسف، ادک اور لہسن وغیرہ۔

### قاطع باہ: ANAPHRODISIAC (خواہش و قوت جماع کو کم کرنے والی)

قاطع باہ وہ دوا یا تدبیر ہے جو اعضاء تناسل کے اعصاب یا مرکزی اعصاب کو کمزور کر کے اعضاء تناسل اور اس سے متعلقہ اعضاء کے دوران خون کو کم کر کے جماع کی خواہش کو کم یا فنا کر دیتی ہے۔



طب یونانی میں استعمال ہونے والی وہ تمام دوائیں جو بطور مسک استعمال کی جاتی ہیں ان کا استعمال دوائی خوراک سے زیادہ وقتی طور پر یقیناً قاطع باہ ہے یہی حال نشہ آور دواؤں اور الکوحل (شراب) کا بھی ہے ان کا استعمال دوائی خوراک میں محرک ہے لیکن کثرت استعمال سے وقتی طور پر قاطع باہ ہے۔ اس کے علاوہ ناگہانی دماغی صدمات بھی قاطع باہ کا سبب بنتے ہیں۔ اس پر اطباء قدیم اور نفسیات کے ماہرین کا اتفاق ہے۔

مقامی استعمال میں برف، سرد پانی اور اولہ بھی وقتی طور پر قاطع باہ ہو سکتے ہیں۔ ادویہ کی فہرست میں افیون، تخم کاہو، بزرالنج (اجوائن خراسانی) لیموں اور کتیرا ہیں بشرطیکہ مقدار خوراک سے زیادہ استعمال کی جائیں۔ ورنہ یہی دوائیں مسک ثابت ہوں گی نہ کہ قاطع باہ۔ ایسی دوائیں طب یونانی میں تجربہ صحیح ثابت نہیں ہو سکتی ہیں۔

شیخ الرئیس بوعلی سینا کی کلیات القانون --- کی مختصر کردہ کتاب موجز القانون کے بیان کے مطابق جماع ممنوعہ کی سرخی کے تحت چند حالتیں قاطع بیان کی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

- ۱۔ بوڑھی عورت (یائسات)
- ۲۔ کمسن لڑکی (نابالغ)
- ۳۔ کنواری لڑکی (باکرہ)
- ۴۔ حیض والی عورت (حائضہ)
- ۵۔ وہ عورت جس سے عرصہ دراز سے جماع نہ کیا گیا ہو
- ۶۔ بد صورت عورت

نوٹ: مذکورہ بالا صورتیں اسی وقت قاطع باہ ہوں گی جب صاحب معاملہ کے لیے کوئی صورت اچھی نہ معلوم ہوتی ہو اور نفسیاتی اثر بھی برا پڑ رہا ہو۔ ناپسندیدی کی صورت میں مندرجہ بالا صورتیں قاطع باہ ہرگز نہ ہوں گی۔ (مولف)

**کاسر ریاح: CARMINATIVE** (ریاح کو توڑ کر خارج کرنے والی)

کاسر ریاح وہ دواء ہے جو معدہ و امعاء کے اعصاب کو تحریک دے کر ان کی عضلاتی حرکات کو تیز کر کے یا معدہ کے بالائی یا زیریں دہانہ کو کشادہ کر کے معدہ و امعاء کے عضلات کو تحریک دے کر ریاح کو توڑ کر خارج کر دیتی ہے۔ مثلاً قرنفل (لونگ) نعناع (پودینہ)، نوشادر، بسانہ (جاوتری)، جوزبوا (جانبھل)، دارچینی، سازج ہندی (تیز پات)، نانخواہ (اجوائن دیسی)، زنجبیل (سونٹھ) تکار بریاں، فلفل سیاہ سنبل الطیب (بالچھڑ)، نمک سیاہ، نمک لاہوری، نمک طعام، حلقیت، (ہینگ۔ انگوزہ) بادیاں (سونف) فلفل دراز، کشنیز خشک، زیرہ سفید، شونیز (کلو نجی) اور ادراک وغیرہ۔



نوٹ: بعض اوقات یہ فعل اس وقت انجام پاتا ہے جبکہ غذائیں لعاب دار ہونے کی وجہ سے نفخ شکم (اچھارا) پیدا کر دیتی ہیں۔ تو بعض اوقات بعض دوائیں مثلاً لیموں اور تمر ہندی اس غفلت کو دفع کر دیتی ہیں جس سے ریا ح تحلیل ہو کر قابل اخراج ہو جاتی ہے ایسی دوائیں بھی کاسر ریا ح کہلاتی ہیں۔

**کاوی:** CAUSTIC OR ESCHAROTIC (جلانے والی یا داغدار)

کاوی وہ دوا ہے جو جلد یا غشاء مخاطی پر عمل کتی کی مانند داغ کق اثر پیدا کر دیتی ہے۔ اس طرح یہ بیرونی جلد کو مردہ یا نیم کر دیتی ہے۔ مردہ یا نیم والی کیفیت کاوی دوا کی قلت، حدت اور کثرت حدت پر منحصر ہے مثلاً تیزاب نمک، تیزاب شورہ، تیزاب گوگرد، توتیا اور چو با وغیرہ۔

**لاذع:** IRRITANT (ہيجان پیدا کرنے والی)

لاذع وہ دوا ہے جو جلد یا غشیہ میں لگنے کے بعد اعصاب کے سروں پر اثر انداز ہو کر ان میں تحریک پیدا کر کے اور دوران خون کو تیز کر کے لذع یا ہيجان پیدا کرتی دیتی ہے۔ مثلاً فلفل سرخ، خردل (رائی)، زقوم (تھوہڑ)، شگرف او ہڑتال وغیرہ۔

**مانع عرق:** ANTI HYDROTIC (پسینہ روکنے والی)

مانع عرق وہ دوا ہے جو اعصاب متحرشہ Secreting Nerve کے اختتامی سروں کے فعل کو شکست کر کے یا خسی اعصاب کی تیزی کو کم کر کے یا پسینہ پیدا کرنے والی عصبی مرکز کے سبب تہج کو دفع کر کے غدر عرق پر اثر انداز ہو کر یا مسامات جلد کو بند کر کے پسینہ کے اخراج کو کم یا بند کر دیتی ہے۔

**مانع نوبت:** ANTI PREDIOIC (بخار کی باری کو روکنے والی)

مانع نوبت وہ دوا ہے جو کبھی مادہ مرض کو وقتی طور پر اور کبھی قطعی طور پر ختم کر کے بخار کی باری کو روک دیتی ہے۔ یہ باری مختلف اشخاص میں الگ الگ ہوتی ہے۔ بعض لوگوں میں یہ روزانہ جئی اجامیہ (ملیریا بخار) لرزہ کے ساتھ آتا ہے۔ بعض کو ایک روز ناغہ کر کے، بعض کو تیسرے روز، بعض کو چوتھے روز جو چوتھیا بخار کہلاتا ہے۔ وہ ماطع نوبت کہلاتی ہے۔

**مہجز:** FLATUENT (تہجیز پیدا کرنے والی)

مہجز وہ دوا یا غذا ہے جو ہضم میں فساد پیدا کر کے فاسد بخارات اور غلیظ ریا ح پیدا کر دیتی ہے جس سے جسم کے طبعی افعال خواہ حرکات ارادی ہوں یا غیر ارادی ہوں بدل جاتے ہیں اور جسم کے اندر سستی و کاہلی پیدا ہو جاتی ہے۔ ظاہری طور



پر جسم (جہائی یا انکڑائی) کا ظہور ہوتا ہے۔

**مبرد: REFRIGERANT** (برودت پیدا کرنے والی)

مبرد وہ یا غذا یا وہ شے ہے جو مقامی یا عمومی طور پر جسم میں برودت پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے نتیجہ جسم کے کسی حصے میں یا تمام بدن میں عمومی برودت سے مسامات جلد بند ہو جاتے ہیں ایسے حالات میں جسم کی اندرونی حرارت تو کم ہو جاتی ہے لیکن باہر سے برودت کی وجہ سے مسامات جلد بند ہو جاتے ہیں۔

بعض دوائیں بدنی تغرات و استحالات میں رکاوٹ پیدا کر کے تولید حرارت کم کر دیتی ہیں یا کسی طریقہ سے ضیعان حرارت کو تیز کر کے تولید حرارت کو اعتدال سے اگر دیتی ہیں۔ مثلاً دم الاخوین، گل ارمنی، گل ملتان، گل سرخ اور سنگ جراثیم وغیرہ۔

**مبشر: PUSTULANT** (دانے یا پھنسیاں پیدا کرنے والی)

مبشر وہ دوا ہے جو اپنی حدت اور تیزابیت کی وجہ سے جلد پر شور پیدا کر دیتی ہے۔ مثلاً روغن حب السلاطین، عضل دشتی، سم الفار، خردل (رائی) اور حسن یوسف وغیرہ۔

**مجفف: DESICCANT** (خشک کرنے والی)

مجفف وہ دوا ہے جو اپنی قوت قابضہ کی وجہ سے عروق کو سیکڑ کا یا اپنی قوت جاذبہ کی وجہ سے رطوبات کو ترشح کم دیتی ہیں یا رطوب کو جذب کر لیتی جس کی وجہ سے پیوست کا پیدا ہونا لازمی ہے ایسی پیوست کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جبکہ زخم سے رطوبات کا ترشح بند نہ ہو رہا ہو۔

**مجمد: COAGULANT** (جمانے والی)

مجمد وہ دوا ہے جو اپنے مخصوص عمل سے کسی رقیق رطوبت کے اجزاء کو غلیظ و منجمد بناتی ہے۔ مثلاً سنگجراثیم، شپ، یمانی، صدف سوختہ اور برف وغیرہ۔

**محرر: RUBEFACIENT** (جلد کو سرخ کرنے والی)

محرر وہ دوا ہے جو جلد عروق کو کشادہ کر کے خون کی آمد کو جلد جانب بڑھا دیتی ہے جس کے نتیجہ میں جلد کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ مثلاً خردل (رائی)، کباب، چینی، قرفل (لانگ)، عنصلہ و ردار چینی وغیرہ۔



## ANTI INFLAMMATORY (جمانے والی)

محلل اور ام:

محلل ورم وہ دوا ہے جو اندرونی و بیرونی دونوں طرح سے استعمال کرنے سے ورم کے مادہ پر اثر انداز ہو کر اس کو تحلیل کر دیتی ہے۔ مثلاً اکیلل الملک (ناخو)، کانسی، عنب الثعلب صفر فارسی اور امشق وغیرہ۔

## ABORTIFACIENT (جنین و مضمہ کو خارج کرنے والی)

مخرج جنین و مضمہ وہ دوا ہے جو رحم کے غیر دھاری دار (غیر مخطط) عضلاتی ریشوں کو بلا واسطہ او بلواسطہ طور پر سکڑ کر رحم سے جنین و مضمہ خارج کر دیتی ہے۔

نوٹ:- مذکورہ بالا دواؤں میں شیلیم (ERGOT) نہایت قوی الاثر دوا ہے۔

## VERMIFUGE (آنتوں کے کیڑے کو خارج کرنے والی)

مخرج دیدان امعاء وہ دوا ہے جو کرم امعاء کو ہلاک کرے یا نہ کرے مگر ان کو خارج کر دیتی ہے۔ اس بیان میں قاتل دیدان امعاء دوائیں شامل ہیں مگر ان کے ہمراہ ادویہ مسہلہ کا شامل کرنا ضروری ہے۔ تاکہ کرم امعاء باہر خارج ہو جائیں۔ مثال کے طور پر بڑنگ، مگر جب ان کے ہمراہ سقمونیا (محمودہ) وغیرہ۔

## DIURETIC (پیشاب کو جاری کرنے والی)

مدر بول:

مدر بول وہ دوا ہے جو اعضاء بول پر اثر انداز ہو کر مجرائے بول میں مائیت بڑھا کر یا ان کو تحریک سے کر پیشاب جاری کر دیتی ہے۔ مثلاً شورہ قلمی اور خار خشک وغیرہ۔ مدرات بول کی قسمیں بہ اعتبار کیفیت عمل حسب ذیل ہیں:

۱۔ مدرات بال محرکہ STIMULANT DIURETIC ایسی دوائیں براہ بول خارج ہوتے وقت گردوں کی ساخت یعنی ان کے خلیات مترشحہ (SECRETING CELLS) کو تحریک سے کر ادار بول کا سبب بنتی ہیں۔ احتباس بول کی صورت میں سب سے پہلے قابل ذکر بیرونی طور پر تدبیراً تحریک دینا ہے۔ مثلاً جوئیں کو تحلیل میں داخل کرنا جس سے فوری تحریک ہو کر ادار بول ہو جائے اور بطور دوا شراب ذرائع (تیلنی مکھی) فلفل سیاہ روغن، کباب اور چینی ابیل (حب العرعر) وغیرہ استعمال کی جاسکتی ہیں۔

۲۔ مدرات بول مبردہ REFRIGERANT DIURETICS ایسی دوائیں خون کے سیال حصہ کو بڑھا کر ادار کا سبب بنتی ہیں مثلاً پانی، سوڈا واٹر، اور ماء الشعیر (آش جو) وغیرہ۔

۳۔ مدرات بول قویہ HYDRAGOGUE DIURETICS ایسی دوائیں کبیبات



(GLOMERULI) میں خون کے دباؤ کو بڑھا کر ادار بول کا سبب بنتی ہیں

مدرات بول ادویہ کا استعمال مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے کیا جاتا ہے۔

- ۱۔ امراض قلب و شش میں جبکہ بول کی مقدار کم ہو جائے یا استسقاء۔ کیونکہ ایسے امراض میں قلب کے کشادہ ہو جانے کے سبب خون کا شریانی دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں قلب کو طاقت پہنچانے سے ویدری اجتماع الدم دور ہو جاتا ہے اور ادار بول زیادہ ہونے لگتا ہے۔
- ۲۔ امراض کلیہ میں جس میں ستمی مواد یا فضلات دوران خون شامل ہو جاتے ہیں جو مدرات کے استعمال سے براہ بول خون سے خارج ہو جاتے ہیں نیز ایسے امراض جن میں غشاء مائی (SERVI MEMBRANE) کو تجائف میں آب خون جمع ہو گیا ہو۔ مثلاً ذان الجنب اور استسقاء وغیرہ۔
- ۳۔ ایسے حالات میں جبکہ اجزاء بول گردہ و مثانہ میں تہ نشین ہو کر حصاة گردہ و مثانہ کے پیدا ہونے کا احتمال ہو کیونکہ فساد ہضم یا فسادہ دم کے سبب جب ایسے امراض ہو جاتا ہے۔

**مدر حیض:** (حیض کو جاری کرنے والی)

مدر حیض وہ دوا ہے جو احتباس کی صورت میں حیض کو جاری کر دیتی ہے اور اگر جاری ہو تو مزید اضافہ کر دیتی ہے۔  
مدر حیض کی قسمیں بہ اعتبار کیفیت عمل حسب ذیل ہے۔

- ۱۔ مدرات حیض بلا واسطہ (DIRECT EMMENA GOUGE)
- ۲۔ مدرات حیض بلا واسطہ (InDirect EMMENA GOUGE)
- ۳۔ مدرات حیض بلا واسطہ (DIRECT EMMENA GOUGE)

**مدر لعاب دہن:** SIALA GOUGE (لعاب دہن کو جاری کرنے والی)

مدر لعاب دہن وہ دوا ہے جو اپنے ذائقہ سے خاص طور پر اغذیہ یا ادویہ حریفیہ سے غدود لعابیہ کو تحریک دیکر لعاب دہن کے ترشح کو بڑھا دیتی ہے۔ مدرات لعاب دہن کی کیفیت عمل حسب ذیل ہے:

- ۱۔ بعض دوائیں عصب لسانی حلقی اور عصب اللسان کی شاخوں کو تحریک دیکر غدود لعابیہ پر اثر کر کے لعاب دہن کا ترشح بڑھا دیتی ہیں مثلاً فلفل سیاہ، فلفل دراز والی اشیاء۔



مرخی وہ دوا ہے جو جلد پر لگانے سے اس مقام کی جلد کو ملائم اور ڈھیلا کر دیتی ہے۔ مثلاً اسی کو فنتہ، روغن مرثوم:

بادام، زیتون اور شالجم وغیرہ۔

مندرجہ بالا تینوں حوالوں میں سے دو اطباء صاحبان کا قول ہے کہ مرخی وہی دوا ہے جس کے ضماؤ استعمال سے اعضاء کی جلد ملائم ہو جاتی ہے۔ البتہ محترم جناب حکیم احتشام الحق صاحب کے یہاں مرخی کی تعریف میں تھوڑا سا فرق موجود ہے۔ موصوف کا خیال ہے کہ مرخی وہ دوا ہے جو ہنی قوت حرارت اور رطوبت کی وجہ سے اعضاء اور کے مسامات کو نرم کر لیتی ہے

ترجمہ:

اور رات نے سمندر کی موت کی طرح اپنے پردے قسم کے عموماً کے ساتھ میرے اوپر ڈھیلے چھوڑ دیئے ہیں تاکہ وہ میری آزمائش کر لے۔

یہاں راقم الحروف نے اس شعر کا حوالہ لفظ ارخاء کو توضیح کے لئے دیا ہے پردے کو ڈھیلا چھوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ بغیر سہارا ڈھیلا چھوڑنا کہ پردے کو تان کر نیچے کھونٹوں سے باندھ دینا۔

اس لحاظ سے اب وہ دوا اور وہ تدبیر ہی اصطلاحاً مرخی کے نام سے موسوم ہو سکتی ہے جو جسم کو ڈھیلا کر دے۔ ڈھیلے پن کی کیفیت اور کیفیت کا انحصار دوا اور تدبیر پر ہے پھر اس شخص پر ہے جس پر دوا یا تدبیر کا استعمال کیا جائے مقامی طور پر استرخاء کا کام وہی دوا یا وہی تدبیر کر سکتی ہے جو یا تو مسکین الم ہو متوم ہو، مخدر ہو خوا مقامی ہو یا عمومی ہو۔

مسکین: SEDATIVE (تسکین دینے والی)

لفظ مسکن تسکین سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی ”سکون دینے والا“ کے ہیں۔ چیزیں اپنی ضد سے ہی اچھی طرح پہچانی جاسکتی ہیں۔ مثلاً رات سے دن، یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں اس کے لئے ایک دوسرے کی شناخت میں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ چنانچہ قدیم اطباء نے جب لذت کی تعریف کرنی چاہی تو ان کو دشواری محسوس ہونے لگی۔ تو انہوں نے یہ مثال دی کہ ایک شخص کو کاٹنا چھب جائے تو یہ جمع کہلائے گی مگر جب کاٹنا نکال دیا جائے تو یہ بعد والی کیفیت لذت کہلائے گی۔ ٹھیک اسی طرح سے درد کے عالم میں دوا یا تدبیر درد یا الم کو دفع کر دیتی ہے تو وہ مسکن کہلاتی ہے۔ اس کی دو بڑی تقسیم (۱)۔ مسکن مقامی (۲)۔ مسکن عمومی جاسکتی ہے۔



## مسکن اعصاب و دماغ:

مسکن اعصاب و دماغ وہ دوا ہے جو مرکزی عصبی نظام پر اثر انداز کر کے اعصاب و دماغ کو تسکین دیتی ہے۔ چونکہ دماغ اعصاب کا مرکز ہے لہذا تسکین بھی دماغ اعصاب کا مرکز ہے لہذا تسکین بھی دماغ و اعصاب دونوں کے لئے لازم و ملزوم ہے۔ مثلاً ایفون، پوست خشتخاش وغیرہ۔

## مسکن حرارت:

(حرارت کو تسکین دینے والی)

مسکن حرارت وہ دوا ہے یا وہ تدبیر ہے وہ حرارت اصلی یعنی حرارت غریزی سے بڑھتی ہوئی ہے حرارت غریبی کو اعتدال پر لاتی ہے۔

شیخ الرئیس بوعلی سینا کے مطابق حرارت غریزی وہ حرارت ہے جو قلب میں پیدا ہو کر عروق و عروق ست تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو عربی عبارت القانون:

مسکن حرارت عام اصطلاح ہے اس لئے اس کے عمل کی مندرجہ ذیل دو ہی صورتیں ممکن ہیں۔

۱۔ تسکین حرارت عمومی: جو اندرونی طور پر دوا کے استعمال یا ماکولات و مشروبات کے استعمال سے ہو سکتی ہے مثلاً آب تربوز، آب انار شیریں، آب انار ترش، خیارین، خرپڑہ، کدو شیریں اور خرفہ وغیرہ۔

۲۔ تسکین حرارت مقامی: یہ تسکین حرارت مقامی طور پر کسی مخصوص عضو بدن میں مقامی یعنی بیرونی دوا کے استعمال سے ہو سکتی ہے مثلاً لعاب اسپغول، برف اور آب سرد کا مقامی استعمال وغیرہ۔

## مسکن قلب: Cardiac Sedative (قلب تسکین دینے والی)

مسکن قلب وہ دوا یا وہ تدبیر ہے جو قلب کی غیر طبعی اختلاجی کیفیت کو ساکن کر دیتی ہے تدبیر کی مثال علاج بالتدبیر ہے یعنی نفسیاتی علاج مثلاً غم و غصہ، رنج و الم میں نفسیاتی طور پر تسلی و تشفی دینا جس سے قلب کو تسکین حاصل ہو جائے۔

اگر نفس قلب یا صدمات قلب میں عفوی خرابی لاحق ہو گئی ہو جس کی وجہ سے درد عارض ہو گیا ہے تو اس وقت وہی دوا مسکن قلب ہوگی جو درد کو ساکن کر دے۔ اگر قلب میں اختلاج انحرثات رویہ یا ریاحات غلیظہ کے صعود کر جانے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے تو اس وقت وہ دوا مسکن قلب ہوگی جو ریاح کو تحلیل کی وجہ سے پیدا ہوا ہے تو اس وقت وہ دوا مسکن قلب ہوگی جو ریاح کو تحلیل کر دے۔



## مسکن معدہ: GASTRIC SEDATIVE (معدہ کو تسکین دینے والی)

مسکن معدہ وہ دوا ہے جو معدہ کے افعال کچ درست کر کے معدہ کو سکون دیتی ہے۔ کثرت ریح اور فساد ہضم کی صورت میں ہاضم و کاسر ریح دوائیں مثلاً قرفل (لونگ)، سارد ہندی (تیز پات)، قاقلہ کبار (الاجچی کلاں) وغیرہ، اور درد کی صورت میں مسکن اُلم دوائیں مثلاً فیون، پوست، خشتاش، بزرالینج اور تخم کاہو وغیرہ استعمال کرائی جاتی ہے۔

## مسخن: CALORIFIC OR CALARIFAC (حرارت پیدا کرنے والی)

مسخن وہ دوا ہے یا وہ تدبیر ہے جو محرک ہونے کی وجہ سے دوران خون کو تیزی کر کے بدن کے لئے تھخین (حرارت) کا سبب بنے مثلاً سم الفار ذاتی، شراب، مشک، مشک خالص، عنبر شہب، چائے اور کافی وغیرہ ہیں۔ دوا، اور تدبیر دونوں سے اولاً جسم کو تحریک پہنچی ہے اور تسخین بالعرض ہوتی ہے۔

## مسمن بدن: ADIPOGENOUS OR ANABOLIC (بدن کو فربہ کرنیوالی)

مسمن بدن وہ دوا یا غذا ہے جو دار دیدن ہو کر ہضم و انہضام کے فعل کو طبعی حالت میں لا کر جسمانی نشوونما میں اضافہ کر کے بدن کو فربہ کر دیتی ہے۔ ادویہ یا غذا امچنہ ہو تو اپنی شحمی مادوں کی وجہ سے بدن کو فربہ کرتی ہے۔ فعل تسین (فربہ کرنے) کے لئے البتہ دو شرطیں ہیں۔

- ۱۔ بدن کی قوت جاذبہ کا بہتر ہونا۔
- ۲۔ ادویہ و غذا کے ثقیل و دیر ہضم ہونے کی وجہ سے ریاضت بدنی میں اضافہ کرنا۔

## مسہل: PURGATIVE (اسہال لانے والی)

لفظ مسہن عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی آسان کرنے کے لئے ہیں۔ اس کے لئے معاملہ آسان کر دیا۔ اصطلاحاً دوائے مسہل وہ دوا ہے جو قبض کی صورت میں جب کہ اجابت کم یا بالکل نہ ہو ہی ہو مریض کو استعمال کرائی جائے عمل اسحال انجام پانے کی صرف دو ہی صورتیں ہیں۔

- ۱۔ دوا ایسی استعمال کرائی جائے جس کے اندر لعابی مادہ موجود ہو جو قولون کے اندر موجود فضلات کو پھسلا کر باہر خارج کر دے۔ ایسی دو مرتبہ کہلاتی ہیں۔
- ۲۔ دوسری صورت یہ کہ دوا امعاء کی غشاء مخاطی سے مخاط (MUCUS) کا ترشح بڑھادے مابھر امعاء کی حرکت دو دیہ کو بڑھادے۔



بعض اطباء کا خیال ہے کہ ادویہ مسہلہ اپنے مشابہ مادوں کو خارج کرتی ہے۔ اس کے اندر جز مؤثر کیتھارنگ ایجنٹ پایا جاتا ہے جو کہ مسہل ہے۔

### بلواسطہ:

ایسی دوائیں بدن کے سوئے مزاج کو درست کر کے اور عام جسمانی صحت کو درست کر کے باہ کو طاقت بخشی ہیں مثلاً بول زلالی، ذیابیطس، نقرس وغیرہ۔ امراض کو دور کر کے باہ کو طاقت بخشی ہیں چنانچہ کشتی خبث الحدید، کشتی مثلث، مغز، بادام شیریں وغیرہ۔ عام صحت بدن کو فائدہ پہنچا کر بل باسطہ طریقے پر طاقت بخشی ہے۔

### مقوی بسر:

مقوی بصر وہ دوا ہے جو اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کرنے سے دماغ اور قوت باصرہ کو طاقت دیکر بینائی کو بڑھادیتی ہیں مثلاً مامیران چینی، سرمہ، سنگ بصری وغیرہ۔

نوٹ: بعض اوقات عصب بصر میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے جس کے باعث میدان بصاعت کم ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں وہی دوائیں مفید ثابت ہوتی ہیں جو کہ مقوی اعصاب ہوں مثلاً اذراقی (کچلہ) وغیرہ۔

### مقوی قلب:

مقوی قلب وہ دوا ہے جو قلب کی قوت انقباض کو بڑھادیتی ہے چاہے نبض پر اس کی تاثیر کا کوئی اثر بڑے بڑے مقوی قلب وہ دوائیں ہیں جو قلب کی قوت انقباض کو بڑھا کر نبض کو بطبی کر کے قلب کو طاقت بخشی ہیں مثلاً آملہ، جدوار خطائی، مشک خالص، انگور، چیکو، آم، اناناس، پیپتہ، موسمی اور انار وغیرہ۔

نوٹ: تقویت قلب کا زیادہ تر دار و مدار اس بات پر ہے کہ نفسیاتی اعتبار سے انسان طبعی حالت پر ہو تو اس کا نتیجہ غیر طبعی حرکت قلب کی صورت میں نکلتا ہے۔ ایسی حالت میں موقع محل کے اعتبار سے مریض کا نفسیاتی علاج و تسلی و تشفی دینا کافی ہے۔ اور یہی تدبیر ایسے موقع پر تقویت قلب کے لئے بہترین علاج ہے۔



ذیل شعر:

بہر سال مسہل، بہر ماہ قہ

بہر ہفت فاقہ و بہر روزے

- ترجمہ: سال میں ایک مرتبہ مسہل لینا اور ہر ماہ میں ایک مرتبہ قہ کرنا ساتوں روز فاقہ کرنا اور روزانہ شراب پینا بقائے صحت کے لئے معاون ثابت ہوتے ہیں۔ قدماء کے اس مقولہ کی آخری بارت سے راقم الحروف کو اختلاف ہے۔
- ۱۔ مری میں کو یہ جسم غریب پھنسی ہوتی ہو تو اس کو خارج کرنے کے لئے دوائی مکی کا استعمال کیا جاتا ہے۔
  - ۲۔ غیر منہضم غذا کو یا اگر کوئی دوائی کھالی ہو تو اس کو معدہ سے خارج کرنے کے لئے دوائی مکی کا استعمال کیا جائے۔
  - ۳۔ مجرائے تنفسمیں جمع شدہ بلغم کو خارج کے لئے دوائی مکی کا استعمال کیا جائے۔
  - ۴۔ ادویہ دافع امراض نوتبی کے فعل کی تقویت کے لئے دوائی مکی کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔

ملطف: (غلیظ مواد کو رقیق بنانے والی)

ملطف وہ دوا ہے جو غلیظ مواد اور اخلاط کو رقیق بنادیتی ہے۔ مثلاً آیشتم خام مقرض، جدووار خطائی، کاسنی وغیرہ۔

ملین امعاء: (INTESTINAL APERIENT) (آنتوں میں تلین پیدا کرنے والی)

ملین امعاء وہ دوا ہے جو امعاء میں تلین پیدا کر کے نرم اجابت لاتی ہے۔ ایسی دوائیں امعاء کے عضلات پر خفیف محرک اثر کر کے امعاء کی حرکت دود یہ کو کسی قدر بڑھا دیتی ہیں یا پھر صفراء کے انصاب کو بڑھا دیتی ہیں جس کے باعث نرم اجابت ہو جاتی ہے۔ مثلاً غسل خالص (شہد خالص)، مویز منقی، انجیر رد شیر خشک، اور اسپنغول وغیرہ۔

ملین ورم: (RESOLVENT) (ورم کو نرم کرنے والی)

ملین ورم وہ دوا جو اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کرنے سے ورم کی صلابت کو نرم کر دیتی ہے مقامی ورم کو دور کرنے کے لئے ضروری یہ کہ مندرجہ ذیل دواؤں میں سے چند کے ہمراہ کوئی لعابی دوا شامل کر کے پولس تیار کر کے نیم گرم مقامی طور پر کسی برگ یا کپڑے کی پٹی کے ذریعہ حرارت کو اس وقت تک محفوظ رکھیں جب تک ورم زائل نہ ہو۔